50/-

مجموعہ

فوائد عثمانیہ

ملفوظات مکتوبات معمولات

حضرت خواجہ خلیفہ محمد عثمان صاحب قدس سرہ العزیز موسیٰ زئی شریف

بہ تصحیح

حضرت مولینا مفتی عطا محمد صاحب ساکنہ چودہواں ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان

بحسن ترجمہ

حضرت مولینا حافظ محمد نصر اللہ خان صاحب خاکوانی کڑی افغاناں ملتان

ناشر

حافظ محمد یوسف خان خاکوانی ولد حافظ محمد نصر اللہ خان

طابع

مطبع صدیقیہ بیرون بوہڑ دروازہ ملتان

ce Rs 6.5

50/-

مجموعہ

فوائد عثمانیہ

ملفوظات مکتوبات معمولات

حضرت خواجہ خلیفہ محمد عثمان صاحب قدس سرہ العزیز موسیٰ زئی شریف

بہ تصحیح

حضرت مولینا مفتی عطا محمد صاحب سکنہ چودھواں ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان

بحسن توجہ

حضرت مولینا حافظ محمد نصراللہ خان خاکوانی کڑی افغاناں ملتان

ناشر

حافظ محمد یوسف خان خاکوانی ولد حافظ محمد نصراللہ خان

طابع

مطبع صدیقیہ بیرون بوہڑ دروازہ ملتان

ce Rs 65

اجازت نامہ

باسمہ تعالیٰ

فقیر محمد زاہد ابن خواجہ محمد سراج الدین مرحوم ساکن موسیٰ زئی شریف بطور ولی جائز و وارث حقیقی کے مجاز ہوتے ہوئے اس امر کا اختیار و اجازت طبع کرائی مجموعہ فوائد عثمانی بحق حافظ محمد نصر اللہ خان صاحب خاکوانی سکنہ ملتان کے دیتا ہوں کہ موصوف مذکور دوبارہ اس مجموعہ کو مع ایزادی حالات حضرات مابعد کے طبع کرائے چونکہ یہ متبرک رسالہ اب سابقہ طبع شدہ ختم ہو چکا ہے جو کہ حضرت والد مرحوم کے امر سے مرتب ہو کر طبع ہوا تھا۔ اس لئے اب اس کو دوبارہ طبع کرانے کی اہم دینی ضرورت ہے۔ فقط المرقوم ۷ ربیع الاول ۱۳۸۱ھ مطابق ۲۹ ۸ ۶۱ء بروز منگل۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
فقیر عطا محمد عفی عنہ بقلم خود	محمد زاہد عفی عنہ	احقر فضل محمود خاکوانی بقلم خود

گواہ شد

(حافظ) عبد الاحد بقلم خود

مجموعہ فوائد عثمانیہ

تعداد طبع ثانی ۱۵۰۰

طابع صدیقیہ پریس ملتان

ناشر حافظ محمد یوسف خان خاکوانی ولد حافظ محمد نصر اللہ خان

پیش لفظ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وکفیٰ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ اما بعد

ایمانیات کے سلسلہ میں ایک مشہور حدیث ہے کہ جبریل علیہ السلام انسانی شکل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے روبرو حضور سے کچھ سوالات کئے اور حضور نے ان کے جواب عنایت فرمائے۔ جب وہ واپس تشریف لے گئے تو حضور نے صحابہ کرام سے فرمایا جانتے ہو یہ کون تھے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا اللہ و رسولہٗ اعلم۔ حضور نے فرمایا یہ جبریل تھے جو ان سوالات و جوابات کے ذریعہ آپ لوگوں کو ایمان سکھانے آئے تھے۔ جو سوالات جبریل علیہ السلام نے پوچھے تھے۔ ان میں سے ایک سوال و جواب یہ تھا۔

سوال: احسان کیا چیز ہے؟

جواب: احسان یہ ہے کہ تم اپنے پالنہار کی اس طرح محویت سے عبادت کرو۔ گویا تم اسے دیکھ رہے ہو اور اگر یہ مرتبہ پیدا نہ ہو سکے تو کم از کم یہ درجہ ہونا چاہیئے کہ یہ تصور ہو کہ وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔

یہ احسان کا مرتبہ پیدا کرنے کی خاطر اخلاق و عادات میں جو محاسن پیدا کرنے پڑتے ہیں اور نفس کو جس طریقہ پر اعمال و افعال میں ریاض کرنا پڑتا ہے۔ اس طریقہ کا نام بعد کی زبان میں تصوف پڑ گیا۔ اور اس طریقۂ عالیہ کو تصوف کی زبان میں سلوک اور طریقت کہا جاتا ہے۔

سلوک و طریقت کے جس قدر سلسلہ ہائے عالیہ ہیں ان میں پاک و ہند میں چار سلسلے سب سے زیادہ معروف ہیں (۱) سلسلۂ چشتیہ (۲) سلسلۂ سہروردیہ (۳) سلسلۂ قادریہ (۴) سلسلۂ نقشبندیہ۔

سلسلۂ نقشبندیہ کے اکابر سنتِ سنیہ اور ظاہر شریعت کی متابعت پر سب سے زیادہ زور دیتے رہے خصوصاً حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ اور ان کے متبعین نے مسالکِ تصوف میں جس قدر تجدیدی

کارنامے کئے وہ اظہر من الشمس ہیں اس لئے علماء و فضلاء کی توجہ اس طریقہ عالیہ کی طرف زیادہ رہی اور ان حضرات نے علم ظاہر کے ساتھ علم باطن کا صحیح اشتراک عملی طریقہ پر ظاہر کر کے دنیا کے سامنے جو راہ عمل متعین فرمائی اس پر چلنا بہت ہی آسان اور بہت ہی سہل ہے۔

نقشبندی مجددی سلسلہ کے حضرات میں سے حضرت حاجی دوست محمد صاحب قندھاری رحمہ اللہ اور ان کے خلیفہ حضرت مولانا خواجہ محمد عثمان صاحب کے اسمائے گرامی مہر و ماہ کی طرح روشن منور ہیں۔ حضرت حاجی صاحب قندھار، موسیٰ زئی اور خانقاہ شاہ احمد سعید صاحب دہلی کے سربراہ تھے۔ اور تینوں مقامات پر ان کا فیض ضیا فگن رہا۔ وفات کے وقت انہوں نے خواجہ محمد عثمان صاحب کو اپنا جانشین مقرر فرمایا۔ خواجہ صاحب کا وطن چونکہ خانقاہ موسیٰ زئی ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان کے قریب تھا۔ اسلئے آپ کا زیادہ تر قیام موسیٰ زئی رہا۔ مگر آپ بھی تینوں مقامات کی خانقاہوں کے سربراہ رہے۔ حضرت خواجہ محمد عثمان صاحب تحصیل کلاچی ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان کے قصبہ لونی کے رہنے والے تھے۔ آپ کے والد عالم و فقیہ تھے۔ آپ نے بھی سب سے پہلے علم ظاہر حاصل فرمایا اور اس کے بعد حضرت حاجی صاحب کے ہاتھ پر حصولِ علم طریقت کی خاطر بیعت کی اور پھر عمر بھر ان کی خدمت میں رہے۔

حاجی صاحب قدس سرہ العزیز نے بوقت وفات اہلیت کی بنا پر انہیں اپنا نائب اور خلیفہ بنایا۔ مگر حضرت تواضع کی بنا پر ہمیشہ یہ فرمایا کرتے تھے میں درویش ہوں، اپنے پیر کے مزار کا جاروب کش ہوں اور خانقاہ کا خدمتگزار۔ اور صرف زبانی ہی یہ دعویٰ نہیں تھا۔ بلکہ عمر بھر عمل سے بھی یہی ظاہر فرمایا، نہ کسی قسم کی کوئی جاگیر بنائی نہ اپنے اور اپنی اولاد کیلئے عالیشان مکان بنوائے اور نہ کسی قسم کا کوئی دوسرا ایسا انتظام کیا جس سے یہ ظاہر ہو کہ وہ آج کی بجائے کل کیلئے کچھ کر رہے ہیں۔ جس قدر آمدنی ہوتی اور جو کچھ توکلاً علی اللہ مل جاتا وہ سب خانقاہ کے لنگر پر خرچ کر دیتے۔ خانقاہ خراسان میں ایک قبیلہ نے ایک کاریز اور اس کی جملہ متعلقہ زمین دینی چاہی مگر آپ نے قبول نہ فرمائی۔ چودھوان کے حاجی غلام نبی خان بابڑ موسیٰ زئی نے ایک باغ ایک سکونتی مکان خراس کا ایک حصہ اور کچھ

زمین دینی چاہی جن کی مجموعی قیمت اُس زمانے میں گیارہ ہزار روپلے کے قریب تھی، اور تحریر کیا کہ میں خود خانقاہ نشین ہونا چاہتا ہوں تو آپ نے تحریر فرمایا کہ ہمارے حضرات کا طریقہ تقوی و توکل کا ہے باغ وغیرہ کے قبول کرنے سے تو مجھے معذور سمجھا جائے البتہ خانقاہ میں رہائش کی ہر طرح اجازت ہے۔ آمدنی کا کوئی ظاہری ذریعہ نہیں تھا مگر خانقاہ میں چالیس پچاس آدمی مستقل رہائش رکھتے تھے اور اتنے ہی آدمیوں کی علی العموم آمد و رفت بھی رہتی تھی اور عرس یا دوسرے مخصوص اوقات میں لوگ زیادہ بھی ہو جاتے تھے مگر کبھی خرچ میں کمی کی شکایت پیدا نہ ہوئی۔ اور اسی بنا پر لوگ آپ کو کیمیا گر یا عمل تسخیر کا عامل سمجھتے تھے۔ ملا عبد المجید اخوندزادہ نے اسی سوءِ ظن کی بنا پر تسخیر یا دستِ غیب کیلئے تعویذ یا وظیفہ مانگا۔ تو حضرت نے جواب دیا:

"نزد فقیر ایں چنیں تعویذ نیست و نہ فقیر عامل است، نزد عاملاں ورد و تعویذ بیاشند دریں بارہ کہ استدعائے شماست نزد فقیر ہیچ نیست۔"

ایک اور صاحب کو اسی قسم کے سوالات پر تحریر فرمایا:

"فقیر نے حزب البحر کبھی نہیں پڑھیں کیونکہ یہ دوسرے عاملوں کا کام ہے۔ مجددؒ کے درویشانِ طریقت کا کام اور ہے۔"

آپ پیرِ طریقت اور عالمِ کامل ہی نہ تھے بلکہ ایک خوش ذوق شاعر بھی تھے۔ میر صاحب قلندر کے نام آپ کا ایک پشتو کا منظوم خط موجود ہے، اسی طرح مولانا محمود شیرازی کو بھی تین شعر تحریر فرمائے تھے مگر شاعری کی طرف زیادہ توجہ نہیں تھی۔ اتباعِ سنت کا یہ اہتمام تھا کہ جس شخص کو بھی کچھ تحریر فرماتے اتباعِ سنت کی تاکید ضرور فرماتے تھے۔ جو لوگ بھی آپ کو یہ لکھتے کہ ہمیں بھلائیگا نہیں اسکے جواب میں تحریر فرماتے:

"فقیر ہرگز شمارا فراموش نخواہد کرد، مگر حتی الوسع خود از مخالفات شرعی اجتناب دارند۔"

اور یہ اہتمام اس واسطے تھا کہ لوگ عمل بالشریعۃ سے بے پروا اور پیر کی دعاؤں ہی پر اعتماد کر کے بے عمل ہو کر نہ رہ جائیں۔ اپنے صاحبزادہ صاحب کو تحریر فرمایا:

خاک شو خاک تا بروید گل   کہ بجز خاک نیست مظہر گل

نیز تحریر فرمایا:

"صاحبزادگی کو طاق میں رکھو اور شکستگی و عجز کی ٹوپی سر پر اوڑھو تب کام چلے گا"

یہی عاجزی جو اپنے صاحبزادہ والاتبار میں پیدا کرنا چاہتے تھے۔ خود اپنے اندر بھی موجود تھی اور بے نفسی کا یہ عالم تھا کہ جو لوگ آپ سے دعا طلب کرتے تھے ان سے آپ اپنے لئے اور اپنے صاحبزادہ کیلئے دعائیں طلب فرماتے تھے

ملا امان اللہ کو لکھا: "بہ دعائے حسن خاتمہ یاد فرمانید"

اور ملا جاناں اخوندزادہ کو تحریر فرمایا: "برخوردار محمد سراج الدین نے فلاں فلاں کتاب پڑھ لی ہے۔ اس کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ دلی مطلب کو پہنچائیں"

مولوی نورالحق صاحب شاہ پوری نے ایک قصیدہ مدحیہ لکھ کر آپ کی خدمت میں بھیجا تو آپ نے دیکھتے ہی کس قدر جچا تلا جواب عنایت فرمایا:

"قصیدہ دیکھ کر خوشی بھی ہوئی اور رنج بھی ہوا۔ خوشی آپ کے اشتیاق پر ہوئی اور رنج اس پر ہوا کہ آپ نے میری مدح لکھ کر وقت ضائع کیا اور ایک ممنوع معاملے میں کوشاں رہے۔ ایسی مدح مادح اور ممدوح دونوں کیلئے مضر ہے۔ مادح کیلئے اسلئے کہ ایک نااہل اور غیر مستحق مدح کی تعریف کی اور ممدوح کیلئے اسلئے کہ اس میں مدح سن کر طبعی طور پر حظ اور استکبار کے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔ ایسی مدح کے لئے حدیث میں یہ الفاظ وارد ہوئے ہیں۔

قطعت عنق اخیک   تو نے اپنے بھائی کی گردن ہی کاٹ لی

آئندہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا میں مشغول رہیں۔

یہی اعتدال اور یہی پاسداریٔ شریعت ہی نقشبندی حضرات کا طرۂ امتیاز ہے۔ اور ایسی ہی تربیت وہ اپنے متبعین اور متعلقین کی کرتے ہیں۔ ایسے حضرات کے ملفوظات و معمولات کو عوام تک پہنچانا ایک اسلامی و اشاعتی فریضہ ہے۔ خواجہ محمد عثمان صاحب کے ملفوظات آپ کے محبوب خلیفہ میر اکبر علی صاحب دہلوی نے جمع کئے جو بیس سال تک حضور کے ساتھ سفر و حضر میں رہے اور کبھی غیر حاضر نہیں ہوئے

آپ انہیں اپنی اولاد کی طرح سمجھتے تھے اور ان کا کھانا بھی ہمیشہ گھر سے بھجواتے تھے۔ میر اکبر علی صاحب کے والد حاجی حافظ میر احمد علی صاحب دہلوی تھے ان کے آبا و اجداد محمد شاہ کے زمانہ میں خراسان سے آکر دہلی میں آباد ہوئے اور "سرچوکئی خواصان" کے عہدہ پر مامور رہے۔ ۱۸۵۷ء کے ہنگامہ میں، ان میں سے اکثر انگریزوں سے لڑتے ہوئے شہید ہوئے۔ ان کے والد حاجی صاحب سے بیعت ہو کر اہل و عیال سمیت موسیٰ زئی شریف میں آکر مقیم ہو گئے۔ اور حاجی صاحب کے بعد حضرت خلیفہ محمد عثمان صاحب قدس سرہٗ سے مراحل سلوک طے کیے۔ میر اکبر علی صاحب بھی ساتھ تھے اور وہ بھی خلیفہ صاحب سے بیعت ہو گئے۔ اور حضرت خلیفہ صاحب کے ملفوظات مکتوبات اور معمولات کی ترتیب کی سعادت انہیں نصیب ہوئی۔ مدت ہوئی یہ کتاب طبع ہوئی تھی جس کی حضرت خواجہ سراج الدین قدس سرہٗ نے حضرت مولینا حسین علی مرحوم ساکن وان بھچراں سے تصحیح کروائی تھی مولینا مرحوم نے اس متبرک کتاب پر متعدد جگہ پر حواشی بھی تحریر فرمائے ہیں اور ایک تقریظ بھی ثبت کی مولینا مرحوم کے حواشی اور تقریظ اصل کے ساتھ طبع ہوئے ہیں۔ مدتوں سے اب یہ کتاب ناپید تھی۔ اس خانوادہ کے ایک مخیر متوسل مولوی حافظ محمد نصراللہ خان صاحب کے دل میں اللہ تعالیٰ نے یہ داعیہ پیدا فرمایا کہ اس مبارک کتاب کو مکرر زیور طبع سے آراستہ کیا جائے تو انہوں نے حضرت صاحبزادہ محمد زاہد صاحب کی خدمت میں اس کا اظہار کیا۔ حضرت صاحبزادہ صاحب اس خانوادے کے بزرگ ترین فرد اور بزرگوں کے باقیات الصالحات میں سے ہیں انہوں نے انتہائی مسرت کے ساتھ اسکے دوبارہ طبع کرنے کی اجازت عنایت فرمائی اور ساتھ ہی ایک اجازت نامہ بھی عنایت فرمایا جو تبرکاً اس اشاعت میں بھی مندرج ہے اور اصل حافظ صاحب کے پاس بھی محفوظ ہے کتاب کی تصحیح کا کام زیادہ تر حضرت مفتی عطا محمد صاحب نے اور بکثرت راقم الحروف نے کیا۔ قارئین کرام سے التجا ہے کہ وہ کتاب سے استفادہ کے وقت حافظ صاحب، مفتی صاحب اور راقم کو بھی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے اولیاء کرام کے طفیل ہم سب کا خاتمہ ایمان پر کرے اور آخرت میں ان حضرات کے دامنِ پناہ میں جگہ عنایت فرمائے آمین ثم آمین رحم اللہ عبداً قال آمینا

ملتان۔ ۲۰ رمضان ۱۳۸۲ھ

"طالوت"

آہ علّامہ "طالوت"

علّامہ "طالوت" صاحب نوراللہ مرقدہٗ فوائد عثمانیہ کی کتابت وطباعت کے منتظم تھے جبکہ کتاب کی کتابت کا کام مکمل ہوگیا اور صرف مقدمہ ہی باقی تھا۔ تو اللہ تعالےٰ نے ان کے مساعی جمیلہ کے مقبولیت کے آثار ظاہر فرمائے۔ چنانچہ مولینا مرحوم بمعیت حافظ محمد نصراللہ خان کے ۲۷ر رمضان المبارک کو چودہواں تشریف لے آئے۔ اور نماز جمعہ میں شریک ہوئے بعد ادائے نماز کے حضرات کرام موسیٰ زئی شریف کی زیارت سے مشرف ہوکر نہایت مسرور ہوئے۔

۲۸ر رمضان کو واپس ملتان ہوکر مقدمہ ہذا تحریر فرمایا جب فقیر گھر سے واپس ہوا مقدمہ ہذا کو دیکھا تو مولانا مرحوم سے تکمیل طباعت کی التدعا کی۔ تقریباً ۲۰ر شوال کو یہ مقدمہ مولانا ابوسعید خیر محمد کاتب کے حوالہ کرنے کو لے گئے۔ کاتب جو کہ ان کے خاص دوست ہیں موجود نہ تھے۔ گھر والوں کے سپرد کرکے کہہ آئے کہ بھائی صاحب کو کہہ دینا یہ آخری کاپی ہے۔

مشیت ایزدی نے ۲۲ر شوال ۱۳۸۰ھ بروز بدھ کی شام کو ظاہر کیا کہ واقعی مولینا مرحوم کی یہ آخری کاپی ہے۔ اور مولینا بیٹھے بیٹھے اس دارفانی کو ہمیشہ کیلئے الوداع کر گئے انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحوم نے اپنے پیچھے بیوہ اور چھوٹے چھوٹے بچے چھوڑے ہیں۔ سب سے بڑا لڑکا سجاد رشید آٹھ سال کی عمر میں ہے۔ حق سبحانہ وتعالیٰ مرحوم کو ہمیشہ کے لئے اپنے جوار قرب ورحمت میں نزول مکرمت عنایت فرمائے اور جملہ پس ماندگان کو صبر جمیل اور اجر جزیل سے نوازے۔ اور ان کی برکت ان کی اولاد میں رکھے۔ آمین

فقیر عطا محمد عفی عنہ

کتاب ہذا کے ملنے کا پتہ

۱۔ مفتی عطا محمد موضع قدیر آباد ڈاکخانہ اسٹیشن تخت محل ضلع بہاول نگر

۲۔ حافظ محمد نصراللہ خاں معرفت دکان حاجی غلام حیدر خان مرحوم غلہ منڈی بہاولنگر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الذی جعل اللیل والنہار خلفۃ لمن اراد ان یذکر او اراد شکورا ؕ ورفع عن الذاکرین الحجاب ولقّٰھم نضرۃ وسرورا ؕ والصلوٰۃ والسلام علی نبینا محمدؐ سیّد الذاکرین وسند العارفین الذی کان صبارا شکورا ؕ وعلی اٰلہٖ واصحابہ الذین بذلوا اموالہم وانفسہم فی طاعتہٖ وسقٰھم ربہم شرابا طہورا ؕ اما بعد می گوید فقیر حقیر پر تقصیر الاشی ابو الکبر علی سید نسباً والحنفی مذہباً ونقشبندی مجددی العثمانی مشرباً ودہلی موطناً عفی عنہ ایں رسالہ ایست در فوائد جناب خواجہ مشکلکشا سید الاولیاء سند الاتقیاء زبدۃ الفقہاء راس العلماء رئیس الفضلاء شیخ المحدثین قبلۃ السالکین امام العارفین برہان المعرفۃ شمس الحقیقۃ فرید العصر وحید الزماں حاجی الحرمین الشریفین مظہر فیض الرحمان پیر دستگیر حضرت مولانا محمدؐ عثمان صاحب قلبی وروحی واہلی ومالی فداہ

تنبیہ :- باید دانست کہ جناب مولانا مولوی حسین علی صاحب السا نچھراں کہ تصحیح اندر وقت معائنہ از اول تا آخر شاز دہ جا حاشیہ از یاد خویش نوشتہ اند و علامت آں در آخرش ح نوشتہ شدہ و ہر جا کہ حاشیہ مؤلف کتاب ہٰذا مندرج است علامت آں در آخرش لفظ منہ ثبت کردہ شدہ ۱۲ و در یں طبع بجائے علامت محل رسم شریف اولفا درج شدہ است ۱۲ عطا محمد۔

متعنا اللہ تعالٰے بادامتہ افاضاتہ یا ارحم الرحمین آمین ۔ چونکہ ایں ہیچمداں ہیچ عمل از اعمالِ حسنہ ندارد لہذا جمع آوری ایں اوراق درحق خویش وسیلہ جزیلہ پنداشتہ باوجود عدم لیاقت کرِ ہمت بربست ۔ بیت

ہر کہ خواند دعا طمع دارم　　زانکہ من بندۂ گنہگارم

موسوم شد **مجموعۂ فوائدِ عثمانی** مشتمل بر مقدمہ و شش فصل و خاتمہ مرتب گشت واللہ الموفق والمعین وبہٖ نستعین ۂ

مقدمہ ۔ دربیان کیفیت مشغولی بذکر حق سبحانہ وبیان بعض اوراد وآداب برائے طالبان مبتدیان کہ منتسب اند بطریقہ علیہ نقشبندیہ احمدیہ افاض اللہ علی العالمین انوارہا ۔

فصل اوّل　در ملفوظات حضرت قبلۂ ما قلبی وروحی فداہ ، **فصل دوم** در مکتوبات حضرت قبلۂ ما قلبی وروحی فداہ **فصل سوم** در عبارات عجیبہ و غریبہ نصیحت آمیز حضرت قبلۂ ما قلبی وروحی فداہ **فصل چہارم**　دربیان خوارق وکرامات ومکشوفات حضرت قبلۂ ما قلبی وروحی فداہ **فصل پنجم** دربیانِ معمولات　حضرت ما قلبی وروحی فداہ **فصل ششم** دربیانِ **خلفا** حضرت قبلۂ ما قلبی وروحی فداہ ۔

خاتمہ　دربیان بعضی حالات وکیفیات امراض وانتقال وتجہیز وتکفین وتدفین حضرت قبلۂ ما قلبی وروحی فداہ معہ احوال تاریخی ونقشہ کل عمر شریف واحوال اجازت نامہ وتحصیل علوم دستار بندی فضیلت وبعد وصال حضرت ایشاں بر مسندِ ارشاد نشستہ اجرائے طریقہ فرمودن جناب حقائق ومعارف آگاہ حضرت صاحبزادۂ مولانا مولوی محمد سراج الدین صاحب مدظلہٗ وعمرہٗ ورشدہٗ مع احوالِ تاریخی ونقشہ عمر شریف ازوقتِ ولادت باسعادت تاوقت جلوس بر مسندِ ارشاد وصفت سلاسل وبنیات مراقبات مقامات مجددیہ وختم جمیع خواجگان نقشبندیہ مجددیہ قدس اللہ تعالٰے اسرارہم ۔

مقدمہ دربیانِ کیفیت مشغولی بذکر حق سبحانہٗ وبیان بعض اوراد وآداب برائے طالبان

مبتدیان کہ منتسب اند بطریقۂ عالیہ نقشبندیہ احمدیہ افاض اللہ علے العالمین انوارہا باید دانست کہ این طریقۂ شریفہ مبنی است بر اتباعِ سنتِ سنیہ واجتناب بدعت غیر مرضیہ در عقائد بر آنچہ مقرر کردہ اند اہلسنت و جماعت شکر اللہ سعیہم و در فروع بر آنچہ مقرر کردہ است اہل ہر مذہبی از حنفیہ و شافعیہ و مالکیہ و حنبلیہ ممکن نیست حصول معرفت الٰہیہ مگر باتباع شریعت غراسنیہ و تخلق باخلاقِ شریفہ نبویہ و محبت مشائخ کرام کہ وسائل اند بحق تعالےٰ و باستمداد بایشان پس واجب است بر مریدے کہ بخدمت یکے از دوستان خدا رسیدہ باشد و باخذ بیعت و تلقین ذکر از و مشرف گشتہ باشد کہ برخیزد آخر شب برائے تہجد و وقتی کہ بیدار شود از خواب بگوید استغفر اللہ وسبحان اللہ والحمد للہ واللہ اکبر دہ دہ بار بعد ازان طہارت کند و نمازِ تہجد بخواند و ادنایش دو رکعت و اعلایش دوازدہ رکعت اند بعد ازان مشتغل شود بذکر قلبی کہ شیخ او را تلقین کردہ باشد و آن ذکر اسم ذات است باین طریق کہ زبان را بکام چسپانیدہ و دل را از خواطر و وساوس تہی ساختہ بخیال صرف بیحرکت زبان و بیحرکت ہیچ عضوی از اعضائے از لطیفۂ قلب کہ محلش زیر پستانِ چپ است بفاصلۂ دو انگشت مائل بہ پہلوئے بگوید اللہ اللہ و مفہوم آں کہ ذاتِ پاک است کہ بران ایمان آوردہ ایم در لحاظ دارد بے تکیف و بے تمثیل و بی تکلف بند نمودن نفس و فرو گذاشتن او و بی تلفظ بزبانِ ظاہری تا کہ جاری شود و قلب بذکر یعنی راسخ شود و تخیل اسم ذات در قلب و قتیکہ متوجہ شود بآن و اگر شیخ او را لطائف دیگر ہم تعلیم کردہ باشد ازان ہم ذکر بکند بہمین دستور و آن لطیفہ روح است و محل آن زیر پستانِ راست بفاصلہ دو انگشت مائل بہ پہلوئی است و لطیفۂ سر و محل آن برابر پستان چپ بفاصلہ دو انگشت مائل بوسط سینہ و لطیفۂ خفی و محل آن برابر پستان راست بفاصلۂ دو انگشت مائل بوسطِ سینہ و لطیفہ اخفی و محل آن وسطِ سینہ است و لطیفۂ نفس و محل آن وسطِ پیشانی است و لطیفۂ قالب و آن تمام بدن است تا از ہر بن موی ذکر ہویدا گردد و این را سلطان الاذکار نامند و باید کہ صرف کند مرید اوقات خود را در ذکر تا دریابد اسرار آن را و ادناے قلیل ذکر از ہر لطیفہ یک یک ہزار است در روز و شب و گر فرصت بیابد ذکر

ذکر قلبش[1] را پیشتر از تکمیل کند بسیار بہتر است و اگر شیخ او را مراقبہ احدیت تعلیم کردہ باشد با آن مشتغل بشود زیرا کہ مقصود از ذکر مراقبہ است و آن ملاحظہ ورود فیض است از ذات کہ موصوف است بجمیع صفات کمال و منزہ است از جمیع نقائص بر لطیفۂ قلب بواسطۂ شیخ و در ین مراقبہ حضور با حق تعالےٰ و غفلت از ماسوائے او را حاصل می شود پس اگر مرید را بعنایت خداوند جلشانہ این دولت حضور میسر گشت و باقی ماند تا دو ساعت شیخ او[2] را مراقبہ معیت تعلیم کردہ باشد با آن ہم مشتغل بشود و آن انتظار ورود فیض است از ذاتیکہ ہمراہ او و ہمراہ ہر ذرہ از ذرات عالم است بر قلب بواسطۂ شیخ و مواظبہ کند بر آن تا کہ او را حضور با حق تعالےٰ علی الدوام حاصل شود و معنی حضور این است کہ بر دل او نگذرد خطرہ کہ مزاحم باشد او را از توجہ بحق سبحانہ پس اگر ظاہر او مشتغل بخلق بود باطن او مشتغل بحق تعالےٰ باشد و ذکر نفی[3] و اثبات ہم بکند فائدہ عظیم می دہد برائے دفع خواطر و تہذیب اخلاق و تحصیل فنا و طریقش اینکہ نفس خود زیر ناف بند کند بزبان خیال کلمہ لا را از ناف بدماغ خود رساند و لفظ الٰہ را بر دوش راست فرود آرد و لفظ الا اللہ را بر ہمہ لطائف گزرانیدہ بر دل ضرب کند و شرط است درین لحاظ معنی کہ نیست ہیچ موجود یا مقصود یا معبود[4] بجز ذات پاک حق تبارک و تعالےٰ و ہیچ عضوی از اعضاء را حرکت ندہد بلکہ مشغول باشد بخیال صرف بے تکلف و در وقت گذاشتن نفس محمد رسول اللہ بگوید و آن ہم بزبان خیال و اول سہ بار در یک نفس گفتہ باشد چندے روز بعد ازاں پنجبار در یک نفس گفتہ باشد چند روز بعد ازان ہفت بار بعد ازان نہ بار ہمچناں دو دو زیادہ کردہ شود رعایۂ عدد طاق تا کہ برسد بہ بست و یک بار و معتاد شود بر آن و این اول درجات ذکر است کہ بر آن آثار مرتب می شوند از ذوق و شوق و حرارت

---

[1] مراد صد دہر فرمودہ پیر است حضرت قبلۂ ما فرمودہ اند پیر را مناسب کہ مرید را التزام عدد نماید کہ در مخالفت خوف نقصان است ۱۲
(مولانا حسین علی صاحب واں بھچراں)

[2] حضرت ما در میان احدیۃ و معیۃ مراقبہ مشارب فرمایند ۱۲ (مولانا حسین علی صاحب واں بھچراں)

[3] این را حضرت ما قدس سرہ قبل مراقبہ احدیۃ فرمودہ اند و در وقت مراقبات تہلیل لسانی فرمودہ اند ۱۲ (مولانا حسین علی صاحب واں بھچراں)

[4] حضرت قبلہ فرمودہ اند معنے لا موجود در طریق حضرات ما نیست معنی لا مقصود مراد است منتہی معنی لا معبود می کند ۱۲
(مولانا حسین علی صاحب واں بھچراں)

در باطن و استغراق در مراقبه و این ذکر را یازده صد بار در روز و شب در یک وقت یا در اوقات متفرقه کرده باشد و وقتیکه حضور بر مرید غالب گردد پس او را تهلیل لسانی نفع مید هد برائے دوام حضور و طریقش اینکه بگوید بزبان کلمه لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پنجهزار[1] بار بلحاظ معنی و نفی وجود خود و اثبات حق سبحانه و باید که تصور کند در اثناء ذکر و مراقبه خصوصًا در وقت ورود خواطر صورت شیخ خود را روبروے خود بکمال تعظیم و محبة و این مسمّٰی است برابطه و از اهم اشیاء است و انفع آنها و بگوید بخیال بعد از هر صد بار از هر ذکرے که باشد بکمال تضرع و زاری بحق سبحانه و تعالیٰ الٰهی مقصود من توئی و رضائی تو محبت و معرفت خود بده باز ذکر کند همچنان تا که صبح بدمد پس بخواند سنت و فرض را به جماعت در اوّل وقت و بعد از ادائے هر فریضه بگوید سُبْحَانَ اللّٰهِ سی و سه بار و اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ سی و سه بار اَللّٰهُ اَكْبَرُ سی و چهار بار بگوید بعد ازیں لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ و اگر بگوید این را ده بار بعد از نماز صبح و ده بار بعد از نماز شام قبل از آن که بگرداند پائے خود را بهتر است و بگوید اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِيْ مِنَ النَّارِ هفت بار بعد از نماز صبح و هفت بار بعد نماز مغرب بعد از ان مشتغل شود بذکر قلبی و رابطه و دعا تا طلوع آفتاب پس بخواند سنت اشراق را اولی خواندن چهار رکعت است بعد از ان کسیکه اشتغال بعلم دارد بآن مشتغل شود و کسیکه صنعت دار باشد یا بیع و شرای کند بآن مشتغل شود با رعایت آداب آن از حسن نیت و صدق و در وغ نگفتن و سوگند نخوردن و غافل نشود از خدائے تعالےٰ بالکلیه بلکه یاد کرده باشد او را سبحانه در اثناء و هر گاه که فراغت بیابد از ان استغفار کند بست و پنج بار و هیچ صحبت معلول نکند با اغیار که طلب حق تعالیٰ ندارند با آنکه منکران مشائخ طریقت مستند خصوصًا با کسی که منکر شیخ او باشد یا معترض بود بر وی یا دوست ندارد او را یا شیخ محترز باشد از و که صحبت با ینهمه سم قاتل است پس باید که اجتناب کند از ان هر قدر که تواند و باید که در حضور شیخ بی اختیار باشد مانند مرده در دست زنده و ممتثل باشد امر و نهی او را و متادب بود

---

[1] حضرت قبله قدس سره بنده را فرموده اند یازده هزار ذکر اسم ذات بر قلب و دو هزار بر روح و دو هزار بر سر و دو هزار بر خفی و دو هزار بر اخفی و سه هزار بر نفس و یک هزار بر قالب صد بار نفی اثبات و پنجهزار تهلیل ۱۲۔

(مولانا حسین علی صاحب واں بچھراں)

بآداب ظاهره و باطنه والتماس کرده باشد رضائے او ر   در غیب او تشخیص کند صورت مبارک
او را و بندد دل را بآن و اعتقاد کند معیّتِ معنویه روحانیه   او را و التفات نکند هیچ بسوی مشائخ
دیگر و یقین کند شیخ خود را دروازهٔ وصول بحق سبحانه و باید مرید را که روزه بدارد سه روز از هر ماه در
ایّام بیض و شش روز از ماهِ شوال و نه روز از اوّل ذی الحجه و روزِ عاشوره و اگر تواند روزه داشتن
یک روز و افطار کردن دو روز بهتر از ان صوم حضرتِ داؤد علیه السّلام است روزه داشتن یک
روز و افطار نمودن یک روز و بآن تصفیهٔ عظیمه حاصل شود و کوشش بکند در ماهِ رمضان باشتغال
بانواعِ عبادات تا بود در تمام ماه بحضور تمام زیرا که جمعیّت درین ماه مبارک موجب جمعیّت است
در تمام سال و تفرقهٔ باطن درین ماه موجب تفرقه است در تمام سال و وقتیکه برائے خوردن برود
باید که مراعات آداب کرده باشد از نشستن و دوست در اوّل و تسمیه و غیره آن و غافل نشود از
حق تعالیٰ در اثناء خوردن بلکه حق تعالیٰ را یاد کرده باشد و اگر بخواند سنّت چاشت را دوازده
رکعت بقراءهٔ خفیفه بهتر است و اوسط آن هشت رکعت است و ادنیٰ چهار رکعت و قبل از ظهر اندکی
قیلوله کرده باشد تا اعانت دهد او را بر تهجد و بخواند سنّت زوال را چهار رکعت بطول قنوت قبل
از ظهر باز بخواند ظهر را با جماعت بسنن و آداب بعد از ان چیزی را از قرآن شریف بخواند بنظر بکمال تادب
و ترتیل و تدبّر معنی پس از ان کسیکه کار دارد   مشتغل بآن شود و کسیکه ندارد مشتغل بذکر شود تا که
وقتِ عصر رسد پس بخواند سنّة عصر را چهار رکعت بعد از ان فریضه را در اوّل وقت با جماعت بسنن و
آداب آن باز کسیکه کار دارد کار خود بکند و کسیکه ندارد کتب تصوف خصوصاً مکتوبات قدسی آیات
حضرت امامِ ربّانی رضی الله تعالیٰ عنه و حضرت خواجه **محمّد معصوم** رضی الله تعالیٰ عنه
و یا دیگر رسائلِ سلوک حضرات کرام نقشبندیه احمدیه رضوان الله تعالیٰ علیهم اجمعین مطالعه
نماید و غرّه نشود بآنچه واقع میشود او را از مکشوفات و ظهورات که اینها از مقاصد نیستند مقصود
استقامت است بر اتباعِ سنّت آنحضرت صلی الله علیه وسلم در ظاهر و در باطن یعنی در ظاهر بتهذیب
کردن اخلاق خود باتصاف بحلم و تواضع و خاکساری و شفقت خصوصاً بر عیال و احسان و مدارا

وایثار وخدمت خصوصاً بافقرا وعفو وصفح وسخا وحیا وصدق وامانت ووفا بعهد وحسن ظن وتصغیر نفس واستحقار آنچه نزد خود است واستعظام آنچه نزد غیر است واجتناب از دروغ وخیانت وغضب وجنگ وغیبت وسخن چینی ودشنام وفحش واهانت واذیت وظلم ودر باطن باتصاف بتوبه وانابت وزہد وورع وصبر وشکر وتوکل ورضا واخلاص ورجا وخوف واجتناب از حرص وبخل وحقد وحسد وبغض وتکبر وعجب وریا وسمعه وغیره آن وباید که مشتغل شود اوّل روز وآخر او به تسبیح وتہلیل وتحمید وتکبیر واستغفار ودرود بر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم وچونکه داخل شود وقت مغرب ادا کند فرض را بلاتاخیر باجماعت بسنن وآداب آن واگر بخواند سنت اوابین را اعلائی اوشش رکعت است واوسطا دوازده وادنائی او شش است وبہتر باشد که باز مشتغل شود بذکر ومراقبه تا خفتن پس بخواند سنّت عشا وفرض او را باجماعت بسنن وآداب آن وتسبیح بگوید قبل از خواب سی وسه بار وتکبیر سی وسه بار وتکبیر گوید سی وچہار بار ومشتغل نشود در این وقت بغیر حق تعالیٰ تا که بخواب رود وباید که بخوابد بطہارت دراز کشیده بر پہلوئے راست روئے بجانب قبله آماده برائے تہجد بر بستر پاک بلکه لازم مُرید را دوام طہارت در ہمه اوقات زیرا که طہارت ظاہر را تاثیر عظیم است در طہارتِ باطن وباید مُرید را که توسل کند[1] بحق تعالیٰ بمشائخ کرام خود در یک وقت از روز وشب اولیٰ بعد از فراغت از تہجد است واگر دو وقت کند اولیٰ تر است وطریقش اینکه بخواند فاتحه را یک بار واخلاص را سه بار باز گوید الہی برسان ثواب آنچه خوانده ام بروحِ مقدس حضرت سید المرسلین وشفیع المذنبین سیدنا محمد صلے اللہ علیہ وسلم وبارواح علیه جمیع انبیاء والمرسلین وملائکه مقربین وصحابه وتابعین واولیاء صالحین خصوصاً بارواح حضرات نقشبندیه احمدیه قدس اللہ اسرارہم العلیه بعد از آن بگوید۔

الہی بحرمت[2] شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ، الہی

---

[1] حضرت قبله ما فرمودند بعد از نماز ہر فرضی دعائے از حق تعالےٰ بواسطه حضرات قدس اللہ تعالیٰ بخواهد ۱۲ (مولانا حسین علی صاحب واں بھچراں)

[2] اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ اَفْضَلَ صَلَوَاتِكَ بِعَدَدِ مَعْلُوْمَاتِكَ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ۔ سید المرسلین شفیع المذنبین محبوب رب العالمین انیس ارواح العاشقین حضرت محمد بن عبد اللہ بن

(باقی حاشیه ص۱۶ پر ملاحظه ہو)

بحرمتِ خلیفۂ رسول اللہ حضرت ابوبکر الصدیق[1] رضی اللہ عنہ، الٰہی بحرمت صاحب رسول اللہ حضرت سلمانؓ[2] فارسی رضی اللہ عنہ، الٰہی بحرمت حضرت قاسم[3] بن محمد بن ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہم الٰہی بحرمت حضرت امام جعفر صادق[4] رضی اللہ عنہ، الٰہی بحرمت حضرت سلطان العارفین حضرت شیخ بایزید بسطامی[5] رحمۃ اللہ علیہ، الٰہی بحرمت حضرت خواجہ ابوالحسن[6] خرقانی رحمۃ اللہ علیہ

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۵) عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ و والدۂ مکرمہ بی بی آمنہ بنت وہب ولادت باسعادت ششصد سال بعد رفع حضرت عیسیٰ علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات دوازدہم ربیع الاولیٰ روز دوشنبہ نبوت در عمر اربعین ہجرت در عمر ثلثہ و خمسین وفات شریف در عمر ثلث و ستین علی اصح الاقوال روز دوشنبہ فی الشہر ربیع الاولیٰ دوازدہم و قیل غیر ذلک تاریخ رحلت صلے اللہ علیہ وسلم قال من قال فی شانہ صلے اللہ علیہ وسلم۔ رباعی چگویم وصف تو اے شاہ لولاک ÷ کہ شانت برتر است از فہم و ادراک ÷ کلیم اللہ بطور و تو بر عرش ÷ چہ نسبت خاک را با عالم پاک ÷

۱ خلیفۂ اول و جانشین افضل جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسم شریف عبداللہ بن عثمان بن عامر از بنی تیم بن مرہ نسب شریف ایشان در مرہ منضم بہ سید الثقلین می شود و والدہ شان سلمیٰ بنت صخر ولادت شان بعد واقعہ فیل دو سال و چہار ماہ افضل الناس بودند بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفات شریف شصت و سہ سال دوم جمادی الاولیٰ یا بست و سوم جمادی الاخریٰ و قیل غیر ذلک فی ۱۳ ہجری قبر مبارک متصل بروضہ مقدس نبوی علی ساکنہا الف الف صلوٰۃ و رحمۃ و برکات ۱۲

۲ صاحب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حضرت سلمانؓ فارسی در شان ایشان وارد است سلمان منا اہل البیت از اصحاب صفہ اند باوجود شرف صحبت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اخذ طریقت از حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نمودہ حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ صحبت داشتہ عمر شریف ایشان دو صد و پنجاہ سال یا سہ صد و پنجاہ سال در سال سی و شش از ہجرت در مدائن وفات یافتند

۳ حضرت امام قاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ از فقہای سبعہ مدینہ اند کسب فیوض از خدمت سلمان فارسی نمودہ در طابلیہ بست و چہارم جمادی الاولیٰ در سنہ یکصد و یک ہجری رحلت فرمودند ۱۲

۴ کنیت ابو عبداللہ لقب صادق در علوم ظاہر و باطن بہ حیثیت آیتہ من آیات اللہ بودند ولادت و وفات ایشان در مدینہ منورہ سنین عمر شصت و ہشت سال ولادت ہشتادم سال ہجرت و وفات در یکصد و چہل و ہشت ضجعۂ شریف در جنت البقیع در مقبرۂ پدر و جد حضرت امام را انتساب در طریقت ہم با بائے کرام است و آن را سلسلۃ الذہب گویند و ہم انتساب از حضرت قاسم کہ جد مادری ایشان ہستند ۱۲

۵ سلطان العارفین حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ نام ایشان طیفور است در مجاہدات و ریاضات و کرامات آیتی بودند از حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ منقول است کہ بایزید در میان ما چون جبرئیل است در میان ملائکہ عمر ایشان ہفتاد و سہ سال پانزدہم شعبان سال دو صد و شصت و یک در بسطام وفات یافتند و قیل در ۲۳۴ھ ۱۲

۶ حضرت خواجہ ابو الحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ انتساب ایشان در طریقت بطریق روحانیت و اویسیت بحضرت بایزید است و کلمات ایشان است کہ صوفی بمرقع و سجادہ صوفی نبود و صوفی برسوم و عادات صوفی نبود صوفی آن بود کہ نبود در شب شنبہ عاشورہ و قیل سہ شنبہ در ۴۲۵ھ رحلت نمودند ۱۲

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ ابوالقاسم[۱] گرگانی رحمۃ اللہ علیہ، الٰہی بحرمتِ حضرت خواجہ ابوعلی[۲] فارمدی رحمۃ اللہ علیہ، الٰہی بحرمتِ حضرت خواجہ ابویوسف[۳] ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ، الٰہی بحرمتِ خواجہ جہان حضرت خواجہ عبدالخالق[۴] غجدوانی رحمۃ اللہ علیہ، الٰہی بحرمتِ حضرت خواجہ عارف[۵] ریوگری رحمۃ اللہ علیہ، الٰہی بحرمتِ حضرت خواجہ محمود[۶] انجیر فغنوی رحمۃ اللہ علیہ،

---

[۱] حضرت شیخ ابوالقاسم قدس سرہ العزیز از گرگان طوس اند و در وقت خود قطب ربانی و عارف صمدانی بودہ در ۴۵۰ چہار صد و پنجاہ ہجری رحلت یافتند و نسبت ارادت ایشان بدو طریق است یکے بحضرت خواجہ ابی الحسن خرقانی بترتیب متن مذکور دیگری بشیخ ابوعثمان مغربی و ایشان را با بوعلی رودباری و او را بسید الطائفہ جنید بغدادی قدس اسرارہم و از انجا بحضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ میرسند ۱۲

[۲] حضرت خواجہ ابوعلی رحمۃ اللہ علیہ قطب الاقطاب عصر بودند و ولادت ایشان در ۴۳۴ چہار صد و سی و چہار و وفات ایشان در ۵۱۱ پانصد و یازدہ تاریخ وفات چہارم ربیع الاولی استفادہ باطنی بطریق اویسیہ از خواجہ ابی الحسن خرقانی داشتند ۱۲

[۳] حضرت خواجہ ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ کنیت ایشان ابویعقوب است و در کوہ آذربیجان بودند صاحب کرامات قدوۃ مشائخ عراق و خراسان سمرقند و بخارا از لوامع انوار ایشان منور بودند سنین عمر نود و پنج سال ولادت ایشان در ۴۴۰ چہار صد و چہل وفات در ۵۳۵ و قیل در ۵۵۵ پانصد و پنجاہ و پنج مدفن ایشان مرو شاہجہان است از توابع ہرات ۱۲

[۴] سر سلسلۂ خواجگان حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی رحمۃ اللہ علیہ گفتہ اند حضرت خضر پیر سبقی ایشان اند و حضرت خواجہ ابویوسف پیر صحبت و خرقہ و در اتباع سنن و اجتناب بدعت بغایت ملتزم بودند و این کلمات قدسیہ کہ بنائے طریقۂ خواجگان بر آنست ہوش در دم، نظر بر قدم، سفر در وطن، خلوت در انجمن، یاد کرد، باز گشت، نگاہداشت، یادداشت منقول از ایشان است وفات در دوازدہم ربیع الاولی ۵۷۵ و قیل ۶۱۷ بلا واسطہ پیوستند غجدوان بکسر غین معجمہ ۱۲

[۵] حضرت خواجہ عارف ریوگری رحمۃ اللہ علیہ از کبار خلفائے حضرت خواجہ عبدالخالق اند رحمۃ اللہ علیہ فیض باطن از آنجناب بسیار یافتہ در ۶۱۶ ششصد و شانزدہ غرہ شوال بعالم ملکوت شتافتند مولد و مدفن ریوگر است ۱۲

[۶] حضرت خواجہ محمود رحمۃ اللہ علیہ از کبار خلفائے حضرت خواجہ عارف اند بخلافت و ارشاد ممتاز و حسب مصلحت وقت ذکر جہر فرمودہ اند و بکسب گلکاری وجہ معاش مے ساختند مولد ایشان انجیر فغنہ است تاریخ رحلت ہفدہم ربیع الاول ۷۱۵ است و سال غیر معلوم ۱۲

---

[۱] در سلسلۂ حضرات کرام ما نام شریف ایشان درج نشدہ است ۱۲ عطا عفی عنہ

(حاشیہ صفحہ ۱۸)

[ے] حضرت خواجہ عزیزان علی رامیتنی رحمۃ اللہ علیہ قطب وقت بودند مذہب حنفی داشتند ہر کہ یک روز در صحبت شریف بودے بحقیقت ... و چون معززے برائے عزادری بنگاہ آمدے تمام مجذوب برگشتے در شب دوشنبہ ذی قعدہ ۷۱۵ و قیل ۷۲۱ و قیل ... رحلت نمودہ مولد ایشان رامیتن قصبۂ بزرگ از ولایت بخارا است و مرقد در خوارزم است ۱۲

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ عزیزان علی رامیتنی رحمۃ اللہ علیہ ، الٰہی بحرمت حضرت خواجہ محمد بابا سماسی[۱]
رحمۃ اللہ علیہ ، الٰہی بحرمت حضرت سید امیر[۲] کلال رحمۃ اللہ علیہ ، الٰہی بحرمت خواجہ خواجگان
پیر پیران حضرت سید بہاؤ[۳] الدین نقشبند بخاری رحمۃ اللہ علیہ ، الٰہی بحرمت حضرت خواجہ
علاؤ الدین[۴] عطار رحمۃ اللہ علیہ ، الٰہی بحرمت حضرت مولانا یعقوب[۵] چرخی رحمۃ اللہ علیہ ، الٰہی
بحرمت حضرت خواجہ عبید[۶] اللہ احرار رحمۃ اللہ علیہ ، الٰہی بحرمت حضرت مولانا محمد زاہد[۷] رحمۃ اللہ علیہ

---

۱ حضرت خواجہ محمد بابا سماسی رحمۃ اللہ علیہ حضرت خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ عنایت قبل از ولادت سید نقشبند اکثر ہنگام کہ گذر بر قصر ہندواں می نمودند میفرمودند زود باشد کہ ازیں کوشک ہندواں قصر عارفان گردد تاریخ وفات دہم جمادی الاولیٰ سال غیر معلوم مولد و مدفن قریہ سماس از قری رامتین ۱۲

۲ حضرت سید امیر کلال رحمۃ اللہ علیہ مقتدائے عصر و پیشوائے دہر بودند و کلال و کوزہ گر باشد ایشان کسب راحت میکردند ہنگام بودن شان در شکم اگر اتفاقاً والدۂ ایشان لقمہ مشتبہ بجوز و بردی در شکم پیدا شدے روز شنبہ ہشتم جمادی الآخریٰ بجوار رحمت پیوستند مولد و مسکن قریہ سوخار است ۱۲

۳ حضرت خواجہ امام الطریقہ مجدد الشریعہ خواجہ بہاء الدین نقشبند رضی اللہ عنہ بصورت از سید امیر کلال تربیت یافتہ اند و بمعنی از روحانیت حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی کسب فیوض و برکات نمودہ اند بمراتب و مقامات ولایت مثل خواجگان فائز شدہ باشند ۔ سکہ کہ در یثرب و بطحا زدند ۞ نوبت آخر بہ بخارا زدند ۞ لقب شریف نقشبند از آں است کہ از کرم ایشاں کسب کاملین باقی بود و در آں نقشبندی می نمودند ولادت شریف ایشاں در ۷۱۸ھ ہفت صد و ہژدہ ماہ محرم وفات سوم ربیع الاولیٰ ۷۹۱ھ سن عمر ہفتاد و سہ سال و دو ماہ و قیل ۷۶۲ھ و قیل ۷۱۰ھ ۱۲

۴ حضرت خواجہ علاء الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ خلیفۂ اول و جانشین اکمل حضرت خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ اند و فرزندان خواجہ نیز منسوب بایشاں شدند و حضرت خواجہ بایشاں بشارت دادند کہ گروہ فرقی تو تا فرسنگ تا اذن شفاعت خواہند دلو بعد وقت ماشب چہار شنبہ بستم رجب ۸۰۲ھ ہشت صد و دو رحلت فرمودند ۱۲

۵ حضرت خواجہ یعقوب چرخی رحمۃ اللہ علیہ سلسلۂ نقشبندیہ را رکن رکین بودند کہ بظہور وجود باجود ایشاں ایں طریقۂ شریفہ رواج تمام و شیوع عام یافتہ تاریخ رحلت پنجم صفر سال غیر معلوم اصل شان از چرخ است کہ دیہیست از توابع غزنین ۱۲

۶ حضرت خواجہ عبیداللہ احرار رحمۃ اللہ علیہ قطب وقت و مجدد زمانہ تاسع بودہ نسبت نقشبندیہ از خدمت مولانا یعقوب چرخی رحمۃ اللہ علیہ حاصل نمودہ اند و از مشائخ دیگر ہم فیضہا یافتہ شب دو شنبہ بست و نہم ربیع الاولیٰ ۸۹۵ھ نہصد و ہشتاد و ہشت بعالم ملکوت پیوستند می فرمودہ اند مرا برائے ترویج شریعت و تزئین سنت امور ساختہ اند تاریخ وفات ہم مطابق آں آمدہ است
(باقی حاشیہ بر صفحہ)

۷ (حاشیہ صفحہ ۱۹ پر ملاحظہ فرمائیں)

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ محمد درویش[۱] رحمۃ اللہ علیہ، الٰہی بحرمت حضرت مولانا خواجگی[۲]
امکنگی رحمۃ اللہ علیہ، الٰہی بحرمت حضرت خواجہ باقی باللہ[۳] رحمۃ اللہ علیہ، الٰہی
بحرمت امام ربانی مجدد الف ثانی حضرت شیخ احمد[۴] فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ، الٰہی
بحرمت حضرت عروۃ الوثقیٰ حضرت خواجہ محمد معصوم[۵] رحمۃ اللہ علیہ، الٰہی بحرمت سلطان الاولیاء

(بقیہ صفحہ ۱۸) رفقائے بیعت بودہ مدفن سمرقند است ۱۲۔

[۶] حضرت مولانا محمد زاہد رحمۃ اللہ علیہ خرقۂ ارادت از خواجہ عبید اللہ احرار پوشیدہ وبیمن توجہات عالیہ برتبۂ خلافت رسیدہ
از غرۂ ربیع الاول داعی اجل را لبیک اجابت فرمودہ اند ۱۲

(حاشیہ صفحہ ہذا)

---

[۱] حضرت خواجہ درویش محمد رحمۃ اللہ علیہ نسبت وخلافت از خال خود مولانا محمد زاہد رحمۃ اللہ علیہ دارند بتاریخ نوزدہم محرم
الحرام بوصل الحبیب الی الحبیب راجی و فائز بودند ۱۲

[۲] حضرت خواجگی امکنگی رحمۃ اللہ علیہ خرقۂ ارادت وخلافت از والد ماجد خویش مولانا محمد درویش پوشیدہ
رعایت اصل طریقہ شریفہ را نہایت التزام می فرمودند از مخترعات ومبتدعات مثل ذکر جہر وغیرہ اجتناب کلی می داشتند قدم بر
قدم خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ می رفتند سنین عمر قریب بہ نود سال بود وفات در ۱۰۰۹ ہجری از دہ بست ودوم شعبان شیخ مکہ[؟]

[۳] حضرت ایشان سمرقندی الاصل کابلی المولد شیخ بودند از جانب والد بحضرت شیخ محمد عمر بدخشانی کہ مرید ارشد خواجہ احرار
اند میرسند علوم ظاہری بمولانا صادق حلوائی دارند وکمالات باطنی بہ تربیت معنوی خواجہ احرار نمودہ وبحکم بشارت بیعت ظاہری
از مولانا خواجگی امکنگی نمودہ تا سہ ماہ افاضہ صحبت وبرکات کردہ اند ودر دہلی رسیدہ مرجع طالبان خدا شدند عمر شریف چہل سال
بست وپنجم جمادی الاخری روز شنبہ ۱۰۱۲ھ از رحمت حق پیوستند مدفن در دہلی ۱۲

[۴] حضرت مجدد الف ثانی محبوب صمدانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ در فروع مذہب حنفی داشتند در اعتقادیات
مجتہد بودند تحصیل بعض علوم از والد ماجد خود ودیگر علمائے سرہند کردہ پس بسیالکوٹ رفتند بعضے کتب معقول از مولانا کمال کشمیری وکتب
حدیث از شیخ یعقوب کشمیری سند کردہ ونیز اجازت بعضے تفاسیر واحادیث وغیرہ از قاضی بہلول بدخشانی یافتند وکتب اخلاق
بر والد خود سند کردہ واجازت اکثر سلاسل صوفیہ از والد ماجد خود دارند ونسبت نقشبندیہ از حضرت خواجہ محمد باقی باللہ استفاضہ
فرمودند بآں رتبہ رسیدند کہ حضرت خواجہ میفرمودند کہ شیخ احمد آفتابیست کہ مثل ما ہزاران ستارہ در سایۂ او گم اند مثل ایشان در ہیچ وقت
زیر فلک نیست خوارق وکرامات ایشان از حد احصا بیرون است روز سہ شنبہ موافق عمر شریف رسیدہ بودند کہ از دار الفنا بدار البقا سفر فرمودند
وقبر مبارک در سرہند است ۱۲

[۵] حضرت ایشان فرزند ثالث حضرت مجدد اند در سن سہ سالگی متکلم بکلام توحید وجودی شدند در کلام محفوظ[؟]
(حاشیہ بر صفحہ ۲۰)

حضرت شیخ سیف الدین رحمۃ اللہ علیہ، الٰہی بحرمت حضرت حافظ محمد محسن رحمۃ اللہ علیہ، الٰہی بحرمت حضرت سید نور محمد بدا‌ؤنی رحمۃ اللہ علیہ، الٰہی بحرمت حضرت خواجہ شمس الدین حبیب اللہ حضرت میرزا جانِ جاں مظہر شہید رحمۃ اللہ علیہ، الٰہی بحرمت

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) مجید شودند و در شانزده سالگی تحصیل جمیع علوم فرمودند و در یازده سالگی طریقۂ ذکر و مراقبہ از والد بزرگوار خود اخذ نمودند حضرت مجدد میفرمودند کہ حال محمد معصوم در تحصیل نسبتہائے مثل صاحب شرح وقایہ است کہ مبدش ہر قدر کہ تالیف می کرد اولادی گرفت و ترویج طریقۂ مجددیہ حضرت ایشان نہم ربیع الاول ۱۰۳۴ھ رحلت فرمودند مزار ایشان در سرہند است ۱۲

---

۵ فرزند پنجم قیوم زمان عروۃ الوثقیٰ حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ کہ فرزند ثالث حضرت مجدد و منہ رحمۃ اللہ علیہ اند نسبت باطن از والد ماجد خود تحصیل کردہ اند در عنفوانِ شباب کامل و مکمل بودند و در ترویج شریعت محمدیہ و اشاعت طریقہ مجددیہ بغایت اہتمام می فرمودند و در امر معروف و نہی منکر کوشش بلیغ می نمودند ولادت ایشان در سنہ یک ہزار پنجاہ و پنج واقع شدہ و در شب بستم جمادی الثانی ۱۰۹۵ھ داعی اجل را لبیک اجابت گفتہ جان بجانان سپردند سنین عمر ایشان چہل [illegible] رفت و قبہ مرقد ایشان در سرہند است عند جدہ رحمۃ اللہ علیہم ۱۲

۲ حضرت خواجہ حافظ محمد محسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ یکی از اولیائے کرام اند و از فیوض باطن ایشان ہزارہا مستفید شدہ اند مزار پر انوار ایشان در کشمیر است در ۱۱۲۹ھ وفات یافتند ۱۲

۳ حضرت سید نور محمد بدا‌ؤنی رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ حضرت سیف الدین رحمۃ اللہ علیہ و بخدمت حضرت حافظ محمد محسن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ خلیفہ حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سالہا تحصیل فیوض نمودہ بکمالات و ارادات عجیبہ رسیدند و صاحب استغراق قوی کہ تا پانزدہ سال بجز وقت نماز بہوش نمی آمدند و بغایت اتباع شریعت می داشتند یکبار در بیت الخلا پائے راست نہادند تا سہ روز قبض در فیض باطن شد۔ بعد از استغفار بسیار رفع شد یازدہم ذی قعدہ ۱۱۳۵ھ بملاء اعلیٰ ملحق گردیدند مزار در دہلی بجوار محبوب الاولیاء است رحمۃ اللہ علیہم

۴ حضرت ایشان مصافحہ و بیعت این طریقہ شریفہ در ہژدہ سالگی از حضرت سید نور محمد بدا‌ؤنی رحمۃ اللہ علیہ نمودند و بآخر بخدمت حضرت شیخ الشیوخ محمد عابد سنامی رحمۃ اللہ علیہ حاضر شدہ نسبت احمدیہ از اول با تمام رسانیدند و حضرت میرزا صاحب فرمودند کہ معلومات و بشارات شما ہمہ صحیح است اگر گوید پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سجل کنم شب دہم محرم ۱۱۹۵ھ شربت شہادت نوشیدند تاریخ انتقال حضرت ایشان ازین رباعی ظاہر است۔ رباعی

مظہر چوں رفت زیں جہاں شیریں کار ☆ صلی اللہ علیہ الاکبر ☆ عاش حمیداً مات شہیداً ☆ سالِ وفات مرزا مظہر ۱۲ مزار پر انوار حضرت ایشان در شاہجہان آباد است یعنی قبر در خانقاہ خود ۱۲ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔

در سلسلہ شریفہ مرقومہ شمائم شریف حافظ صاحب درج نکردہ اند ۱۲ (عطا محمد عفی عنہ)

مجدّدِ مائتہ الثلث والعشر نائبِ خیر البشر خلیفہ خدا مروّجِ شریعتِ مصطفےٰؐ حضرت مولانا عبد اللہ المعروف بشاہِ غلام علی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ، الٰہی بحرمت غوثِ اوان قطبِ زمان حضرت شاہ ابوسعید احمدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، الٰہی بحرمت غوثِ اوان محبوب رحمٰن حافظِ قرآن وسیلتنا الی اللہ المجید حضرت شاہ احمد سعید احمدی

لہ حضرت قبلہ شاہ صاحب رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ از اولاد حضرت علی المرتضےٰ کرم اللہ وجہہ اند ولادت آنجناب در ۱۱۵۶ھ در موضع بٹالہ از دیارِ پنجاب بظہور آمدہ و در ہژدہ سالگی در ۱۱۷۴ھ بخدمت حضرت میرزا صاحب رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ رسیدہ شرفِ بیعت حاصل کردہ مستفیض فیوض باطنی شدند تا پانزدہ سال التزام صحبت شریف داشتہ جمیع مقامات طریقۂ مجددیہ طے کردند و حال فیض اشتمال آنجناب اظہر من الشمس است کہ صدہا بلکہ ہزارہا کس از دیار و دیار فائز شدند و مرتبۂ کمال و تکمیل میرسیدند و طریقۂ شریفہ است کہ در طریقۂ مجددیہ چہار دریائے فیض جمع اند دریائے نقشبندیہ وقادریہ وچشتیہ وسہروردیہ و از طیبات آنجناب ست کہ روز بگفتم یا حضرت شیخ عبد القادر جیلانیؒ ندا آمد کہ بگو یا ارحم الراحمین شیئاً للہ روز شنبہ بست ودوم ماہ صفر ۱۲۴۰ھ از دار الفنا انتقال فرمودند مزار مبارک حضرت ایشاں در خانقاہ شریف دہلی کہ منسوب بآنحضرت است ؎

سال تولید و حیات و فوت آں سلطان پاک   مظہر جود و امام مظہر یزدان پاک

لہ حضرت شاہ ابوسعید صاحب اولاد حضرت مجدد بواسطۂ حضرت ایشاں اند رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہم ولادت شریف دوم ذیقعدہ ۱۱۹۶ھ در بلدہ رام پور واقع شد تاریخ ولادت از مصرع حافظ و عالم ولی بادا ؛ ظاہر است حافظ و قاری و حاجی محدث بودند ؛ اول از شیخ درگاہی علیہ الرحمۃ کہ از خلفائے طریقۂ مجددیہ زبیریہ بودند کسب نسبت نمودند بعدہ بحضرت شاہ غلام علی رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ پیوستند و ایشاں بجائے خود نشاندند و مرداں مشرق و مغرب رو بایشاں آوردند بعدہ سال در حرمین بزرگوار در سفر حج وقت مراجعت یوم عید الفطر ۱۲۵۰ھ بجوار رحمت حق پیوستند تابوت شریف ایشاں نقل کردہ بدہلی آوردند و در جنب پیر ایشاں دفن کردند تاریخ وفات و فی یُنشیٔ من اللہ مغفرۃ امام و مرشد ماشاہ بوسعید حمید ؛ بروز عید چو شد واصل جناب خدا ؛ دل شکستہ و مغموم گفت تاریخش ؛ ستون محکم دین بیخ فتادہ زپا ؛

لہ حضرت شاہ احمد سعید رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ ولادت باسعادت ایشاں در غرہ ربیع الآخر ۱۲۱۷ھ در بلدہ مصطفےٰ آباد عرف رام پور است و بیعت از حضرت قبلہ شاہ صاحبؒ در سیزدہ سالگی کردند و آغاز کسب سلوک نمودند و اکثر کتب تصوف و حدیث شریف بعضے بقراءۃ و بعضے بسماعت در خدمت حضرت قبلہ شاہ صاحب استفادہ نمودند عمر شریف بہ بست سال رسیدہ بود کہ از تحصیل علوم معقول و منقول فارغ شدہ و بر سند فضیلت نشستند و بعد از انتقال والد ماجد خویش بر مسند ارشاد حضرت قبلہ شاہ صاحبؒ نشستند و در سال ۱۲۷۳ھ آخر در موسم غدر فی شہر عمیع اہل و عیال ہجرت فرمودند و در مدینہ اقامت فرمودند و طالبان آں بلدہ طیبہ طریقۂ شریفہ را شیوع صد چند بخشیدند و بنیاد کتابا از خدمت ایشاں جام معرفت نوشیدند چوں عمر شریف بشصت رسید بعارضہ حمی شدید و اسہال مفرط بیمار شدہ مبتلی شدند در ظہر و عصر روز سہ شنبہ دوم ربیع الاول ۱۲۷۷ھ شربت وصال و انزال نوشیدند و بموجب وصیت بکنف قبہ حضرت سیدنا عثمان ذی النورینؓ بجناب قبہ جنت البقیع مدفون شدند

چون شاہ احمد سعید فخر کل ؛ رحلت فرمود از فانی بدار کل ؛ ندت آں کس سال وفاتش حسرت ؛ گو سہ شنبہ ربیع الاول ۲، ۱۲۷۷ھ

رحمۃ اللہ علیہ، الٰہی بحرمت حاجی الحرمین الشریفین مقبول رب المشرقین والمغربین وسیلتنا الی اللہ الصمد حضرت حاجی دوست محمد[لہ] قندہاری رحمۃ اللہ علیہ، الٰہی بحرمت حضرت خواجہ مشکل کشا سید الاولیا و سند الاتقیا، زبدۃ الفقہا، راس العلما، رئیس الفضلا شیخ المحدثین قبلۃ السالکین امام العارفین برہان المعرفت شمس الحقیقۃ فرید العصر وحید الزمان حاجی الحرمین الشریفین مظہر فیض الرحمان پیر دستگیر حضرت مولانا محمد عثمان[ع] صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۔

لہ حضرت حاجی دوست محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ از قوم افغان یوسف زئی اند مولد شریف الیشان از توابع قندہار است و نشو و نما در بلاد دواق یافتہ در فنون علم ظاہر پیرامہ آفاق بودند کہ از زمان خوردی آثار فیض و کرامت بر جبہہ استقامت عالمگیر می داشتند و شہرت خرق عادات و قوت عالم مجاہدات از عہد صبی پیشیرہ و ادعیا بودہ قبل از سلوک سلاسل صوفیہ نقبہ جذبیہ شہر بند حقائق طریقہ را بہ قبضہ تسخیر آمدہ و باستحقاق زادونگ یکتائی آفاق با کلیل جلیل قبولیت خاص و عام سرافراز شدہ ایام بودند و بعد از حضور صحبت شیخ زود حبیب حضرت حافظ شاہ احمد سعید مجددی رحمۃ اللہ علیہ و جلب برکاتہ بحکم قوت استعداد خویش و حسن تاثیر ارشاد شیخ افاضت کیش در اندک مدتی در جمیع سلاسل مشہورہ منشور خلافت عظمیٰ یافتہ بہدایت عامہ شتافتند و در رجعت تاثیر و تسہیل تسلیک متفق علیہ دوہم و نزدیک بودند و در کثرت ارشاد ضرب المثل بلاد گشتند مزار مبارک در خانقاہ شریف واقع موسیٰ زئی کہ قریب دامن کوہ کسیر کہ از توابع ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان واقعیست و تاریخ ولادت با سعادت حضرت الیشان ۱۲۱۶ھ و وفات شب جمعہ بست و دویم ماہ شوال المکرم ۱۲۸۴ھ ہجریست ۱۲

ع حضرت حاجی محمد عثمان صاحب رحمۃ اللہ علیہ ولادت شریف الیشان در ۱۲۴۴ ہجری در موضع لونی علاقہ تحصیل کلاچی توابع ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان متعلق سرحد پنجاب است بخدمت جناب حاجی دوست محمد صاحب قندہاری حاضر شدہ شرف بیعت حاصل کردہ مستفیض فیوض باطنی شدند تا بیست و دو سال چہار ماہ سیزدہ یوم التزام صحبت شریف داشتہ جمیع مقامات طریقہ نقشبندیہ مجددیہ طے کردند با وجودیکہ جناب حاجی دوست محمد صاحب قندہاری ہزارہا خلفا خود داشتند وقت وفات خویش الیشان را مخصوص قائم مقام خود کردہ و خلیفہ مطلق و نائب مناب برحق خویش نمودہ بجائی خود نشانیدند و حالات فیوضات باطنی الیشان مشہور جہانست کہ ہزارہا مردمان از خراسان و داماں و دیگر جاہائی پنجاب ہند و سندھ بدست مبارک بیعت کردہ فیضیاب گردیدند بست و نہ سال و دو ماہ بر مسند ارشاد نشستہ اجرائی طریقہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ فرمودہ وقت اشراق یوم سہ شنبہ بست و دویم یوم شعبان المعظم ۱۳۱۴ھ وفات یافتند مزار مبارکش در خانقاہ شریف واقع موضع موسیٰ زئی کہ قریب دامن کوہ کسیر کہ از توابع ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان زیر قدم حضرت پیر و مرشد خویش واقع است ۱۲

فصل اوّل

در ملفوظات حضرت قبلہ ما قلبی و روحی فداہ

ملفوظِ اوّل

روزی فدوی بحضورِ والا حاضر گردیدہ عرضی چیزے از عرضِ حال باطنِ خویش نوشتہ پیش حضرت قبلہ قلبی و روحی فداہ گذرانیدم بعد یک لحظہ با بندہ مخاطب شدہ ارشاد فرمودند کہ احوال فقیری کہ بزرگان در کتب ہا نوشتہ اند درین زمانہ کہ بآخر رسیدہ است یافتہ نمی شود و ہر کس بقدرِ حوصلہ خود می کوشد و بحسبِ استعداد خویش سعی می نماید موافق حال زمانہ این ہم غنیمت است و این طائفہ پیران دوکان داران کہ الحال رواج گرفتہ اند ازین چنین پیری حق تعالیٰ مسلمان را نگاہ دارد۔ باز فرمود کہ روز بروز کثرت جہال زیادہ میشود و یوماً فیوماً حال زمانہ ابتر می گردد محض اسمِ فقیری باقیست ورنہ فقیری کجاست۔

ملفوظِ دوم

روزی در حضور فیض گنجور حضرت قبلہ ما قلبی و روحی فداہ حاضر شدم در آنوقت مولوی سعد اللہ صاحب نبیرۂ جناب حقائق و معارف آگاہ حاجی مولوی غلام حسن صاحب مرحوم ویردی نیز حاضر آمد پیش حضرت قبلہ قلبی و روحی فداہ حال شکایت زمانہ و تنگیٔ معاشِ خویش ظاہر نمود ارشاد فرمودند کہ حق تعالیٰ شما را با خود دارد و بغیر خود نگذارد و کار شما از غیب الغیب سر انجام سازد و ببرکت حضرت قبلہ نور اللہ مرقدہ الشریف شما را ضائع نخواہند گذاشت باز حضرت قبلہ قلبی و روحی فداہ اشارہ بایں عاصی پر معاصی کردہ ارشاد فرمود کہ این سید کہ اہلِ دہلی است چندین سال شدہ کہ خانقاہِ شریف ست و بسبب عیال داری خانہ درین شہر موسیٰ زئی میدارد با وجود ناداری و رغبت تعلق با کسی ندارد و نگاہ بجز کرم

تنگی معاش پیش ما نیا ورده با با هر کس که بتوکل وقناعت کمر بست حق تعالیٰ برائے او سبب خیر مهیا می سازد و این مصرعه فرمودند ع

خدا خود میر سامانست ارباب توکل را

ملفوظ سوم

روزے در حضور پر نور حاضر شده مشرف بشرف آستان بوسی گردیدم خط ملا محمد رسول آخوندزاده صاحب که یکی از خلفائے حضرت قبله اند از خراسان آمده دران مندرج بود که من برائے استقامت زمستان جائے در تنگ[1] ساخته ام که درینجا آسائش گرمی است چندان شدت گرمی نیست و در تعمیر مکانات وحجرها مشغول هستم حضرت قبله قلبی وروحی فداه یک لحظه سکوت فرموده ارشاد فرمودند که جمیع کارهائ دینی ودنیاوی بر نیت موقوف اند اجر وثواب بر نیت مرتب من که تعمیر مکانات وحجرها در خدمت خانقاه شریف حضرت قبله نور الله مرقده الشریف می کنم محض لله فی الله برائے مهمانان مسافران که از اوطان بعیده در طلب خدا می آیند وبرائ طالبان درویشان که برائ یاد الهی درین جا متوقف اند وعبادت وذکر مولیٰ جلشانه می کنند نه این کار برائے راحت نفس خویش وعیال اطفال خویش می کنم۔

ملفوظ چهارم

روزی این بدنام بمحفل عالی مقام حاضر شد پیش حضرت قبله قلبی وروحی فداه شخصی آمد تحفه خربوزه نورسید برائے طبع دنیاوی آورده فرمودند که مردمان چنین می دانند که نزد عثمان دولتیست که

---

[1] تنگ نام جائیست که در ملک خراسان علاقهٔ قندهار بر زمین سرحد واقع است وتنگ از چنیت می گویند که دو کوه یکے از جانب مشرق ویکے از جانب مغرب در یکجا واقع اند ودر میان هر دو کوه دو نهر آب روان که یک را مخرج از کابل و ثانی را مخرج از غزنی است ودر انجا تنگ۔ از قمر کریم جاری اند ۱۲ منه۔

تمام ندارد و بعضی بر ما گمان کیمیا دارند حالانکه حال من اینست هر فتوحات که بمن میرسد خرچ
درویشان میکنم و غم فردا ندارم و ایضاً باز ارشاد فرمودند که حضرت شاه غلام علی شاه صاحب
قبله توکل و قناعت بایں حد داشتند بودند که یکبار برائے خرچ کردن در دست چیزی نبود
فاقه رو نمود اندرون یک حجره داخل شده در او بر خود بستند بایں خیال که این جا جا که بر بدن
دارم کفن است و این حجره گور ما است چرا مردم انرا برائے تجهیز و تکفین خود مبتلا سازم سیزده
روز در حالتِ فاقه دران حجره بودند که شخصی آمد بر در حجره استاده آواز کرد که این سیزده روپیه
برائے جناب آورده ام قبول فرمایند حضرت شاه صاحب قبله آواز ندادند آخر الامر آن شخص مذکور
مبلغان مذکوره در روزنِ دروازه اندرون حجره انداخته بعد ازان کار حضرت شاه صاحب قبله
جاری شد و همیشه عادت شریفه این بود که برائے خرچ خانقاه شریف قرض گرفته مرف میکردند لیکن
میکردند حتی که رفته رفته تا ده هزار روپیه نان بائی قرض میشد بعد رسیدن فتوحات اول قرضه
سابقه ادا می فرمودند بقیه را خرچ خانقاه شریف می نمودند و بعد تمامش قرض گرفتن شروع
می کردند و ایضاً فرمودند که از شخصی عیالدار توکل و قناعت بسیار مشکل است اگر او بر نفسِ خود
قادر شده توکل اختیار میکند زن و فرزندان متوکل نمیشوند بمصداق آیهٔ کریمه یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ
اٰمَنُوْا اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِکُمْ وَ اَوْلَادِکُمْ عَدُوًّا لَّکُمْ فَاحْذَرُوْهُمْ ضرور در بلاد
فساد می اندازند باید که کدام کسب یا هنر که از اکلِ حلال باشد اختیار نماید که سنتِ پیغمبران علی
نبینا علیهم الصلوٰة والسّلام است .

ملفوظ پنجم

روزی ایں حقیر پُر تقصیر در حضور پر نور حضرت قبله قلبی و روحی فداه حاضر شدم ارشاد
فرمودند که یکروز شخصے سائل خراسانی آمد و گفت که ترا خدا تعالےٰ بادشاهی داده است مرا
جامه های پوشیدنی از سر تا پا بده من باو گفتم که اوّل پادشاهی ما ثبوت کن یعنی پادشاهان

را الملک می باشد مار الملک ظاہر کن بعد ازاں سویم حصہ از پادشاہی خود شمار امی بخشم اگر تو ازیں راضی نمیشوی نصف پادشاہی بشما خواہم داد شخصی سائل لاجواب گشت و بیان نمود که غرض من سوال است پس ہر چہ دادنی بود موافق سوال او دادم۔

فائدۂ کلام :۔ باز فرمودند که در عالم مشہوری غنار ما ببرکت حضرت پیر و مرشد ماقدسنا اللہ تعالیٰ بسرہم الاقدس شدہ است ورنہ در جہان مثل ما مسکین نیست۔

ملفوظِ ششم

روزی ایں فقیر در محفلِ فیض منزل حضرت قبلہ قلبی و روحی فداہ حاضر شدہ شرف آستان بوسی حاصل کردہ در حضورِ فیض گنجور شخصی سکھ مسمیٰ گیان سنگہ آمدہ قدمبوسی حاصل کردہ عرض نمود که بندہ نامِ نامی آنجناب شنیدہ آمدہ است مارا در اسلام داخل نمایند و کلمہ شریف و ذکر اسمِ ذات تلقین فرمایند حضرت قبلہ یک خادم را ارشاد فرمودند که جوڑا[1] این را ببرید و تمام سرش را ببرید و تمام را بتراشید بعد ازان تلقینِ دینِ متین فرمودہ خادمی را ارشاد کردند که این را ترتیب نماز بیاموزاند و نامش عبدالکریم نہاد بعد سہ روز او بیعت نمودہ ذکر قلبی فرمودند فی الحال قلبِ او جاری گشت و یک ساعت مجذوب شد۔

ملفوظِ ہفتم

روزی بحضور فیض گنجور حاضر گردیدم شخصی از حاضرین مجلس عرض نمود که قبلہ حباب حلقہ برائے ما یان چیزی سند ہست ارشاد فرمودند که دریں باب چندیں احادیث وارد اند و این حدیث از زبان در افشان خواندند عن ابی سعید رضی اللہ تعالےٰ عنہ قال خرج معٰویہ علی حلقۃ فی المسجد فقال ما اجلسکم قالوا جلسنا نذکر اللہ قال آللہ

---

[1] جوڑا بمعنی لنوٹہ ۱۲ منہ

ما اجلسکم الا ذلک قالوا اللّٰہ ما اجلسنا غیرہ قال اما انی لم استحلفکم تہمۃ لکم وما کان احد بمنزلتی من رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اقل عنہ حدیثا منّی وان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم خرج علی حلقۃ من اصحابہ فقال ما اجلسکم ھھنا قالوا اجلسنا نذکر اللّٰہ ونحمدہ علی ما ھدانا للاسلام ومن بہ علینا قال آللّٰہ ما اجلسکم الا ذلک قالوا آللّٰہ ما اجلسنا الا ذلک قال اما انی لم استحلفکم تہمۃ لکم ولکنہ اتانی جبرئیل فاخبرنی ان اللّٰہ عزوجل یباھی بکم الملائکۃ ؛

ملفوظ ہشتم

روزی این عاصی پر معاصی بحضور والا حاضر بود کہ حضرت قبلہ قلبی وروحی فداہ بعد نماز فجر برای خواندن ختم خواجگان کہ معمول پیران ما نقشبندیہ مجددیہ است نشستند جمع خادمان ودرویشان خانقاہ شریف گرداگرد یک از دیگری جدا جدا یعنی پس وپیش درمیان فرجہا گذاشتہ نشستند حضرت قبلہ قلبی وروحی فداہ ارشاد فرمودند کہ این چنین نباید کہ شیطان ازین فرجہا درون می آید مانند بچۂ بز در حدیث شریف وارد است بعد از فراغ ختم وحلقۂ این عاصی پر معاصی عرض نمود کہ قبلہ از زبان درافشان حدیث شریف فرمایند حضرت قبلہ این حدیث خواندند عن انس قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم رصوا صفوفکم وقاربوا بینہا وحاذوا بالاعناق فوالذی نفسی بیدہ انی لاری الشیطان یدخل من خلال الصف کانہا الحذف رواہ ابی داؤد ١٢ وایضا۔ ارشاد فرمودند کہ برای خواندن مشکوٰۃ شریف وبخاری ومثنوی مولانا روم صاحب ودیگر کتب احادیث استعداد وافرہ ومذاکرہ می باید واکثر علماء وفضلاء قرآن شریف می خوانند وتفسیرہا می خوانند لکن کما حقہ نمی فہمند پس این شعر خواندند۔ شعر

جمیع العلم فی القرآن لکن　　تقاصر عنه افهام الرجال

وایضاً ارشاد فرمودند کہ حضرت پیر و مرشد ما برد اللہ مضجعه الشریف و نور اللہ مرقده المنیف روزی یک کلام مجید مرا بخشیدند من عرض کردم کہ قبلہ مرا شروع نیز بفرمایند حضرت مارا شروع فرمودند ہمین طور سہ بار در اوقات متفرقہ حضرت قبلہ قرآن شریف تبرکاً شروع کردم بعد از چندین سال کہ برائے زیارت حرمین الشریفین رفتم و بوقت واپسی در بندر عدن آمدم در انجا تاثیر و فائدہ شروع کردن کلام اللہ شریف کہ از حضرت پیر و مرشد خود تبرکاً کردہ بودم حاصل گشت و حجاب مقطعات و متشابہات قرآن مجید از من برداشتہ شد. راقم گوید عفی عنه ازین کلام حضرت قبلہ قلبی و روحی فداہ معلوم گردید کہ فوائد و تاثیرات بعضی اعمال بعد از چندین سالہا سال بظہور می آیند، بعد ازان سبق مکتوبات حضرت خواجہ محمد معصوم صاحب شروع شد در اثناء سبق حضرت قبلہ قلبی و روحی فداہ ارشاد فرمودند کہ فقہا کہ الصاق کعبین در وقت رکوع و سجود نوشتہ اند مراد حدیثی کہ درین باب وارد است نفہمیدہ اند مراد ازان محاذات و تسویہ صفوف است درین باب جناب حضرت شاہ عبد الغنی صاحب از مکہ معظمہ یک رسالہ بنام حقیر و حقائق و معارف آگاہ مولوی غلام حسن صاحب فرستادہ بودند۔

ملفوظ نہم

روزی در مجلس شریف حاضر شدم در آنوقت سبق مکتوبات حضرت امام ربانی قیوم زمانی مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنه شروع شد در اثناء سبق حضرت قبلہ قلبی و روحی فداہ ارشاد فرمودند کہ زمین ہندوستان را شرفیست او ناجاہل انجا در فہم و ذکاء و عقل و فکر از عالم اینجا فوقیت می دارد کہ اکثر مردمان این ملک برای تحصیل علم بہندوستان میروند و در حصہ قلیل علم تحصیل نمودہ می آیند۔

---

۱ از لسان درفشان حضرت قبلہ این قصہ من ہم شنیدہ ام لکن فرمودہ اند آثار مراقبہ حقیقۃ قرآنیہ کما حقہ حاصل شد و پیش ازیں این قدر نبود. ۱۲ مولانا حسین علی داللہ بچرانی

ملفوظ دہم

روزے فدوی در محفل فیض منزل حاضر گردیدہ سبق کتاب درالمعارف پیش حضرت قبلہ قلبی وروحی فداہ شروع کردم وقتی کہ عبارت بانیجا رسید ا والیضاً در آن روز تذکرہ اسمائی خواجہائی نقشبندیہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین آمد۔ حضرت ایشان فرمودند کہ خواجہائی نقشبندیہ کہ ختم ایشان مشہور است ہفت اند اوّل خواجہ عبدالخالق غجدوانی دوم خواجہ عارف ریوگری، دوم خواجہ محمود انجیر فغنوی، چہارم خواجہ علی رامتینی، پنجم خواجہ بابائی سماسی، ششم خواجہ امیر کلال، ہفتم خواجہ بہاؤالدین نقشبند قدس اللہ تعالیٰ باسرارہم اللّٰھم ارزقنی من فیوضاتہم ولا تحرمنی من برکاتہم امین یارب العالمین ہ عاصی پرمعاصی عرض نمود کہ قبلہ این خواجگان کہ پیران برائے ما اند در دیگر طرقہا ہمین خواجہا اند یا دیگر و دیگر عوام الناس کہ برائے حاجات دنیویہ ختم خواجگان می خوانند ہمین بزرگان مراد اند یا دیگر حضرت قبلہ قلبی وروحی فداہ ارشاد فرمودند کہ برائے ہر کس پیران خود خواجگان خود اند وبرائے ما ہمین پیران ما خواجگان اند و فرمودند کہ من ہم یک روز بخدمت حضرت پیر و مرشد خود بَرَّدَ اللہُ مرقدہ المنیف درین باب عرض نمودہ بودم ہمین جواب از زبانِ گوہر فشان صادر شدہ بود۔

ملفوظ یازدہم

روزی این عاصی پُرمعاصی بوقتِ تہجد بحضور حضرت قبلہ حاضر بود در آنوقت حضرت قبلہ قلبی وروحی فداہ بر مزارِ پُر انوار حضرت حاجی الحرمین الشریفین جناب حضرت دوست محمد صاحب بَرَّدَ اللہُ مضجعہ الشریف و نوّر اللہ مرقدہٗ المنیف متوجہ نشستہ بودند بعد از چند ساعت از انجا برخاستہ در صحنِ مسجد خانقاہ شریف استراحت نمودہ کہ ظاہر اجامۂ باریک بر وجود مبارک خود انداختہ مثل خواب در ذکر مشغول شدند بعد از چند ساعت مؤذن اذانِ فجر داد حضرت قبلہ قلبی وروحی

فداہ برائی خواندن سنت برخواستند و فرمودند کہ وقت سنّت است سید امیر شاہ صاحب بخیال اینکہ شاید حضرت صاحب بخواب رفتہ بودند عرض کرد کہ برائی وضو آب بیارم فرمودند حاجتِ وضو ندارم واز کمال کسرنفسی بیان ساختند کہ من گنہگارم دہیچ عمل ندارم بعدازاں درجوش آمدہ ایں ابیات فرمودند۔

قطعہ

بزمین چو سجدہ کردم ززمین ندا برآمد　　کہ مرا خراب کردی تو بسجدۂ ریائی
بطواف کعبہ رفتم بحرم رہم ندادند　　کہ برون درچہ کردی کہ درون خانہ آئی

ملفوظ دوازدہم [۱۲]

روزی درحضور پرنور حضرت قبلہ قلبی وروحی فداہ حاضر شدم درآن وقت سبق مکتوبات حضرت خواجہ محمد معصوم صاحب شروع شد وقتیکہ عبارت باینجا رسید (کہ فرضاً اگر عمر نوح ہم پرسد خطرۂ غیر خطور نکند) عرض کردم کہ قبلہ معنی این کلام فیض نظام چیست حضرت قبلہ قلبی وروحی فداہ اینمعنی ارشاد فرمودند کہ خطرۂ غیر درباطن او ہیچ تصرف نکند کہ مانع باشد از ملکۂ حضور او۔

ملفوظ سیزدہم [۱۳]

درحضور پرُنور حضرت قبلہ قلبی وروحی فداہ حاضر شدم درآن وقت حقائق ومعارف آگاہ جناب حضرت صاحبزادہ مولوی محمد سراج الدین صاحب مدظلہٗ وعمرہٗ دررشدہ بخدمت حضرۂ قبلہ عرض نمود کہ ختوم حضرت چگونہ مقرر شدہ اند ارشاد فرمودند کہ حضرت حاجی صاحب پیرومرشد ما برد اللہ مضجعہ الشریف ونور اللہ مرقدہٗ المنیف پیش حضرت قبلہ شاہ احمد سعید صاحب عرض کردہ بودند کہ چیزی از کلام فرمانید کہ برائی حضرت قبلۂ ما بہ نیتِ ثواب ختم خواندہ شود حضرت شاہ احمد سعید صاحب قبلہ یا رحیم کل صریخ

ومکروب وغیاثہ ومعاذہ یارحیم ارشاد فرمودند که جناب حضرت مولوی رحیم بخش صاحب دربارۂ طلب کردن اجازت ختم شریف از دہلی عریضہ تحریر کردہ بود جناب حضرت پیر و مرشد ما برد اللہ مضجعہ الشریف ونور اللہ مرقدہ المنیف در جواب آن عریضہ این ختم شریف ارقام فرمودند رب لاتذرنی فردا وانت خیر الوارثین بعد ازان من هم پیش پیر و مرشد خود عرض کردم که برائے خواندن این ختم شریف مرا هم اجازت دهند فرمودند ترا هم اجازت است پس حضرت قبلہ قلبی وروحی فداہ ارشاد فرمودند که دیگر ختمہائی حضرات نیز این چنین جاری شده اند درین میان جناب حضرت صاحبزادہ مولانا مولوی محمد سراج الدین صاحب وجناب مولوی حسین علی صاحب التماس نمود که قبلہ این ختم شریف درحیاتی پیران جاری شده بودند یا بعد وفات از زبان درافشان فرمودند که درحیات پیران مقرر شده بودند بعد ازان جناب حضرت صاحبزادہ صاحب ممدوح وجناب مولوی صاحب موصوف سوال کردند که قبلہ برائی خواندن ما خواران هم چیزی از کلام اجازت فرمایند ارشاد فرمودند که من این قدر لیاقت ندارم که برائے ما ختم خوانده شود باز التجا نموده که قبلہ سُنّت حضرات همین چنین جاری آمده است که برائی ما کمینگان مجدد حضرت الیشان هستند که فیض ونفع از الیشان گرفته ایم بعد از تامل فرمودند که این جرأت کرده نمی شود که در وقت حیات فقیر بحضور مزار پُر انوار پیر و مرشد ما برد اللہ مضجعہ الشریف ونور اللہ مرقدہ المنیف ختم برائی فقیر خوانده شود بعد ازان جناب مولوی حسین علی صاحب عرض نمود که قبلہ ما کمین گان دعاہائی دیگر خوانیم بعد از توقف در روز دیگر جناب حضرت صاحبزادہ مولانا مولوی سراج الدین صاحب پیش حضرت قبلہ عرض نمود که قبلہ چیزی از کلام برای ختم شریفش ارشاد فرمایند که حضرت قبلہ این حدیث شریف آخر بخاری از زبان گوہرفشان خواندند این است حدثنی احمد بن اشکاب حدثنا محمد بن فضیل عن عمارۃ بن القعقاع عن ابی زرعۃ عن ابی هریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم کلمتان

حبیبتان الی الرحمن خفیفتان علی اللسان ثقیلتان فی المیزان سبحان اللہ وبحمدہ
سبحان اللہ العظیم ؕ وارشاد فرمودند کہ اوّل صد بار درود شریف و پنجصد بار این حدیث
شریف یعنی سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم مع زیادت لفظ آخری وبحمدہٖ
وصد بار درود شریف آخر چنانچہ معمول دیگر ختوم است خوانده شود لکن در حین حیات فقیر
در خانقاہ شریف نخوانده شود بعد ازان اختیار است وایضاً فرمودند کہ لفظ وبحمدہٖ کہ آخر
حدیث زیادہ کردہ شدہ پیر و مرشد ما برد اللہ مضجعہ الشریف ونور اللہ مرقدہ المنیف ہمین طور
فقیر را برائی خواندن وظیفہ نشان دادہ بودند وفقیر ہموارہ بعد صلوٰۃ تہجد وظیفہ می خواند در ترمذی
شریف جلد دویم باب ماجاء فی فضل التسبیح والتکبیر والتہلیل والتحمید در یک
حدیث من قال سبحان اللہ العظیم وبحمدہ غرست لہ نخلۃ فی الجنۃ ودر حدیث
دیگر من قال سبحان اللہ وبحمدہ مائۃ مرۃ غفرت لہ ذنوبہ وان کانت مثل
زبد البحر نیز آمدہ است ۔

ملفوظ چہاردہم ۱۴

روزی در محفل فیض منزل حاضر گردیدم دران وقت سبق مکتوبات حضرت خواجہ محمد معصوم
صاحب شروع گردید در اثنائی سبق جناب مولوی حسین علی صاحب سوال کرد کہ قرائت شوم
اگر شخصی سورۃ واقعہ چنانچہ در حدیث شریف آمدہ است من قرء سورۃ الواقعۃ
کل لیلۃ لم تصبہ فاقۃ ابداً برائی تنگی رزق بخواند غایۃ الامر اینکہ ثواب قرأۃ حاصل
نشود اینکہ گناہ باشد چنانچہ ریا در عبادت حضرت قبلہ فرمودند بے شک گناہ نیست لکن
نزد اہل اللہ درین وبال است باز جناب مولوی صاحب موصوف عرض نمود کہ قبلہ اگر شخصی
کسبی بطریق موافق شریعت کند گناہم نیست و وبال ہم نیست و در خواندن قرأۃ برائی تنگی رزق
چہ وجہ است کہ وبال وارد حضرت قبلہ قلبی وروحی فداہ از زبان درافشان این سلک منظوم

از دہان مبارک اظہار فرمودند کہ قراءۃ قرآن شریف مہیا برائی امری عظیم بود بحکم استعدادی خویش در غیر مصرف اصلی خود آنرا صرف کرد بخلاف کسب کہ او موضوع برائی ہمیں امر است۔

ملفوظ یازدہم روزی ایں عاصی پُرمعاصی در حضور آں قبلہ انام حاضر گشت دراں وقت سبق مکتوبات حضرت خواجہ محمد معصوم صاحب شروع شد در اثنار سبق جناب مولوی حسین علی صاحب سوال کرد کہ قبلہ چوں مدار کار دریں طریقہ بر صحبت پیر و مرشد منحصر است و صحبت ما مردمان بہ نسبت عذرہا خانگی یا بہ سبب عدم کمال محبت میسر نمے شود لکن بسیاری از ارباب کمال چرا صحبت دائمی اختیار نہ نمودند بلکہ مدتہا در صحبت شیخ ماندہ باز مرخص میشوند باعث چیست حضرت قبلہ فرمودند کہ بیشک صحبت شیخ ضرور نسبت و ترک صحبت آں نہایت مخل بلکہ اہل تصوف فرمودہ اند ہرکہ تا دہ روز ماندا ز وار دیں است و اگر یازدہ و دوازدہ روز ماند از زائریں است و آنکہ جان خود پیش پیر می سپارد و مثل کالمیت بین یدی الغسال شود آں حکم مُرید دارد۔ لکن چوں پیر کامل مکمل می داند کہ ایں مرید بایں قدر رسیدہ کہ غیبت و بُعد ایں را ضرر نخواہد رسانید و در فرستادن آں منافع متعلق می باشند۔ لاچار آں را رخصت کنند و آنہم ایں چنیں غیبت نباشد کہ باز بالکل ملاقات حاصل نشود بلکہ مدت بعد مدت می آیند باز جناب مولوی صاحب موصوف عرض نمود کہ قبلہ حال ماندما واردیں چگونہ باشد فرمودند ایں ہم خوب است ما لا یدرک کلہ لا یترک کلہ۔

ملفوظ دوازدہم روزی در حضور حاضر شدم دراں وقت مکتوبات حضرت خواجہ محمد معصوم صاحب شروع شد وقتیکہ سبق بمکتوب بست وسویم جانان بیگم رسید حضرت قبلہ قلبی و روحی فداہ ارشاد فرمودند کہ ہندوستان را حق تعالیٰ فہم و ذکا و علم و دانائی عطا فرمودہ است اکثر باشندگان آنجا ذکی الطبع می باشند بیان فرمودند کہ در دہلی شریف دختر فرزند جناب شاہ عبدالعزیز صاحب وعظ کلام اللہ شریف وحدیث شریف و مثنوی مولانا روم صاحب می کردند و جمعی زنان کثیر در وعظ او جمع میشدند و ایضاً ارشاد فرمودند وقتیکہ فقیر در ہندوستان

رفته بود دراں وقت مراسلات از طرف مستورات نزد فقیر می آمدند وعبارت ہای گوناگون ورنگین والفاظ علمیہ ولغات دقیقہ درآن مندرج می بودند کہ علمای این ملک این چنین خطوط نخواہند نوشت۔

ملفوظ ہفتدہم روزی پنجشنبہ بعد از صلوٰۃ عصر سوم محرم الحرام ۱۳۱۳ھ کمترین وکہترین خادم دیرین بحضور حضرت قبلہ قلبی وروحی فداہ حاضر بود حضرت قبلہ احوال حال خویش باین طور ارشاد فرمودند کہ وطن ما از آبا واجداد شہر لونی است روزی بپاس خاطر برادرم محمد سعید کہ دراں وقت نزد ماموں صاحب مولوی نظام الدین در قصبہ کہوتیہ ہارن سبق زلیخا می خواند من جا ہہای پوشیدنی درانجا بردہ برادر عزیز را رسانیدم بعد ازاں ماموں من مولوی نظام الدین صاحب فرمودند کہ شما از پیر من کہ اسم مبارک ایشان حضرت حاجی دوست محمد صاحب است وکٹری ایشان نزد شہر چودہواں قیام میدارد خبرے واحوالے میداری یا نہ من درجواب بیان کردم کہ مارا ہیچ خبر نیست ونمیدانم کہ پیر شما کدام کس ہستند وکدام جا قیام میدارند وقتیکہ از انجا واپس پیشتم ماموں من مولوی نظام الدین صاحب فرمودند کہ شہر چودہواں درراہ شما است سلام من بہ پیر من برسانید وعرض بکنید کہ درویشان جناب کہ برای کاری درایں جا آمدہ اند فردا حاضر بحضور خواہند شد بندہ رخصت شدہ بشہر چودہواں درکٹری حضرت ایشان آمدہ بطور عابر سبیل پیش حضرت صاحب رفتہ پیغام سلام ماموں صاحب خود رسانید حضرت صاحب بمن مخاطب شدہ فرمودند۔ درویشان من کہ درانجا رفتہ اند کدام وقت می آیند عرض نمودم کہ قبلہ فردا خواہند آمد پس ہمی قدر گفتگو کردہ روانہ بدرس خویش شدم بعد از چند مدت غلبۂ ذوق وشوق الٰہیہ دلدار سید وہر وقت وہر لحظہ استغراق طاری مے شد حتی کہ از مطالعہ کتاب وسبق بازماندم پیش اُستاد خود عرض کردم کہ حالاً از من تحصیل علم نمی شود کہ محبت الٰہی روز بروز کمال غلبہ می کند ارادہ مصمم می دارم کہ پیش کسی اہل اللہ حاضر شدہ بیعت نمایم اُستاد صاحب فرمودند این آخر ہدایہ کہ قدری باقیست باتمام رسانید بعد ازاں انشاء اللہ تعالیٰ من نیز ہمراہ شما میروم وہر دو یکجا بیعت می نمایم

من عرض نمودم کہ در انتظار ختم کردن ہدایہ چند روز توقف باید و مارا اضطراب بدرجہ کمال است کہ استغراق بر وقت غالب است و بہ ہیچ کار نمیگذارد من عنقریب بفضلہ تعالیٰ فرداروانہ خواہم شد دراں اثنا برادر کلاں اُستاذ من کہ اُستاذ اُستاذ من بودند فرمودند کہ اگر اختیار کردن فقیری ارادہ شما بالیقین است بسیار مناسب است کہ بانیکار محکم باش من بیان کردم کہ حالاً از تہ دل ہمیں ندامی بر آید۔ کہ بخدمت جناب حضرت حاجی دوست محمدؐ صاحب بیعت نمایم بعدازاں از درس خود بارادۂ بیعت روانہ بطرف شہر چودھوال شدم وقتیکہ بر نہر شہر موسیٰ زئی رسیدم از سبب ذکر و غالب شدن نسبت حرارتے سخت در وجود من پیدا شد یک لحظہ در نہر نشستہ غسل کردم باوجودیکہ دراں وقت ایں چنیں قوۃ واشتہ بودم کہ اگر دو ماہ باشد از وقت دوپہر تشنہ روانہ میشدم تا وقت غروب آفتاب سفر پیادہ میکردم واز سبب گرمی دل تنگ نمی شد بعدہٗ از آنجا روانہ شدہ وقت عصر روز جمعہ ماہ جمادی الثانی ۱۲۶۶ھ ہجری بخدمت جناب حضرت حاجی دوست محمدؐ صاحب حاضر شدم و عرض بیعت نمودم حضرت انکار فرمودند کہ فقیری اختیار کردن بسا مشکل است باز عرض کردم کہ من محض برای ایں کار تیار شدہ آمدہ ام واز ہر چیز تعلق برداشتہ ام و پس پشت کردم ہر چیز را و دادم سہ طلاق، فرمودند کہ باش بعد صلوٰۃ مغرب مرا از سعادت و شرف بیعت مشرف فرمودند دراں وقت حالتی عجیب و غریب بظہور آمد و قبل ازیں علم صرف ونحو و عقائد و فقہ و اصول و تفسیر و دیگر علوم ضروریہ ہمہ یاد بودند بعدازاں در علم حدیث مشکوٰۃ شریف و صحاح ستہ یعنی صحیح بخاری۔ صحیح مسلم۔ جامع ترمذی۔ سنن ابوداؤد۔ نسائی ابن ماجہ و در علم اخلاق احیاء العلوم کامل و در علم تفسیر معالم التنزیل تمام۔ و علم سیر تمام و کمال و در علم تصوف۔ مکتوبات قدسی آیات جناب حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی صاحب ہر سہ جلد و مکتوبات جناب حضرت خواجہ محمد معصوم صاحب ہر سہ جلد بہ تحقیق تمام و دیگر جمیع کتب تصوف کما حقہٗ سنداً از حضرت پیر و مرشد خود خواندم روزی حضرت پیر و مرشد مرا ارشاد فرمودند کہ

ترا آنروز یاد است کہ پیغام سلام ماموں خود پیش من رسانیدہ بودے من عرض کردم کہ مرا
خوب یاد است از زبان دُر افشاں فرمودند کہ من در آں روز در پیشانی تو نسبت حضرت
خود مشاہدہ کردہ بودم و در خود دانستم کہ ایں شخص ضرور از فیض و نسبت حضرات ما رنگین مالامال
خواہد شد و بعد ازاں چند مدت منقضی شد کہ تو نیامدی در دل خود خیال کردم کہ شاید در کشف
من غلط واقع شدہ حالا نوشتہ ازلی تو بظہور آمد بعد ازاں مارا حضرت قبلہ گاہ میفرمودند
کہ ترا مناسب است کہ علم منطق قدری بخوان من پیش حضرت عرض نمودم کہ قبلہ برائے
خواندن منطق دل نمی خواہد چرا کہ مقصود خدا ہست بعد چند روز فرمودند کہ مرا سفید ریش یعنی حضرت
خضر علی نبینا و علیہ السلام مے فرمایند کہ عثمان را برائی خواندن علم منطق مجبور نکنند کہ مقصود خدا
ہست باز فرمودند کہ مارا در ہر کار سفید ریش صلاح میدہند و بغیر صلاح او ہیچ کارے نکنم

ملفوظ ہیجدہم روزی در حضور پرنور حاضر گردیدم دراں وقت حقائق و معارف آگاہ
جناب صاحبزادہ مولوی محمد سراج الدین صاحب پیش حضور حضرت قبلہ قلبی و روحی فداہ
عرض نمود کہ قبلہ از جمیع کتب تصوف و طریقت حاصل اتباع حبیب خدا است صلی اللہ علیہ
وسلم یا چگونہ از زبان گوہر فشان ارشاد فرمودند کہ بیشک بغیر اتباع حبیب خدا ہیچ فیض حاصل
نمے شود لیکن دریں زمانہ متابعت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بسا مشکل شدہ است و از
جمیع کتب تصوف و طریقت برائی عوام الناس مقامات عشرہ کہ مراد از توبہ۔ و انابت و زہد
و قناعت۔ و ورع۔ و صبر و شکر۔ و توکل۔ و تسلیم۔ و رضا است حصول کردن است و حالات
اسرار کہ سر الہیتہ نصیب خاصانست کہ دراں زمانہ بسا مشکل از ہزاراں یک یک شخص
باز مے باشند ایں نعمت عظمیٰ کہ نصیب ازلی او شانست حاصل می نمایند۔

ملفوظ نوزدہم ۔ روزی ایں خادم در محفل فیض منزل حاضر گردید دراں وقت حضرت
قبلہ قلبی و روحی فداہ بیان فرمودند کہ یکبار جناب حضرت لعل شاہ صاحب برائی حج بیت
اللہ شریف بطرف حرمین الشریفین تشریف بردہ بودند در مدینہ منورہ یک گروہ درویشان

بعد پیر او شان دیدند که حلقہ زدہ می گردیدند و دست بدست میزدند و میخواندند یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئاً للہ و پیر او شان بطور توجہ بطرف یک مرید خود نگاہ کردہ ضرب حق زد باز ہمیں طور گردیدند و پیر او شان باز ہمیں طور بطرف دیگر مرید خود نگاہ توجہ کردہ ضرب حق زد علی ہذا القیاس ہمیں طور تمام درویشان خود را توجہ نمودند من گفتم کہ طریقہ قادریہ داشتہ بودند و ایضاً بیان فرمودند کہ فقیر نیز وقتیکہ برائے حج شریف رفتہ بود و بعد تمام کردن ارکان حج بمدینہ منورہ جان خود را رسانیدم و جائی استقامت ما متصل روضہ مطہرہ بود یک روز دوست داری آمد و گفت تشریف بیارید کہ تماشای مردمان قادریہ بینیم کہ معمول ذکر ایشان عجب طریق است او را جواب دادم کہ فقیر برائی تماشا دیدن و غیبت و عیب جوئی دیگراں نیامدہ است فقیر برای عاجزی و زاری آمدہ است کہ مرا حق تعالیٰ اتباع حبیب خود صلی اللہ علیہ وسلم کامل عطا فرمایاد و ایضاً ارشاد فرمودند کہ فقیر اکثر بخدمت فقرا برائی ملاقات و حصول شرف صحبت ازیں جہت نمیرود۔

ملفوظ بستم۔ روزی این خادم گمنام در حضور آں قبلہ انام و کعبہ خواص و عوام حاضر گردید درآں وقت تذکرۂ فنا درمیان آمد عرض کردم کہ قربانت شوم انسان را کہ اول درجہ فنا حاصل شد پس ازاں معرفت الٰہی کہ مقصود اصلیست چہ حاصل میشود۔ حضرت قبلہ قلبی و روحی فداہ ارشاد فرمودند کہ فنا عبارت ازیں است شخصی را باید کہ نہ بشادی جہاں شاد میشود و نہ بغمی جہاں غمگین میشود و جمیع اعمال و افعال و ذات خود را و جمیع ممکنات را ہیچ میداند و نیست و نابود می بیند بجز خدائی عز و جل پس میسر شدن ہمیں فنا[1] کمال معرفت الٰہی است

ملفوظ بست و یکم روزی فدوی بمجلس عالی حاضر گردید دراں وقت شدت گرمی بسیار بود شخصی استادہ شدہ باد زدن برائی دفع گرمی بر سر مبارک حضرت قبلہ قلبی و روحی فداہ جنبانید۔ ازیں کار او را منع فرمودند کہ این چنیں استادہ خدمت کردن نباید نشیں او نشست باز آں شخص

---

[1] فی المکتوبات المعصومیۃ المعرفۃ ہو الفناء ۱۲

عرض کرد کہ قبلہ من خادم مستم پس خدمت کردن مارا واجب است فرمودند کہ بیشک خدمت جائز است لکن آنقدر کہ در شریعت مصطفویہ روا ہست نہ خلاف آن پس شنیدن این کلام فیض نظام از زبان گوہرفشان شخصی مذکور یک نعرہ زدہ مجذوب شد یکی مولوی در آں محفل نشستہ بود حضرت قبلہ با و مخاطب شدہ فرمودند کہ نسبت حضرت خواجہ نقشبند صاحب قبلہ آسانست چنانچہ بہ بینید حال این شخص مجذوب را و نسبت مجددی حضرت جناب امام ربانی صاحب مشکل است۔

ملفوظ بست و دوم۔ روزی این کمترین بآں قبلہ اصحاب دین حاضر شد حضرت قبلہ قلبی و روحی فداہ بیان فرمودند کہ یک روز پیر و مرشد ما برد اللہ مضجعہ الشریف و نور اللہ مرقدہ المنیف و رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ عنا در صحرا برائی قضا حاجت نشستہ بنا گاہ بے فہم یک برگ گیاہ سبز از زمین برکندند بعدہٗ چند سال ازین امر استغفار کردند کہ خداوندا بد کردم کہ در ملک تو بغیر ضرورت اسراف کردم و ہمیشہ این عادت مبارک بود کہ اگر کسی از درویشان ادنی چیز مثل پارچہ کشتی یا پوشاک و خاشاک وغیرہ اسراف بیجا میکرد بسیار ناراض شدہ زجر میکردند کہ این مال خدا ہست چرا اسراف بے ضرورت صرف کردی بلکہ بردار بید و ازین نفع حاصل نمائید۔ کل اشیا حکم مال دارد و مال را بی ضرورت نقصان و برباد کردن اسراف است۔

ملفوظ بست و سوم۔ روزی این خاکسار در حضور فیض گنجور حاضر گردید حضرت قبلہ قلبی و روحی فداہ ارشاد فرمودند کہ یکبار پیر و مرشد ما برد اللہ مضجعہ الشریف و نور اللہ مرقدہ المنیف و رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسبب خوف فساد دشمنان سفر خراسان را ترک نمودہ اقامت در کوہ کسیغر کہ بکوہ سلیمانی مشہور است اختیار نمودند وقتیکہ جناب حضرت شاہ احمد سعید صاحب قبلہ ازین ماجرا خبردار شدند مکتوب باین مضمون بنام نامی قبلہ ما تحریر فرمودند کہ دو دغ بیفروغ را جز رسوائی نیست بکار بار خویش سرگرم باشند مصرع دیدۂ احمد و دل ہمراہ تست

انت کافی انت شافی فی مہمات الامور　　انت حسبی انت ربی انت لی نعم الوکیل

یُرِیْدُوْنَ لِیُطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰہِ بِاَفْوَاھِھِمْ وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوْرِہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْکٰفِرُوْنَ ۝

ملفوظ بست و چہارم روزی بمحفل فیض منزل حاضر گردیدم عرضے متضمن احوال رویا کہ برایں احقر گذشتہ بود بحضور حضرت قبلہ قلبی و روحی فداہ گذرانیدم مضمون خواب بعینہٖ می نویسم قربانت شوم روز گذشتہ بوقت دوپہر در عالم رویا می بینم کہ بر مزار شاہ ترکمان صاحب کہ در قرب خانقاہ شریف دہلی واقع ہست گذر کردم و در دل خیال گذرانیدم کہ ایں بزرگ شاید صاحب نسب نیست شہرت بسیار دارند لکن اسناد بزرگی ایشان از کسی بسماع نرسیدہ است بغیر خواندن دعا و فاتحہ از انجا عبور کردم چند قدم از درگاہ ایشان بیرون نرفتہ بودم کہ احوال باطن ایں کمترین تباہ و برباد شد و بر قلب سیاہی بسیار طاری گشت نہایت حیران و پریشان ماندم حتی کہ از ایں اندوہ طاقت رفتن نماند بنشستم بسبب خوف ایں حالت باز برگردیدم و بر مزار شاہ ترکمان صاحب دعا و فاتحہ از دل خواندم فی الفور دراں ساعت حال خود را بحال دیدم دل اطمینان گرفت دریں وقت بیدار شدم بلطائف خود متوجہ شدہ دریافتم کہ ذکر جاریست واجب دانستہ عرض نمودم اگر از تعبیر ایں خواب چیزی ارشاد فرمانید تسلی خاطر گردد و آیندہ بر آں عمل نمودہ آید ۱۲) حضرت قبلہ قلبی و روحی فداہ بر پشت عرضی جواب ارقام فرمودند آں را تبرکاً ایراد می نمایم و آں اینست جواب بدظنی در حق مسلمان گناہی است در شرع شریف و بجہتہ عارضہ گناہ سیاہی بر باطن محسوس گردید چون نادم و تائب گردیدی نورانیۃ ذکر ظاہر گردید و شاہ ترکمان صاحب مرحوم بزرگی باشند کہ مزار شریف ایشان دراں شہر مشہور و معروف است آیندہ در بارہ ہیچ کس از احیا باشد یا موتی بدظنی نباید نمود۔

ملفوظ بست و پنجم۔ روزی ایں کمترین بحضور فیض گنجور بوقت تہجد در تسبیح خانہ حاضر گردید حضرت قبلہ قلبی و روحی فداہ بہ بندہ مخاطب شدہ فرمودند کہ در روز عرس شریف حضرت پیر و مرشد ما بردا اللہ مضجعہ الشریف و نور اللہ مرقدہ المنیف و رضی اللہ تعالیٰ عنہ در باطن خویش ترقی تاثیر یافتہ

یا نہ عرض کردم کہ قبلہ بسیار تاثیر معائنہ کردم فرمودند کہ در کدام مقام ترقی ویدہٗ عرض کردم کہ در مراقبات مشارب یعنی ہمہ لطائف در جوش و خروش آمدند و عجیب حالت روی نمود و چند ساعت عالم بیہوشی غالب گشت باز پیر صاحب قلندر مخاطب شدہ ارشاد فرمودند کہ دران روز عرس شمارا چہ ترقی تاثیر بظہور پیوستہ او شان عرض کردند کہ قبلہ در خانقاہ شریف ہیچ روز تاثیر خالی نیست ولکن در روز عرس شریف کیفیتی ہویدا شد کہ از زمین و آسمان خبر نداشتہ بودم بلکہ ایں چنیں معلوم گردیدہ کہ گویا از مزار پر انوار شعلہ نور بیرون آمدہ بلند شدن گرفت حتی کہ تمام عالم خاص و عام را فرا گرفت باز حضرت قبلہ قلبی و روحی فداہ از زبان گوہر فشاں ارشاد فرمودند کہ عادت زنان ہر دیار و امصار است کہ ہر روز خانہ را جاروب میکنند و از گرد و غبار و خس و خاشاک صاف می نمایند کہ کدورت و کلفت دور میشود کہ مکین را از صفائی مکان نوعی خوش اسلوبی و رونق بنظر می آید و روشنائی خاطر زیادہ ترے گردد۔ و قلب صوفی نیز ہمیں مثال میدارد باید کہ قبل از مراقبہ چند تسبیح استغفار و تہلیل کردہ گرد و غبار کہ بسبب جہانداری بر قلب نشستہ است شستہ شو نماید خس و خاشاک کہ از جہت بشریت بر قلب او فتادہ است صاف کند و از جمیع خطرات دل را پاک سازد سوائی محبت حق تعالیٰ بعد ازاں مراقبہ کند و متوجہ فیض شود ان شاء اللہ تعالیٰ فیض خالص می آید و فیض یاب گردد و روشنائی خاطر حاصل آید ورنہ از کدورت و آلائش کہ از علائق و عوائق بر قلب افتادہ است فیض را نیز مکدر مے کند چنانچہ بارش باران کہ پاک صاف مصفا بر کوہ میبارد و آب باران با گرد غبار آفاقی کہ بر کوہ افتادہ است آمیزد و بر بلندی و پستی کوہ کہ تودہ خاک می دارد دراں آب باران خلط شد و قتیکہ آں آب زیریں کوہ آمد بسیار غلیظ و مکدر گردد کہ دل آدمی از حد نفرت میکند کہ نہ قابل نوشیدن میماند و نہ بشستن جامہ بکار می آید کہ خود مکدر است جامہ را چہ طور سفید نماید بلکہ یک قطرہ ازاں آب اگر بر جامہ سفید می افتد جامہ را داغدار میسازد و نہ در پختن طعام و مالیدن آرد استعمال نمایند غرضی کہ در صفائی آب باراں ہیچ نقصان

نیست لکن از آمیزش خاک و آلائش خس و خاشاک بدرنگ و غلیظ و مکدر میشود سعدی شیرازی علیہ الرحمۃ می فرمائید ؎

باران کہ در لطافت طبعش خلاف نیست — در باغ لالہ روید و در شور بوم خس

بعض بعض ناواقف میگویند کہ در صحبت فلان فقیر این چنین تاثیر حاصل شد و در توجہ فلاں بزرگ این چنین فیض حاصل گردد مگر جہال این زمانہ نمیدانند کہ چہ طور فیض شدہ است اگر فیض او فقیر صفائی میدارد فیض یاب کند و اگر فیض او بزرگ مکدر است دیگر آنرا نیز مکدر مے سازد تفصیل فرمودند کہ فقرا و بزرگان غیر شرع را نیز فیض می آید و تاثیر میدارند و لکن تاثیر و فیض ایشان مثال آب مکدر است کہ خود مکدراند دیگر آن را ہم مکدر میسازند فائدہ از وایں حاصل می آید کہ انسان را بہوا و ہوس استادہ میکند و راغب میسازد بر لذات نفسانی و شہوانی و دل را سرد می کند از کارہائے دین و بزرگان اہل اللہ کہ تشرع اند فیض و تاثیر ایشان مثال آب مصفا میدارد پاک و صاف است و در قلوب مریدان زود تر سرایت میکند و فائدہ از فیض و تاثیر ایشان این است کہ انسان را آمادہ میکند بر کارہای دین و نفرت میدہد از لذات نفسانی و شہوانی و خاطر را سرد میکند از ماسوی اللہ و ایضاً فرمودند کہ بزرگان فرمودہ اند و اہل اللہ در کتب ہائے تصوف نوشتہ اند کہ صوفی را اول بباید کہ ادب خانقاہ فقرا کند بود و در آنجا با ادب بماند کہ خانقاہ بزرگان جائے فیض است۔

ملفوظ بست و ششم یکبار حضرت قبلہ قلبی و روحی فداہ در موسم زمستان با امراض گوناگوں مریض بودند و مردمان برای عیادت از اطراف و جوانب بکثرت آمدہ بودند این خادم دیرین بحضور والا باخر وقت تہجد حاضر گردید در آن مجلس دیگر مخلصان و درویشان خانقاہ شریف نیز جمع بودند در آں وقت حضرت قبلہ قلبی و روحی فداہ از زبان گوہر فشان ارشاد فرمودند کہ بعد از نماز مغرب در حالت مرض تکیہ زدہ نشستہ بودم و در دل خیال کردم کہ خداوندا این تمام مخلوقات کہ برائے عیادت مرض من جمع آمدہ اند و از جہت بیماری من در تکلیف

اند اگر وقت من بآخر رسیدہ است زود خاتمہ بخیر کن کہ مردمان بسبب من تنگ نشوند و اگر ایام زندگانی من باقی اند پس صحت عطا فرما کہ اضطراب دوستان و درد ویشان دفع شود دریں اثنار قدری نقاہت از جہتہ امراض غالب شدہ وبیہوشی آمد دران حالت دیدم کہ حضرت غوث صمدانی محبوب سبحانی حضرت شیخ عبد القادر جیلانی صاحب و حضرت شاہ غلام علی شاہ صاحب و حضرت شاہ ابوسعید صاحب و حضرت شاہ احمد سعید صاحب و حضرت حاجی دوست محمد صاحب قبلہ برد اللہ مضجعہم الشریف و نور اللہ مرقدہم المنیف و رضی اللہ تعالی عنہم تشریف شریف ارزانی فرمودند و با فقیر مصافحہ نمودند و حضرت عزرائیل علی نبینا و علیہ السلام نیز تشریف فرما شدہ بفقیر مصافحہ کردند و از پیشانی مبارک ایشان تجلی نور مانند ستارہ بظہور رسیدہ است در دل خیال کردم کہ تشریف آوری این حضرات کرام و حضرت عزرائیل علی نبینا و علیہ السلام از دو امر خالی نیست شاید کہ وقت فقیر بآخر رسیدہ است یا صحت حاصل میشود بعدہ یک ساعت کامل از زیارت ایشان مشرف بودم بعد از آنحضرات کرام علیہم الرضوان و حضرت عزرائیل علی نبینا و علیہ السلام برخواستند از ان وقت در امراض فقیر قدری تخفیف معلوم میشود بشنیدن این سخنان از زبان درافشان ہمہ حاضرین مجلس شکرانہ خداوند کریم ادا کردند۔

ملفوظ بست و ہفتم در روز عرس شریف جناب حضرت حاجی دوست محمد صاحب برد اللہ مضجعہ الشریف و نور اللہ مرقدہ المنیف و رضی اللہ تعالی عنہ بحضور قبلہ انام حضرت قبلہ قلبی و روحی فداہ حاضر بودم کہ شخصی مولوی از خادمان پیش حضرت قبلہ آمدہ عرض نمود کہ قبلہ مرا برای خواندن چیزی از وظیفہ فرمانید کہ بر آن مواظبتہ و عمل نمودہ آید ارشاد فرمودند کہ یک تسبیح استغفار بعد از نماز عصر و قبل از نماز مغرب بخوان و یک تسبیح استغفار و یک تسبیح سبحان اللہ و بحمدہ سبحان اللہ العظیم و بحمدہ بعد از نماز تہجد و قبل از نماز فجر بخوان انشاء اللہ تعالی فائدہ عظیم می بخشد۔

ملفوظ بست و هشتم روزی در حضور فیض گنجور حضرت قبلهٔ قلبی و روحی فداه حاضر گردیدیم فرمودند که اگر جواب مراسلات نوشته اند بیار حسب فرموده آورده ملاحظه کنانیدم در جواب یک خط که بنام حقائق و معارف آگاه جناب حافظ محمد یار صاحب بود این عبارت نوشته بودم که واقعه جانگداز انتقال حضرت لعل شاه صاحب مرحوم چنان غم و الم داده که از حد تقریر و تحریر بیرون است و چنان آتش بر دل افروخته که سرد شدن آن ممکن نیست فرمودند که آینده این چنین الفاظ مبالغه منویس و بجای آن از دست مبارک خویش این عبارت نگاشتند الحق انتقال حضرت شاه صاحب مرحوم مصیبتی است سخت او تعالی شانه آن مرحوم را غریق بحار غفران فرموده واپس ماندگان را بفیوض حضرات کرام فائز سازاد و برب العباد یاد فرمودند که در جواب خطوط این چنین الفاظ باید نوشت که متضمن دروغ نباشد و سهل و عام فهم باشند ایضاً فرمودند که فقیر نیز چندین سال خدمت تحریر جواب عرائض وغیره پیش پیر و مرشد خود کرده بودم روزی در یک عرضی بجائی کلمهٔ اُکثران ارواحنا جات نوشتم فرمودند که باز این چنین لفظ غریب منویس۔

ملفوظ بست و نهم روزی فدوی بحضور فیض گنجور حاضر گردیده حضرت قبلهٔ قلبی و روحی فداه از لسان گوهر فشان ارشاد فرمودند که عالمان این عصر میدانند که علم دینی دیگر است و علم تصوف و فقیری دیگر علم میخوانند و نمی فهمند که جمیع فقها در کتب فقه متابعت خدا و رسول نوشته اند پس بر این عمل کردن کما حقه عین فقیری است و کمال تصوف اگر کسی را تشفی نمیشود بیاید نزد فقیر که در کتاب کنز از لطیفهٔ قلب تا دائرهٔ لاتعین کلهم تصوف بیان کنم انشاء الله تعالی بزبان خویش اقرار خواهد کرد که صحیح است و درست البته یک حالات مقامات اند که بواسطهٔ پیران کبار تا غیر هر هر مقام میرسد و درین باب علما را چه تعلق و ایضاً فرمودند که کتاب مشکوٰة شریف از حضرت پیر دستگیر خویش قدسنا الله تعالی بسرهم الاقدس خوانده ام وقتیکه بکتاب البیوع رسیدم حضرت قبله بفقیر مخاطب شده فرمودند که این را هم میخوانی عرض کردم که قبله حاجت ندارم در کار بیع و شراء

مارا تعلقی نیست فرمودند که صلاح من تیز همین است که این را بگذار که من چیزی میدانم ونه تو بعدهٔ حضرت قبله این بیت خواندند بیت

علم کثیر آمده عمرت قصیر، آنچه ضروریست بدان شغل گیر

باز کتاب الادب مارا شروع کنانیدند۔

ملفوظ سی ام۔ روزی در حضور فیض گنجور حاضر گردیدم شخصی عرض کرد که قبله بزرگیست درفلان جا که برای ملاقات نزد خویش کسی نمیگذارد بعد از یک لحظه ارشاد فرمودند که حضرت پیرو مرشد ما قدس الله سره الاقدس یکبار از حادم فیض بودند خادمان عرض کردند که قبله اگر بعد نماز عشا کسی شخص نزد جناب نیاید بهتر است که چند ساعت استراحت می فرمایند فرمودند هرکس که برای ملاقات می آید هیچ کس را هیچ وقت ممانعت نکنید خلق الله برای زیارت فقرا و بزرگان میروند حسب اخلاص خویش فیض حاصل مینمایند کسی که اخلاص زیاده آورده است فیض زیاده می برد کسی که اخلاص کم آورده فیض کم میبرد کسیکه اخلاص نیاورده خالی از فیض میرود باز مثال فرمودند مردمان که در بازار میروند حسب توفیق خویش اسباب خرید مینمایند کسیکه زاد زیاده میدارد اشیاء زیاده خرید میکند کسیکه زاد کم میدارد اشیاء کم خرید مینماید کسیکه در دست هیچ ندارد خالی واپس می آید۔ سعدی شیرازی رحمة الله میفرمایند بیت

ای تهیدست رفته در بازار ترسمت برنیاوری دستار

ملفوظ سی و یکم روزی در محفل فیض منزل حاضر گردیدم دران وقت حضرت قبله قلبی و روحی فداه حاضرین مجلس را سخنان نصیحتانه عجیب و غریب میفرمودند در اثنار کلام این عبارت می خواندند که حضرت شاه صاحب قبله حضرت شاه غلام علی شاه صاحب دهلوی میفرمایند که ای برادر هوس دیگر است و جانبازی دیگر امروز درویشی بلقمه فروختی است خدا تعالی ازین درویشی که دین فروختنی است توبه دهد اول مسلمانی درست کنم بعدهٔ درویشی۔

ملفوظ سی و دوم روزی فقیر بحضور آن قبله بنا بر پیر در روز عیدالضحی حاضر گردید ارشاد

فرمودند که روز عید عبارت از عبادت مولی است و درین روز مردمان که از صبح تا شام
نزد فقیر برای مبارکبادی می آیند وقت فقیر ضائع میکنند چه کنم نه روگردانی از مردمان در
این روز مناسب ندانم و ایضاً فرمودند که درویشان خانقاه شریف را بعض بعض اوقات
درکار خدمت خانقاه شریف مشغول میدارم و درویشان این زمانه که از علم تصوف بیخبرند
و کوتاه فهم اند فائده این کار به نظر ایشان نمی آید فائده دراویش خانقاه شریف که نان
گندم مع ادام صبح و شام تیار میخورند و جامه بلا تکلیف می پوشند از خوراک و پوشاک
هیچ اندیشه ندارند مبادا خطرات ماسوی الله در قلوب ایشان خطور نماید ازین سبب
گاه گاه درکار خدمت خانقاه شریف مصروف میدارم که توجه خواطر ایشان بآن طرف مائل
نشود و ایضاً فرمودند فقها که در کتب طلب العلم فریضة نوشته اند صحیح است ولکن هر کار که
انسان اختیار میکند طلب همان علم برای او در آن وقت فرض است مثلاً شخصیکه اراده حج میدارد
مسائل حج یاد داشتن در آن وقت او را فرض اند و شخصیکه بجهانداری تعلق میدارد مسائل بیع و شرا
یاد داشتن او را فرض اند و کسیکه مسکین است مسائل زکوة او را چه فائده میدهند و کسیکه مجرد است
مسائل نکاح و طلاق با وجه مناسبت دارند و ایضاً فرمودند که علم فقه صوفی را قدری کثافت قلب
پیدا میکند لکن جمال درستی عقائد آن تقصیر را مضمحل سازد. در آن وقت جناب مولوی حسین علی
صاحب نیز حاضر حضور نشسته بودند حضرت قبله این خادم دیرین را ارشاد فرمودند که از کتب
خانه کتاب مستطاب جلد اول مکتوبات حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رضی الله تعالی عنه بیارید
حسب فرموده آوردم جناب مولوی صاحب موصوف را این عبارت نشان فرمودند. عبارت
مکتوب هشتم. و علماء ظاهر اهل سنت هر چند در بعضی اعمال مقصر باشند اما جمال درستی عقائد ایشان
در ذات و صفات آن قدر نورانیت دارد که آن تقصیر در جنب آن مضمحل و ناچیز در نظر می در آید و
بعضی متصوفه با وجود ریاضات و مجاهدات چون در ذات و صفات آن قدر درستی عقیده ندارند
آن جمال در اینها یافته نمی شود و محبت علماء و طلبه علوم بسیار پیدا شده رونق ایشان خوش می آید

و آرزو دارند که در حجرۀ ایشان باشد و تلویح را از مقدمات ار بعه بطالب علمی مباحثه میکنند و ہدایه فقه نیز مذکور میشود و در معیت و احاطۀ علمی با علما شریک است۔

ملفوظ سی و سیوم روزی این کمترین خادم دیرین در حضورِ عالی حاضر گردید ارشاد فرمودند که وقت باخر رسیده است و اکثر مردمان این زمانه که نزد فقیر می آیند اظهار مُرادات خویش نموده برای حصول تمنائی دلی و مقاصدات جانی استمداد دعا میخواهند و برای سرانجامی اُمورات تحتے دنیویہ طلب دعا میدارند و حالانکه پیدائی ہر علم موضوع است و مالہ و ماعلیه و ضروری برائی خیر جا پیران و مریدان را ترک مُرادات خود است و گذشتن از خیالات ما سوے اللہ و ایضاً فرمودند که اولاد دو قسم است یکی اولاد صوری و دیگر اولاد معنوی اولاد صوری را نسبت بطرف حضرت آدم علیہ السلام است و اولاد معنوی را نسبت بحضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کرده میشود و در میان پیر و مرید نیز ہمیں مثال است که مُرید باعتبار اولاد صوری از والدین خود است و باعتبار اولاد معنوی از پیر و مرشد خود تعلق میدارد۔

ملفوظ سی و چہارم۔ روزی کمترین خادم دیرین بحضور قبلہ انام حاضر گردید در آن وقت حضرت قبلہ قلبی و روحی فداه در عالم جوش نشسته بودند ؎

با خدا داده گان ستیزان مکن ‍ ‍ ‍ ‍ خدا داده گا را خدا داده است

باز این بیت فرمودند بیت

خود بخود آں مہ دلدار بہ بر می آید ‍ ‍ ‍ ‍ نہ بزور نہ بزاری نہ بزر می آید

ملفوظ سی و پنجم روزے در حضورِ فیض گنجور حاضر گردیدم عرض کردم که قبلہ مسئلہ توحید در فہم ناقص این حقیر کماحقہ نمی آید از زبان در افشاں تقریر دلچسپ بیان ساختند باز فرمودند که از کتبخانہ کتاب مستطاب مکتوبات حضرت شاہ احمد سعید صاحب قبلہ بیار حسب فرموده آوردم از کمال مہربانی این عبارات این خادم را خوانیدند و فہمانیدند عبارت مکتوب دوازدہم توحید نزد صوفیہ صافیہ رحمۃ اللہ علیہم دو قسم است توحید وجودی و توحید شہودی توحید

وجودی عبارتست از دانستن اتحاد وجود که بمعنی مایہ الموجودیۃ است در جمیع اشیا یعنی مقوم وجود در موجودات علویہ و سفلیہ ذات واحد حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ است نہ آنکہ ذات موجودات و ذات حق سبحانہ واحد است کما زعم البعض من الجہلۃ کہ این وحدۃ موجود است نہ وحدۃ وجود از فرط جہل فرق در مصدر و مشتق ناکردہ در ضلالت مے افتند ضلوا فاضلوا ضاعوا فاضاعوا محققین صوفیہ ازین چنین اغلاط بری اند اگرچہ در وجود کہ نزد ایشان عین حق است مراتب خمسہ اثبات میکنند لکن اطلاق احکام یک مرتبہ را بر مرتبہ دیگر کفر و زندقہ میدانند چنانچہ مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ میفرمایند بیت

هر مرتبہ از وجود حکمی دارد گر فرق مراتب نکنی زندیقی

و توحید شہودی عبارت از دیدن ذات حق سبحانہ و تعالیٰ است فقط و اختفاء کثرۃ بالکل از نظر سالک نہ آنکہ کثرت را دیدن و در میان کثرۃ و وحدۃ نسبت عینیہ یا مرآتیہ اثبات نمودن چنانچہ در توحید وجودی میباشد فافترقا و منشاء ہر دو غلبہ محبت محبوب حقیقی است در نظر محب کہ در توحید اول ماسوا را بعنوان عینیۃ یا مرآتیت بسبب غلبہ محبت ملاحظہ میکند و ظل باصل مشتبہ میشود عارف سنامی حافظ شیرازی علیہ الرحمۃ میفرماید ؎

عکس روی تو چو در آئینہ جام افتاد عارف از خندہ می در طمع خام افتاد

و در توحید ثانی ماسوا ہرگز در نظرش نمی آید تا باثبات نسبت چہ رسد و این قسم اعلیٰ از قسم اول است و منشاء اول تصفیہ قلب است و مصدر ثانی تزکیہ نفس است و مطمئنہ شدن اوست و نا گزیر سالک توحیدی است کہ محصل فنا است کہ از دید و دانش ماسوا رخت بربندد و جز حق سبحانہ و تعالیٰ مشہود بعیرتش نماند چنانکہ در روز روشن بسبب غلبہ لمعان آفتاب بجز آفتاب ہیچ معلوم نشود و ستارہا ہرگز محسوس نیست باوجودیکہ وجود ستارہا در نفس الامر ثابت است ہمچنان کثرۃ باشد لکن نظر عاشق مقصور بر معشوق خود است و مستہلک مشاہدہ جمال محبوب خویش است ؎

در در دل از چو آئینہ شد از کثرت شوق ہر لحظہ می نگرم روی ترا می بینم

بخلاف توحید وجودی کہ از ثمرانظارہ نیست لہذا بعض طلاب را واقع میشود و اکثر یارانِ حضرت شاہ نقشبند راہ را برای سالکان مقرر فرمودہ اند کہ درآن راہ انکشاف توحید وجودی نباشد تا از مزلت اقدام کہ بعض ارباب توحید وجودی را واقع میشود محفوظ مانند و در تیہ ضلالت نیفتند جزاہ اللہ تعالیٰ خیرالجزاء چنانچہ اکثر ابناء این وقت ہمہ اوست را عقیدہ محکم ساختہ بشطحیات تکلم مینمایند و تہاون در امور مشروعہ میورزند تاب اللہ علیہم عبارت مکتوب نود و نہم والفرق بین التوحید الوجودی والشہودی ان التوحید الوجودی عبارۃ عن انکشاف سریان الوجود فی مراتب الامکان وفی کل ذرۃ من ذراتہ وفی ھذہ المقامیۃ نجعلہ الابیات ؎

البحر بحری علی ما کان فی قدم	ان الحوادث امواج وانہار
فلا یحجبنک اشکال تشاکلہا	عمن تشکل فیہا وھی استار
لا آدم فی الکون ولا ابلیس	لا ملک سلیمان ولا بلقیس
فالکل عبارۃ وانت المعنی	یا من ھو للقلوب مغناطیس
رق الزجاج ورقت الخمر	فتشابہا وتشاکل الامر
فکانما خمر ولا قدح	وکانما قدح ولا خمر

والتوحید الشہودی عبارۃ عن شہود الحق واختفاء الکثرۃ عن النظر لا فی الواقع۔ فافترقا فرقاً واضحا والتوحید الشہودی لابد انکشافہ لیحصل الفناء الاتم وانکشاف التوحید الوجودی لیس یفی دری السالک اذ لامدخل لہ فی حصول الفناء ۱۲

ملفوظ سی و ششم روزی این خادم در مجلس آنقبلہ خاص و عام حاضر گردید فرمودند کہ قوی ترین اسباب فتور در طالب انابت طالب است بشیخ ناقص کہ بسلوک و جذبہ کار نا تمام کردہ بمسند شیخی خود را کشیدہ است طالب را این چنین صحبت بہ پستی می آرد و از ذروہ تحقیق می اندازد حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبند قدس اللہ سرہ الاقدس میفرمودند ہر طالب کہ بغیر قابلیت او بواسطہ صحبت ہای مختلف فاسد شدہ کار او و شوار است جز بصحبت اہل تدبیر کہ کبریت

احمر است بصلاح نمی آید۔

ملفوظ سی و ہفتم روزی بمجلس فیض منزل حاضر گردیدیم در آں وقت حضرت قبلہ قلبی و روحی فداہ ارشاد فرمودند کہ ہر کس ایں بیت را یاد کردہ است و در خطوط مینویسد بیت

اولیا را ہست قدرت از الٰہ ۔۔۔ تیر جستہ باز گرداند ز راہ

ولکن فہم ندارند وقتیکہ اولیاء اللہ را تحتی پیش می آید لاچاری رد مید بدو در آں وقت ایں چنیں کارہائے بلے اختیار صادر میشوند چنانچہ حضرت شاہ احمد سعید صاحب قبلہ یک بار[1] بسفر بودند کہ وقت عشا در دریا پیش آمد و ملّاح نہ بود صاحب عرابہ کہ دراں سوار بودند شرک بود آں را فرمودند کہ عرابہ را در دریا بیندا ز از ہیبت ایشاں بینداخت از تصرف ایشاں در آب صحیح و سالم گذشت و آں مشرک بلعائنہ ایں کرامت باسلام مشرف گشت و ایضاً ایں کلام فرمودند یجب علی النبی اظہار المعجزۃ و یجب علی الولی کتمان الکرامات باز فرمودند کہ قول حضرت شاہ نقشبند صاحب در نفحات الانس نوشتہ اند کہ کرامت خورا گرچہ بانگ سگ ندارد سگ ہست و حضرت خواجہ محمد معصوم صاحب می فرمایند (یارب جملہ جہاں برمن بدخوکن)

ملفوظ سی و ہشتم روزی بحضور فیض گنجور حاضر گردیدیم و در آں وقت جناب شاہ سید محمد صاحب برادر زادہ جناب حضرت لعل شاہ صاحب مرحوم زندہ شریف والہ نیز حاضر حضور نشستہ بودند حضرت قبلہ بادشاں مخاطب شدہ فرمودند کہ ایں نصیحت فقیر یاد دار کہ امانت کسی نزد خود مگذارد ہمیں نصیحت پیر و مرشد ما رحمۃ اللہ علیہ بارہا فقیر را فرمودہ بودند کہ امانت کسی نزد خود مدار و ایضاً فرمودند کہ ملا علی قاری نوشتہ است کہ سید اگر شیعہ سازج باشد بجز وقت گفتگوی مذہبی تعظیم و ادب او باید کرد و ایضاً فرمودند کہ روز قیامت تمام انساب قطع خواہند شد و نسب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم باقی خواہد ماند

ملفوظ سی و نہم روزی بخدمت حضرت قبلہ حاضر بودم کہ برائی امامت صلوۃ فجر ایں

---

[1] حضرت قبلہ بعینہ ایں عبارت از کتاب مناقب و مقامات احمدیہ سعیدیہ بیان فرمودند ۱۲ منہ

خادم را امر فرمودند حسب تعمیل ارشاد حضرت قبلہ پیش شدم و در رکعت اول سورۃ الجمعة[1] و در رکعت دوم سورۃ عم یتسائلون خواندم بعد از فراغ ختم و حلقہ شریف بایں عاصی بمعاصی مخاطب شدہ فرمودند کہ شما را آگاہ گاہ کار امامت پیش میشود ایں مسئلہ یاد دارند کہ طول قرأۃ باعتبار آیات نیست بلکہ باعتبار کلمات و حروف ست در کتاب ملا مسکین شرح کنز باب صفۃ الصلوۃ فصل وجہر الامام بقراءۃ الفجر ایں عبارت نشان دادند وتطال اولی الفجر فقط ای اطالۃ القراءۃ فی الرکعۃ الاولی علی الثانیۃ فی الفجر مسنون اجماعا وفی سائر الصلوات کذلک عند محمد وعندهما لا تطال ثم یعتبر التطویل من حیث الآی اذا لم یکن بین ما یقرأ فی الاولی وبین ما یقرأ فی الثانیۃ تفاوت من حیث الآی اما اذا کان بین الآی تفاوت طولا وقصرا فیعتبر التفاوت من حیث الکلمات والحروف وینبغی ان یکون التفاوت بقدر الثلث والثلثین الثلثان فی الاولی والثلث فی الثانیۃ وهذا بیان الاستحباب اما بیان الحکم فالتفاوت وان کان فاحشا لا بأس به و اطالۃ الثانیۃ علی الاولی تکرہ اجماعا وانما یکرہ التفاوت بثلاث آیات وان کان آیۃ او آیتین لا یکرہ

ملفوظ چہلم روزے حضرت قبلہ قلبی و روحی فداہ قبل از صلوۃ ظہر ایں خادم را طلبیدند ارشاد فرمودند کہ شما را چند ولد فوت شدہ اند عرض نمودم کہ سہ ولد فوت شدہ اند باز فرمودند کہ شما گاہ گاہ در غم اولاد غمگین میشوید برای تسکین خاطر ایں حزین در عقود الجواہر المنیفۃ فی ادلۃ مذهب الامام ابی حنیفۃ ایں حدیث شریف نشان فرمودند. ابو حنیفۃ عن علقمۃ بن مرثد عن ابن بریدۃ عن ابیه ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم قال ما من مسلم یموت له ثلاثۃ من الولد الا ادخله اللّٰہ الجنۃ فقال عمر واثنان فقال النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم واثنان هکذا رواہ الحارثی وابن المظفر واخرجه الامام

---

[1] سورۃ الجمعة ۱۱ آیات ۱۸۰ کلمات، ۷۵۰ حروف؛ سورۃ النبأ ۴۰ آیات ۱۷۳ کلمات، ۸۰۰ حروف ۱۲ منہ

احمد ومسلم والحاکم عن ابن بریدۃ عن ابیہ واخرجہ البخاری فی الادب النسائی عن انس والضیاء فرمودند کہ ما انیز سہ ولد فوت شدہ اند ملفوظ چہل و نہم روزی در محفل فیض منزل حاضر شدم عرض کردم کہ قبلہ برای ذکر کہ خلوۃ میکنند ازاں چہ مراد است و معنے خلوۃ چیست و از لف راس بجامہ و غمض چہ فائدہ حاصل آید ارشاد فرمودند کہ خلوۃ فارغ میکند دل را از شواغل و در تفصیل معنی خلوۃ مشائخ کرام علیہم الرضوان اختلاف فرمودہ اند بعضے از ایشاں فرمودہ اند کہ مدار خلوۃ بر خلو دل است از ماسوی اللہ اگرچہ در مجمع عام باشد و بعضی بیان نمودہ کہ برای آسودگی منتہی و یکی مبتدیست و لف راس و غمض عین برای آنکہ آرام کنند و جا گیرند حواس تا کہ دل اطمینان گیرد بعد ازاں حضرت قبلہ قلبی و روحی فداہ از لسان درافشان فرمودند کہ کتاب ملا علی قاری شرح عین العلم بیار حسب فرمودہ از تسبیح خانہ آوردم از کمال عنایت و کرم بخشی ایں عبارت نشان فرمودند فهوای السلوك بلزوم الوضوء فهو نور القلب والخلوة ای بلزوم الخلوة فهی ای الخلوة تفرغ عن الشواغل عن تحصيل الفضائل وقد تقدم تحقيق الخلطة والعزلة ثم القوم مختلفون فی سلوك طريقهم فمنهم من جعل مدار الخلوة على خلو القلب عن غير ذكر الرب ومشاهدة الحق ولو كان فی مجمع الخلق كما يشير اليه قوله تعالى رِجَالٌ لَا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وهو طريق السادة النقشبندية والقادة الشاذلية ويقال فی حقهم انهم غربيون قربيون وكائنون بائنون وعرشيون وفرشيون ومنهم من اختار الخلوة المتعارفة بينهم تهوينا للمبتدی وتسهيلا للمنتهی وكان المصر منهم ولذا قال والاولى ان يكون السالك الذاكر فی بيت مظلم ضيق ليس فيه متاع الا ما لابد منه او يلف رأسه اذا كان فی مسجد ونحوه ويغمض عينيه حال ذكره وفكره الاحين صلوته فانه مكروه على خلاف دابه عليه الصلوة والسلام وسنته وانما اختار البيت المظلم ولف الرأس وتغمض العين ليركد الحواس ای تسكن وتستقر وفيه

ان ما ذکرانما ھو بیسکن حاسۃ البصر ولعل ایرادہ بصیغۃ الجمع لتواتر النظر۱۲

ملفوظ چہل و دوم - روزی بخدمت اقدس والا حاضر بودم حضرت قبلہ قلبی و روحی فداہ ارشاد فرمودند کہ انسان بیچارہ اصل خود را فراموش ساختہ لباس انانیت پوشیدہ است اگر اصل خود را یاد میداشت او را بجز عجز و انکسار چارہ نبود و شکستگی و نیستی را پیرایہ خود میساخت بعد ازاں ایں آیۃ شریف خواندند - وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَۃٍ مِّنْ طِیْنٍ ۝ ثُمَّ جَعَلْنٰہُ نُطْفَۃً فِیْ قَرَارٍ مَّکِیْنٍ ۝ ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَۃَ عَلَقَۃً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَۃَ مُضْغَۃً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَۃَ عِظٰمًا فَکَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا ثُمَّ اَنْشَاْنٰہُ خَلْقًا اٰخَرَ فَتَبٰرَکَ اللّٰہُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِیْنَ ۝ بعد ازیں فرمودند کہ مولانا روم صاحب ازیں معنی خبر میدہند و ہمیں مطلب را بیان مینمایند ابیات

مولوی گشتی و آگاہ نیستی — از کجا و ز کجا و کیستی

از خودی آگاہ نئی اے بیشعور — بر چنیں علمت نباید شد غرور

ملفوظ چہل و سوم روزی قبل از نماز صبح بحضور عالی حاضر بودم جناب قبلہ قلبی و روحی فداہ از غایت مہربانی و شفقت ازی بایں عاصی پر معاصی مخاطب شدہ ارشاد فرمودند کہ درین زمان شرارت نشان در ارکان اسلام و ایمان فتوری راہ دادہ حتی قال علیہ السلام بنی الاسلام علی خمس الخ ازیں امور امری بر حالت خود نماندہ بلکہ اصل اینہا معیوب و معیوب از نیہام غوب و مطلوب طبائع گردیدہ است نسبت مجددیہ کہ بس عالی است حصول آں درین اوقات اگرچہ محال نیست لکن مشکل بعد اشکال است و ایضاً فرمودند کہ اہالی این زمان طالب کشف و کرامات شدہ اند و فقیری را منحصر در ایں داشتہ از مقصود اصل دور افتادہ اند مقصود از فقیری آنست کہ آن سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم جبرئیل علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام را بیان ساختہ بود ان تعبد اللہ کانک تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یراک اگر در خانقاہ شریف کسی چندماہ بشرط خلوص

نیست وعدم اختلاط کہ موجب پراگندگیست بماند۔ انشاء اللہ العزیز از مقصود حظ خواہد یافت بعدہ حضرت قبلہ قلبی وروحی فداہ در مشکوۃ شریف این حقیر را ازین حدیث نشان فرمودند عن عمر الخطاب رضی اللہ عنہ قال بینما نحن عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم اذ طلع علینا رجل شدید بیاض الثیاب شدید سواد الشعر لا یری علیہ اثر السفر ولا یعرفہ منا احد حتی جلس الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاسند رکبتیہ الی رکبتیہ ووضع کفیہ علی فخذیہ وقال یا محمد اخبرنی عن الاسلام قال الاسلام ان تشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ وتقیم الصلوۃ وتوتی الزکوۃ وتصوم رمضان وتحج البیت ان استطعت الیہ سبیلا قال صدقت فعجبنا لہ یسالہ ویصدقہ قال فاخبرنی عن الایمان قال ان تؤمن باللہ وملئکتہ وکتبہ ورسلہ والیوم الاخر وتومن بالقدر خیرہ وشرہ قال صدقت قال فاخبرنی عن الاحسان قال ان تعبد اللہ کانک تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یراک (الحدیث)

ملفوظ چہل وچہارم روزی این خادم ودیں بعد صلوۃ ظہر بحضور فیض گنجور در تسبیح خانہ حاضر گردیدا ارشاد فرمودند کہ نوشتن تعویذات وعملیات وغیرہ فقیر بر شما موقوف است پس بکمال مہربانی از مکتوبات شاہ احمد سعید صاحب این مکتوب نشان فرمودند کہ نوشتہ نزد خود بدار کہ برائی شما ضروریست۔

عبارت مکتوب صد وچہارم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم اذا جاءک من بہ الغم مسہ اور اسہ او توجعہ الریاح فخذ لوحا طاہرا وضع علیہ رملا طاہرا واکتب بسم اللہ الحروف ابجد ہوز حطی وشد بالمسمار علی الالف واقرا الفاتحۃ مرۃ وصاحب الالم واضع اصبعہ علی موضع الالم بقوۃ ثم اسئالہ ہل شفیت فان شفی فبہا والا نقلت المسمار الی الباء وقرءت الفاتحۃ مرتین وسالتہ کالاولی فان شفی فبہا والا نقلت الی الجیم

وقرءت الفاتحه ثلثا وهکذا فلا تصل الی اخر الحروف الاقل شفاه الله تعالی ۱۲
اذا کنت لك حاجة او کان لك غائب فاردت ان يرجعه الله تعالی سالما غانما
او کان لك مريض فاردت ان يشفيه الله فاقرء سورة الفاتحة لحدے واربعين
مرة بين سنة الفجر وفرضه ۱۲ ؛ ومن عضه الکلب المجنون وخيف عليه الجنون فاکتب
لهذه الاية علی اربعين کسرة من الخبز انهم يکيدون کيدا واکيد کيدا فمهل
الکفرين امهلهم رويدا وامره ان ياکل کل يوم کسرة ۱۲ من خاف سلطانا فليقرء کهيعص
کفيت حمعسق حميت وليقبض کل اصبع من اليد اليمنی عند کل حرف من اللفظ
الاول ومن اليسری عند کل حرف من الثانی ثم ليفتحهما جميعا فی وجه من يخاف ۱۲
وتعويذ الطفل بسم الله الرحمن الرحيم اعوذ بکلمات الله التامات من شر کل شيطان
وهامة وعين لامة تحصنت بحصن الف الف لاحول ولا قوة الا بالله العلی العظيم
اذا ظهر مرض الحصبة فخذ خيطا ازرق واقرء سورة الرحمن وکلما مررت علی قوله
تعالی فبای الاء ربکما تکذبن فاعقد عقدة وانفث فيها وعلق الخيط فی عنق الصبی
يعافيه الله تعالی من ذلك المرض ۱۲

ملفوظ چهل وپنجم روزے ایں خفیر بمجلس آں قبلہ صغیر وکبیر حاضر گردید فرمودند کہ کتاب
حصن حصین از تسبیح خانہ بیار حسب الارشاد آوردم فرمودند کہ شاہ سید محمد صاحب شروع کردن
ختم برائے حضرت نعل شاہ صاحب مرحوم چیزے از کلام اجازت طلبیدہ است پس بعد
مطالعہ ایں حدیث شریف لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد
یحیی ویمیت وھو علی کل شیء قدیر نشان فرمودند کہ اوشاں را بنویس کہ شمارا اجازت
است مثل دیگر ختوم حضرات پنج صد بار خواندہ شود اول وآخر صد صد بار درود شریف خوانند

ملفوظ چهل وششم روزی بوقت تہجد بحضور والا حاضر بودم از کمال مہربانی بایں خادم
ودریں مخاطب شدہ ارشاد فرمودند کہ مردمان برائے حصول معارف چہ تکلیف ہا وریاضت ہا

میکشند و چه رنج و محنت بر سر مے برند نوکری نصارے و تجارت مال وغیرہ وزراعت و مزدوری وحرفتہا وغیرہ حیلہ ہا اختیار میکنند مراد ازیں ہمہ ریاضات نان بدست آوردنست واہل اللہ کہ در طریقہ علیہ نقشبندیہ مجددیہ صاحب کمال اند ہمیں طور مثال می دادند کہ طالبان خدا و درویشان با صدق و صفا را برای شب بیداری و تاکید بر عبادات و گوشہ نشینی وکثرت ذکر و قلت طعام و قلت کلام و دوام ذکر اسم ذات بر لطائف و نفی و اثبات وتہلیل لسانی و مراقبات از مراقبہ احدیت تا مراقبہ لاتعین و اعتدال در نوافل عبادات وتوسط در ترک مالوفات و تعمیر اوقات باوراد و اذکار کہ بحدیث صحیح ثابت شدہ اند و دیگر طرقہا ریاضات شاقہ و مجاہدات شدیدہ امر میفرمودند مراد ازین ہمہ یادگیری عشق الہی ست کہ قطع علائق و محبت ماسوی اللہ حاصل شد و حب جاہ و ریاست بالکل در دل نماند کہ پروردگار عالم عز اسمہ را شرکت خوش نمی آید حسب مضمون آیت شریف الا للہ الدین الخالص حق تعالی جلشانہ از بندگان خویش دین خالص میخواہند و ایضا فرمودند کہ در شریعت غرا ادای صلوۃ و صوم و در وقت وجوب ادا کردن زکوۃ و بوقت حصول شرائط ادا کردن حج و اجتناب از گناہان کبیرہ و صغیرہ و دانستن حلال و پرہیز از حرام و دیگر منہیات وغیرہ کہ مقرر اند برایں ہا عمل کردن برای نجات کفایت میکنند موافق فرمودہ حق تعالی لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا لکن درجہ ولایت بغیر دوام حضور بذات الہی و جذب جی و ذوق و شوق و جمعیت قلبی و استغراق در مشہود خود موافق حدیث شریف الاحسان ان تعبد ربک کانک تراہ حاصل نمے شود۔

ملفوظ چہل و ہفتم روزی ایں کمترین و کہترین خادم دیرین بمحفل قبلہ حاضرین و غائبین حاضر بود کہ حضرت قبلہ قلبے و روحی فداہ بعد از فراغ صلوۃ عصر برای خواندن ختم خواجگان کہ معمول پیران ما نقشبندیہ مجددیہ است نشستند درایں اثنا یک زن پوندہ از خراسان برای زیارت حضرت حاجی الحرمین الشریفین جناب حضرت حاجی دوست محمد صاحب

برد اللہ مضجعہ الشریف و نور اللہ مرقدہ المنیف و رضی اللہ تعالیٰ عنہ آمد و از کمال اخلاص و شوق بر مزار پر انوار سجدہ کرد بمجرد ایں حرکت حضرت قبلہ آوازی مہیب داد کہ لے بے بخت برائے حصول فیض و برکت آمدہ و چرا بی خیرے بری سجدہ کردن بر قبور حرام است پس از شنیدن آواز حضرت قبلہ زن مذکورہ ازیں حرکت باز آمد و زیارت کردہ دعا فاتحہ خواست و رفت۔

ملفوظ چہل و ہشتم۔ روزی بحضور قبلہ انام و رمحفل عالیمقام حاضر گردیدم حضرت قبلہ قلبی و روحی فداہ ایں حکایت بیان فرمودند کہ سلطان ابراہیم ادہم غلامی خریدہ او را گفت کہ چہ خوری گفت ہر چہ سلطان داد باز گفت چہ پوشی گفت ہر چہ سلطان داد غرضیکہ ہر چہ سلطان او را میگفت در جواب میگفت ہر چہ سلطان داد سلطان ابراہیم ادہم صاحب فرمودند تو نیز چیزی از طرف خود بگو گفت چونکہ من غلام ہستم از طرف خود چگونہ چیزی بگویم پس سلطان ابراہیم ادہم صاحب ازیں کلام متوحیرت گرفتند و خیال کردند در دلِ خود گفتند چونکہ من نیز غلام خداوند کریم ہستم پس ایں حکم رانی از طرف خود چرا می کنم ہمہ بادشاہی خود گذاشتہ راہی شدند یک بالش و آبخورہ ہمراہ بردند شخصی را دید کہ سنگ زیر سر کردہ خواب میکرد بالش ہماں جا گذاشت کہ آبخورہ خداوند کریم ہمراہ دادہ است و ایضاً فرمودند کہ نگاہ داشتن نسبت نقشبندیہ مجددیہ درایں زمان فتن و اوان ابتلا و محن ایں چنیں مثال میدارد کہ شخصے در خانہ تیلیاں باشد و پارچہ خود را محفوظ دارد و ایضاً تذکرہ تعلیم و تعلم درمیان آمد فرمودند کہ کسی از پسر آہنگر پرسید کہ پدر تو زود خواہد آمد یا بدیر گفت اگر عجیل کرد بدیر خواہد آمد و اگر دیر کرد زود خواہد آمد پرسید تا وجہ چیست گفت اگر جلدی کرد یعنی انگر زندہ باشد بسبب ہوا در راہ در جوال آتش پیدا خواہد شد و جوال را خواہد سوخت ضرور دیر خواہد شد و اگر دیر کرد کہ انگر تمام مردہ شدہ آتش در ان نماندہ باشد بسہولیت تمام در جوال کردہ بی دغدغہ با آرام بخانہ خواہد رسید غرضیکہ طالبان و متعلمان را باید کہ اول

کار علم وغیرہ بخوب طور پختہ بنیاد نہند کہ باقی تعمیر آن پختہ شود و اگر اول فاسد و خام بنیاد نهاد باقی خام خواهد شد و ایضاً حضرت قبلہ سبق دوائر ولایت کبریٰ جناب مولوی نور خان صاحب را عنایت فرمودند ایشان عرض نمود کہ قبلہ بسبب کثرت ورد اسم ذات و نفی و اثبات غصہ بسیار میشود فرمودند غصہ ترا خداوند کریم برای خدا کند . باز جناب مولوی صاحب موصوف عرض کرد کہ قبلہ در خاطر می آید کہ کسی طرف رفتہ ذکر حق تعالیٰ عز اسمہ بخوبی کنم کہ در خانہ موجب غصہ و ضرر غیر میشود فرمودند کہ این چنین نباید کرد کہ طفلان تو صغیر اند و از علم بے بہرہ خواهند ماند و از دیاد غصہ تو باین سبب است کہ ترا عقل معاد است و عقل معاش نیست و ہر کس درین زمانہ حسب اغراض خود بلا لحاظ شرع کار میکنند ہمین موجب غصہ میباشد باز مولوی صاحب موصوف التماس نمود کہ قبلہ ہرچند کہ ورد و ذکر اذکار زیادہ می کنم غصہ زیادہ میشود و اگر ورد و ذکر کم می کنم غصہ نمیشود از زبان در افشان ارشاد فرمودند ہر چیز کہ سفید باشد داغ نمایان باشد و اگر چرکین است خوف ہیچ داغ نیست و ہیچ کدورت بران معلوم نمیشود یعنی ورد و ذکر اذکار اللہ تبارک و تعالیٰ جلشانہ موجب صفائی دل است و قتیکہ امر خلاف شرع بر آن موثر شد سبب غصہ میشود و بر دل مکدر ہیچ تاثیر ظاہر نمیشود و ایضاً حضرت قبلہ فرمودند کہ در خاطر می آید کہ تمام کتب خانہ باسم مبارک جناب حضرت مرشدنا و مولانا حضرت حاجی دوست محمد صاحب قبلہ بردالله مضجعہ الشریف و نور اللہ مرقدہ المنیف و رضی اللہ تعالیٰ عنہ در حین حیات خویش وقف می کنم و متولی ہر سہ فرزندان را میکنم درین کار سہ فائدہ اند اول اینکہ ہموارہ ثواب بارواح حضرت صاحب قبلہ باشد دوم اینکہ کتب از تنازعہ تقسیم وغیرہ محفوظ میباشند و خواهند گفت کہ این کتب وقف اند و در ملک ما یان نیست پس تنازعہ نیز نخواهند کرد سوم اینکہ ہر سہ فرزندان فقیر حسب دلخواہ ہمیشہ ازین کتب نفع خواهند گرفت ۔

ملفوظ چہل و نہم ۔ روزی این خادم دیرین بمحفل فیض منزل حاضر گردید در حضور فیض گنجور

مذکور ہر چہ از مولی است ہمہ اولے است او فنا و حضرت قبلہ قلبی و روحی فداہ ارشاد فرمودند کہ نفع و ضرر منع و عطا عزت و ذلت صحت و علت ہر چیز کہ انسان را میرسد تقدیر الہی است اگرچہ بعضی امورات بحسب ظاہر ناز یبا بنظر می در آیند ولکن بحسب باطن چونکہ از حق تعالی اند ہمہ لائق و زیبا اند و عین مصلحت و ثواب در مکتوبات قدسی آیات جلد ثالث حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی امام الشریعۃ والطریقۃ والحقیقۃ قطب المدققین حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندی رضی اللہ تعالی عنہ این عبارت نشان فرمودند عبارت مکتوب سی و ہفتم از اخبار پراگندہ متوحش نباشند و دل تنگ نشوند ہر چہ از جمیل مطلق جلشانہ پیدا آید زیبا بود و اگرچہ بصورت جلال نماید اما فی الحقیقت جمال باشد این سخن بر تقول محمول نباشد و بر تفوہ صرف نشود کہ تمام حقیقت دارد و سراسر مغز است بگفتن و نوشتن راست نیاید اگر در دنیا ملاقات میسر شود فبہا و الا معاملہ آخرت نزدیک است بشارت المرء مع من احب تسلی بخش مہجوران است و شیخ سعدی علیہ الرحمۃ این میفرمایند ابیات

گر گزندت رسد ز خلق مرنج | کہ نہ راحت رسد ز خلق نہ رنج
از خدا دان خلاف دشمن و دوست | کہ دل ہر دو در تصرف اوست
گرچہ تیر از کمان ہمیگذرد | از کماندار بیند اہل خرد

و ایضاً فرمودند کہ این کلام فیض نظام حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالی عنہ و ابیات شیخ سعدی علیہ الرحمۃ ظاہرا سہل معلوم میشوند ولکن در حقیقت معنی از فہم و ادراک دور از دور اند۔

ملفوظ پنجاہم۔ روزی بحضور فیض گنجور حاضر گردیدیم در آن وقت تذکرہ شرک خفی و جلی در میان آمد حضرت قبلہ قلبی و روحی فداہ این عبارت نشان فرمودند عبارت تفسیر عزیزی یعوذون برجال من الجن یعنی پناہ میگرفتند بمردانی چند ازین فرقہ جن و این پناہ گرفتن بچند نوع بود اول آنکہ ہرگاہ ایشان را مرضی لاحق میشد نسبت میکردند کہ از اثر بد نظری جن است و

برای جن طعامی و خوشبوئی دوخته می ساختند و در مقامی که حضور جنیان گمان میکردند می نهادند تا این محقر را بطریق رشوت قبول کنند و از ایذائے ما دست بردار شوند دوم آنکه در مهمات مشکل و عقدهائے لاینحل نام آنها را بطریق ورد میخواندند و بر صورتهائے تراشیده که بنام آنها مقرر کرده بودند و بتان مے نامیدند رفته نذر و هدایا و قربانیها میگذرانیدند سیوم آنکه چون معرفت حوادث آینده ایشان را منظور می افتاد پیش کاهنان میرفتند و از آنها پری خوانی می کنانیدند تا جنیان حاضر شده خبر دهند که فلان کار چنین خواهد شد و فلان واقع چنین چهارم آنکه هرگاه در سفری در صحرا یا در منازل نو فرود آمدند بعضے کلمات استعانت و پناه جوئی بسرداران جنیان و بادشاهان ایشان میگفتند تا از صدمهٔ اتباع آنها در آن صحرا و در آن منزل محفوظ مانند پنجم آنکه به تملق و مدح خوش آمد و دادن هدایا و نذور و اطعمه مرغوبه بعضی از جنیان را بخود مائل میساختند تا در وقت احتیاج و عجز از حیله بشری از آنها کار بگیرند چنانچه کردم بن السائب از پدر خود که صحابی است روایت کرده که ما جائی در سفر بودیم عجبی مشاهده کردیم که در بیابان گرگی آمد و یک گوسفند را از رمهٔ شخصی گرفته برد و آن شخص نام جنی را گرفته فریاد کرد که اے فلانے زود برس که گرگ گوسفند مرا می برد بمجرد فریاد کردن او شنیدیم که شخصے میگوید اے گرگ گوسفند این را رها کن فی الفور گرگ گوسفند را باز آورده برتافته رفت فَزَادُوْهُمْ رَهَقًا پس زیاده کردند این آدمیان جنیان را نخوت و تکبر پس جنیان دانستند که چون بندگان خدا در این امور بما محتاج میشوند و ما کارروائی ایشان میکنیم و بلا و مصیبت ها را که خدائے تعالی بر ایشان فرستد ما دفع میکنیم ما را نیز نوعی از شرکت در کارخانهٔ خدائی هست واگر شرکت مستقله نیست لابد ما را علاقه فرزند گونگی نسبت باو تعالی بی شبه محقق است که بندگان محض را بما حواله فرموده است پس ما بندهٔ محض نیستیم و آدمیان دانستند که این جماعه غیب که کارروائی حاجات ما می کنند در الوهیت ما شرکتی دارند و بلا شبه علاقه بندگی محض خدا ندارند ایشان را پسر خواندگی یا ولیعهدی یا تفویض خدمات از آن طرف است

والّا مارا که در بندگی او تعالی با ایشان برابریم چرا محتاج ایشان می کرد پس این نوع استعانت و اعانت که در میان آدمیان و جنیان واقع شد موجب جرأت بر اعتقادات باطله گردید و لهذا در حدیث شریف از استعانت بالجن مطلقا منع فرموده اند و ارشاد شده است که هر کرا در سفر یا در حضر یا در بیماری ترس جن دو و هد باید که تعوذ با سماء الٰہی نماید وَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ وقل رب اعوذ بك من همزات الشیطین ۵ واعوذ بك رب ان یحضرون معوذتین یا امثال ذلك بخواند و بگوید اعوذ بکلمات الله التامات کلها من شر ما خلق بوی هیچ ضرری از طرف جن نخواهد رسید و نیز از ذبایح الجن منع شدید فرموده اند و از افسونها که در آں نام پیران و سرداران جنیان مذکور است تحذیر نموده زیرا که اصل آفت شرکت از همیں معامله پیدہ شدہ است و موجب فساد حال نوع انسان و نوع جن هر دو گردید۔

ملفوظ پنجاه و یکم روزی ایں حقیر پر تقصیر بحضور حاضر بود در آں وقت غلام سرور خاں صاحب کهتروی بحضور حضرت قبله قلبی و روحی فداه عرض نمود که قبله مراد از اسم ظاهر و اسم باطن چیست که نزد اکابر نقشبندیه مجددیه مسمّیٰ بولایت علیا است که ولایت ملائکه ملأ اعلیٰ است حضرت قبله بجوابش فرمودند که مردمان از اسم ظاهر و الباطن اسم الٰہی می فهمند که آمده است هو الاول و الآخر والظاهر والباطن و نزد حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رضی الله تعالی عنه مراد از اسم ظاهر اسماء صفاتی باری تعالیٰ هستند و از اسم الباطن اسماء ذاتی هستند گویا بوقت مراقبه اسم الظاهر سیر سالک در اسماء صفاتی هست و در وقت اسم الباطن سیر سالک در اسماء ذاتی هست بعد ازاں فرمودند که افسوس شما مردمان کسب نمی کنید و من باین ضعف و امراض گوناگوں دائم المرض میمانم پس شما را تعلیم مقامات که میکنم محض تیمناً و تبرکا می کنم که چیزی از برکات و فیوضات ایں مقامات خواهد رسید۔

ملفوظ پنجاه و دوم۔ روزی این کمینه درویشان بحضور آں واقف دقائق قرآن کاشف حقائق فرقان حاضر گردید حضرت قبله قلبی و روحی فداه از کمال شفقت و مهربانی طریق ذکر

اذکار دوام حضور و شرائط و ضروریات و لوازمات و اسباب آن باین عاصی پر معاصی مخاطب شده ارشاد فرمودند و این عبارت خوانیدند و فهمانیدند عبارت تفسیر عزیزی وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ یعنی دیاد کن نام پروردگار خود را بر سبیل دوام در هر وقت و هر شغل و همراه هر عبادت خواه در اثنا آن و خواه در اول و آخر آن و خواه بزبان و خواه بقلب و خواه بروح و خواه بسر و خواه بخفی و خواه باخفی و خواه بنفس و خواه در روز و خواه در شب ذکر لسانی خواه بجهر باشد و خواه بخفیه و نام پروردگار هم خواه اسم ذات باشد یا اسم اشارت که هو است یا اسمی از اسمای حسنی که او را مناسبت بانفس سالک و وقت و حال او بیشتر باشد چنانچه از حضرت شیخ ابو النجیب سهروردی بغدادی قدس سره منقول است که هرگاه طالب این راه پیش ایشان می آمد اول او را بیک اربعین یا دو اربعین امر میفرمودند بعد او را بحضور خود نشانده نود و نه نام حسنی را بروی میخواندند و نظر خود را بر چهره آدمی دوختند اگر به یکے از اسمائے الهیه او را تغیری در چهره و اثر حاجی پیدا میشد می فرمودند که فتح تو برین اسم خواهد بود و او را ذکر آن اسم تلقین مینمودند و اگر هیچ یک ازین اسماء او را تغیری در چهره و اثر حاجی پیدا نمیشد میفرمودند که راه ابرار پیش گیر و بکار تجارت و زراعت و حرفت مشغول باش که استعداد سلوک راه قرب و جذب نداری و خواه اسم پروردگار محض تنها باشد یا در ضمن تهلیل که نفی و اثبات است یا در ضمن تسبیح و حمد و تکبیر و لاحول و دیگر اذکار مسنونه باشد و خواه کیفیت ذکر یکضربی باشد یا دو ضربی فصاعدًا و خواه با حبس نفس و خواه بی حبس نفس و خواه بدون برزخ و خواه با برزخ و خواه سه رکنی و خواه هفت رکنی و خواه با شرائط عشره که شد و مد و تحت و فوق و محاربه و مراقبه و محاسبه و مواعظه و تعظیم و حرمت است و خواه بدون این شرائط الی غیر ذلک من المخصوصیات التی استنبطها الماهرون من اهل الطرائق و تعین احد الشقین ازین خصوصیات مذکوره مفوض برای شیخ و مرشد است که بحسب حال هر چه را اصلح داند تلقین فرماید و از خصوصیتی بخصوصیتی نقل و تحویل کند چنانچه در آیت دیگر

فرموده اند فاسئلوا اهل الذکران کنتم لا تعلمون اهم المهمات آن است که ایچ لمحه و هیچ نفس غافل نباشد و بهیچ شغل و عمل از یں یاد باز نماند چنانچه در آیت دیگر فرموده اند لا تلهیهم تجارة ولا بیع عن ذکر الله و اگر خوف آں باشد که بسبب شغلے و عملی از ذکر حق باز خواهم ماند پس آن شغل و عمل را از خود دور کن و تبتل الیه یعنی منقطع شو از هر عملی که ترا از یاد حق باز دارد و بسوی پروردگار خود بیاد کردن او وتبتیلا یعنی بطریق قطع کردن علاقه آن عمل و آن شغل از طرف خود باختیار زیرا که بدون قطع علاقه آن عمل و آن شغل از طرف خود منقطع شدن بسا اوقات ظلم و نامشروع میشود مثلاً نوکر بے قطع علاقه نوکری از خدمت آقائے خود باز ماند و منقطع شود یا مردی قطع علاقه نکاح از صحبت زن و خاطر جوئی او و کسب نان و نفقه او منقطع شود و باز ماند و علی هذا القیاس و برای اشارة بسوی این قید لفظ تبتیلا را آورده اند زیرا که منظور بیان این نوع انقطاع است که بقطع کردن آن علاقه حاصل شود نه تاکید انقطاع تا تبتلاً به فرماید و فائده این قطع و تبتل اول در عین ذکر است که خطرات ماسوی الله در خاطر خطور نکند و غرضیکه از ذکر است حاصل آید و در صورت خطور خطرات ذکر ذکر نمی ماند و موجب توجه خالص بمذکور نمیشود و تا جذب و قرب را مثمر گردد دوم در بقای اثر ذکر است که بسبب توجه مفرط بامری از توجه بامر سابق محو میگردد و مثل خطرات دیگر این کار میشود سوم در تمام عبادات فراغ خاطر شرط است . و علاقه داشتن با خلق شاغلی است قوی چهارم موجب خلاصی از گناهان بسیار میباشد مثل ریا و غیبت و بدعت و خوشامد و دیدن منکرات و بدعات و مناقشه شدن بصحبت های بد پنجم نفی محبت ماسوی الله مینماید چنانچه ذکر محبت او تعالی را در دل می افزاید پس حکم تنقیه دارد و قبل از استعمال دوای صحت که شرط است.........

.........و درایں جا باید دانست که تبتیل و انقطاع از علایق دنیوی در ابتدا در ذکر و سلوک شرط است و در انتها که قوت جمع در میان استغراق و اختلاط بهم میرسد شرط نیست بلکه

اختلاط بهتر از تبتل میگردد زیراکه باعث تعلیم و تعلم و تادیب و ارشاد و نصیحت و رعایت حقوق و موجب حصول ثواب عباداتے که موقوف بر اختلاط اند مثل عیادتِ مریض و تشییع جنازه و اعانت اهل حاجات و اقارب و تواضع و صبر و تحمل بر جفائے خلق و خدمتِ مساکین و اضیاف و سبب کسب مال برای صدقات و انفاقات خیر و تعمیر مساجد و رباطات میشود و بعضی از فقها و اذکرا اسم دیگر را بر ادای تکبیر تحریمه و تبتیل را بر رفع یدین حمل نموده اند زیراکه هر دو دست برداشتن در اوّل نماز اشاره است با آنکه من از دو عالم دست برداشته مشغول بیاد خدا شدم و بعضی از صوفیه تبتیل را بر نفی ماسوای الله در وقت ذکر حمل نموده اند و طریق این تبتیل آن است که در خانهٔ تاریک بنشیند و سر خود را بپیچد و چشمان خود را بند کند و زبان را ساکت دارد از غیر ذکر و در وقتِ خلو معده و گرسنگی نماید امّا بی افراط و بیدار ماندن اختیار کند و تقلیل طعام لازم شمارد که این هر دو را در تنویر قلب دخل تمام است زیراکه تقلیل طعام خون دل کم می کند و بیدار ماندن پیه دل را میگدازد و شخصی را متعهد خود گرداند که ضروریات قوت و پوشش را سرانجام دهد و در قوت احتیاط کند که از وجه حلال باشد و بادای فرائض و رواتب و ذکر دائم مشغول شود با استقبال قبله و طهارت و حضور دل اوّل بزبان ذکر گوید تا آنکه حرکتِ زبان ساقط شود و بی اختیار ذکر جاری گردد بعد از آن بتخیل دل ذکر گوید تا آنکه حروف هم در میان نماند و محض معنی در ذهن راسخ گردد بعد از آن شمار منقطع شود و ذکر حالتی گردد از حالات و در این وقت محبت قویه عادت شود و مذکور را اصلاً فراموش کردن نتواند باز غیبت از جمیع اشیا ظاهراً و باطناً در آرد تا آنکه از نفس و صفات نفس خود نیز غائب شود و این مرتبه را قرب تامّ باز نوبت بآن رسد که از ذکر نیز غیبت رو دهد و محض شهود مذکور باقی ماند و این سر حد فنا است بعد از آن اتصالی بے تکیف و بی قیاس با محبوب خود حاصل شود و بقا همین است و در این مرتبه اورا شاه و ولی و واصل خطاب توان داد و سابق از آن طالب و مُرید و شوقین و جویا توان گفت۔

ملفوظ پنجاه وسوم - روزی در محفل فیض منزل حاضر شدم حضرت قبله قلبی وروحی فداه بمولوی نور الحق صاحب شاه پوری مخاطب شده ارشاد فرمودند که درجه ولایت وفقیری حاصل کردن دراین زمان پر افتتان بسیار مشکل است که شرائط ولایت از اکل حلال وصدق مقال وغیره از هیچ وجه میسر نمی آیند چنانچه حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رضی الله تعالیٰ عنه می فرمایند کسیکه در هندوستان اگر بے وضو قلب رانی کرد از طیبات بیرون نمیشود پس ازیں سخن باید فهمید اگر مابندگان را ایمانی عامیان مثل قلبه رانان حاصل آید بسیار غنیمت است هم دریں معنی فرمودند که روزی حضرت قبله عالم قطب زمان مرشدی ام حضرت حاجی دوست محمد صاحب قدس سره برو مفتحه ارشاد فرمودند که بوقت سفر عرب در جای رسیدم که پشت هاے ریگ بودند و هیچ آبادی نزدیک نبودند کدام شخص و دیده میشد و در آنجا تاثیرات عجیبه وبرکات غریبه ظهور گردیدند و حیران شدم که خدایا چه معامله است که نه کدامی شخص با برکت واهل نسبت دیده میشود و نه کدامی مزار پیدا است در آں پشته ها گردیدم چه می بینم که در ریگ شخصی ژولیده سر شوریده حال در دیده پارچیات پشتون افتاده است پرسیدم که کیستی وچه حال داری گفت که شخصی از مریدان حضرت جی پشاوری هستم وقتیکه مرا اراده حج بیت الله شریف در دل افتاد حضرت جی مرا فرمودند که ترا اجازت طریقه دادم من عرض کردم که در من لیاقت قبول ایں امر نیست و عطیه شیخ را رد کردم حالا شنیده ام که حضرت جی وفات کرده اند و من در غم افتاده ام که چرا اجازت شیخ را رد کردم و عطیه او را قبول نکردم وایضاً حضرت قبله فرمودند که حال من ایں چنیں است که شیخ مرا درایں جا نشانده اند وایں منصب مرا تفویض فرموده اند واز قصه آں بزرگ عبرت گرفته ام و حضرت شیخ من نیز بنفس خود همیں طور دعوی می کردند

ملفوظ پنجاه وچهارم روزی بحضور پر نور حضرت قبله قلبی وروحی فداه حاضر گردیده عرض کردم که قبله در صلوٰة تهجد چه قدر قرارت خوانده شود از لسان گوهر فشان بیان فرموده که در طریقه ما علیه نقشبندیه مجددیه پیران کبار علیهم الرضوان سورة هاے طویل طویل میخوانند مثل سورة یسین و

سورۂ محمد و مانند آن وردبروے ایں احقر این عبارت خوانند. عبارت تفسیر عزیزی و در حدیث شریف وارد است که هر که در تهجد ده آیت در دو رکعت بخواند او را از غافلان نمی نویسند. و هر که صد آیات در چند رکعت بخواند او را از عابدان می نویسند. و هر که هزار آیت بخواند او را از دارن عمده می نویسند. و در بعضی روایات وارد است که هر که پنجاه آیت از قرآن در تهجد بخواند روز قیامت با او قرآن خصمی نکند والا قرآن با او نزاع و جدال نماید که مرا ضائع داشتی و حق تلاوت من ادا نکردی و در بعضی احادیث وارد است که هر که دو آیت آخر سورۂ بقره را در نماز تهجد بخواند او را کفایت میکند. و نیز در حدیث وارد است که روزے آنحضرت صلی الله علیه وسلم اصحاب خود را فرمودند که آیا از شما نمی تواند شد که سیوم حصه قرآن هر شب خوانده باشید. صحابه رضی الله عنهم عرض کردند که یا رسول الله صلی الله علیه وسلم خواندن سیوم حصه قرآن هر شب بسیار دشوار است از کم همتی ما نه شد فرمودند که سورۂ قل هو الله احد برابر سیوم حصه قرآن است در ثواب اگر این را بخوانید ثواب خواندن سیوم حصه قرآن شما را حاصل شود و لهذا اکثر مشائخ خواندن این سوره را در نماز تهجد معمول داشته اند و این را چند طریق است اول آنکه بعد از سورۂ فاتحه در هر رکعت سه بار این سوره را بخوانند. دوم آنکه در رکعت اول دوازده بار بخوانند و بعد از آن یک یک بار کم کنند تا آنکه در رکعت آخر که دوازدهم است یک بار خوانده شود سیوم آنکه در رکعت اول یک بار بخوانند. و در هر رکعت یک یک بار بیفزایند تا در رکعت آخر دوازده ... بار واقع شود اما نزد فقها این طریق مقبول نیست زیرا که رکعت دوم از رکعت اول دراز تر میگردد و این ترک اولی است و بعضی از مشائخ در هر رکعت سورۂ مزمل را با سورۂ اخلاص ضم کنند. و از حضرت خواجه عزیزان قدس سره که سر حلقه گروه نقشبندیه اند منقول است که یاران خود را بخواندن سورۂ یسین در نماز تهجد میفرمودند. و ارشاد میکردند که چون در این نماز سه دل جمع شود مطلب حاصل گردد دل شب که بعد از نیم شب است و دل قرآن که یسین است و دل مرد با ایمان که پر از ایمان است۔

ملفوظ پنجاه و پنجم۔ روزی بحضور فیض گنجور حاضر گردیدیم دران وقت حضرت قبله قلبی و روحی فداه بخادمان حاضرین نصائح آداب وغیره بیان میفرمودند بعد ازاں باین عاصی پر معاصی مخاطب شده ارشاد نمودند که درویشان این زمان که همراه نان و ادام چٹنی و اچار میخورند اگر باین نیت که این هم یک عمده ادام است که همراه نان خورده میشود جائز هست بمصداق حدیث شریف ذیل عن جابر ان النبی صلی الله علیه وسلم سأل اهله الأدم فقالوا ما عندنا الا الخل فدعا به فجعل یأکل به ویقول نعم الادام الخل نعم الادام الخل رواه مسلم و اگر بخیال حظ نفس میخورند که اشتها زیاده شود و از خوراک زیاده تر خورده میشود ناجائز است و هم درین معنی فرمودند وَلَا يَجْمَعُ بَيْنَ الْإِدَامَيْنِ زیرا که دو قسم ادام همراه نان خوردن در طریقه صوفیه جائز نیست و نیز از جمله آداب طعام فرمودند وَلَا يَنْتَظِرُ الْإِدَامَ زیرا که صوفی را باید وقتیکه نان بدست آید تا[1] فرصت بخورد و انتظار طرف ادام نکند۔

ملفوظ پنجاه و ششم۔ روزی بمحفل فیض منزل حاضر گردیدیم درین اثنا جناب حاجی حافظ محمد خان صاحب ترین نیز حاضر حضور آمدند حضرت قبله قلبی و روحی فداه باد خان مخاطب شده ارشاد فرمودند که در مراقبه چیزی تاثیر معلوم شد خان صاحب موصوف عرض کردند که قبله تاثیر شده است لیکن تا وقتیکه در خانقاه شریف بحضور حضرت قبله حاضر میباشم تاثیر و فیض معلوم میشود وقتیکه از اینجا بخانه خویش میروم تاثیر کم میشود بلکه هیچ تاثیر معلوم نمی شود حضرت قبله این عبارت خواندند عبارت مرج البحرین انس رضی الله عنه گوید که همان روز که آنحضرت صلی الله علیه وسلم از دنیا رفت و آفتاب جمال وی در پرده شد حال ما متغیر شد و پیش ولهلے ما پرده فروهشت که سررشته شناخت از دست رفت و نور یقین روی در انطفا نهاد ع

ده نادیدم چو برفت از نظرم صورت دوست

همچو چشمی که چراغش ز مقابل برود۔ ازین بالاتر و بالاتر سخن دیگر است که حنظله رضی الله تعالی

---

[1] ثم نقلا من عین العلم یعنی فی باب الیانع فی الاتباع فی المعیشه ۱۲ منه

که او را حنظلة الغسیل گویند کاتب وحی آسمانی بود بشکایت حال خود پیش ابوبکر صدیق رضی الله
عنه آمد و فریاد برآورد که نافق حنظلة من حنظله را یعنی خود را از مخلصان میپنداشتم آخر وی منافق
صفت برآمد دلش با زبان و ظاهرش با باطن یکجا نیست و حالش بر نهج استقامت نه ابوبکر
گفت حاش لله آخر این چه سخن است و چه میگوئی و کیفیت حال چیست و مقصود چه گفت
وقتیکه در حضرت رسول هاشمی صلی الله علیه وسلم جمال وی را می بینیم و سخن وی را میشنویم نور
یقین چنان جلوه گر شود گویا حقیقت را بچشم سر می بینیم و بهشت و دوزخ را مشاهده می کنیم
باز چون از پیش وی بیرون رویم و با اهل و اولاد مخاطب نمائیم و بر اسباب و آلات
نظر افگنیم حال بگردد و سر رشته گم شود و بسیاری از آنچه یاد بود فراموش گردد بنگر که
ابوبکر صدیق که اول مومنان و بهتر صدیقانست در برابر آن چه میگوید گفت ای برادر
تو چه گوئی که ما را نیز حال همبرین منوال است پس حنظله با ابوبکر در مشهد حضور که عبارت از
مجلس پرنور سید کائنات است صلی الله علیه وسلم حاضر آمده حال را با حضرت عرض نمود
فرمود غم مخور و اندیشه مکن که حقیقت حال و خاصیت غیب و حضور همین است اگر دوام برین
حال باشید که در حضرت می بینید حقیقت را بمعاینه دریابید و با ملائکه مصافحه کنید ؎

اگر درویش بر یک حال ماندی سر دست از دو عالم بر فشاندی
دمی بر طارم اعلی نشینیم گهی بر پشت پائے خود نبینیم

اکنون معلوم شد که احوال اصحاب که مقربان درگاه و سر حلقه عارفان آگاه اند بحسب غیبت
و حضور نور نبوت متغیر و متفاوت بود چه جائے دیگران۔

ملفوظ پنجاه و هفتم۔ روزی این بنده خاکسار در حضور آن مقبول درگاه پروردگار وقت
تهجد حاضر شده خلوة بود و بجز یکی از خادمان فیض اندوزان حاضر نبود فدوی را قریب نشانده
ارشاد فرمودند که نسبت خاندان عالیه نقشبندیه مجددیه بر جوش و خروش و آه و نعره موقوف
نیست بلکه نسبت چیزے باریک است که کسی را میرسد مثل باد صباع

صبا بسوی مدینه رو کن ازین غلامی سلامی بخوان

وهم درین معنی بیان فرمودند که حضرت فانی فی الله خواجه محمد باقی بالله صاحب وقتیکه در
دهلی تشریف آوردند همه پیران آن دیار پیری خود را گذاشته مریدی حضرت ایشان
اختیار نمودند و شرفاء اهالی دهلی تا حال این زمانه بپاس ادب ملقب غریب نواز یاد میکنند
روزی جناب حضرت ممدوح از حلقه سر بر آورده فرمودند که کسی شخص بیگانه درین حلقه ما موجود
است که القاء فیض نمیشود مریدان و درویشان که شریک حلقه بودند با یکدیگر دیدند و گفتند که
درمیان مایان هیچ کس بیگانه نیست حیران شدند آخر الامر شخصی بیان نمود که قبلهٔ عالم
امروز چادر برادر خود بسر کرده ام که درمیان ما و او خانه واحد است و لکن برادرم
داخل این طریقه نیست ارشاد فرمودند که زودتر این چادر را بیرون حلقه باید انداخت حسب
فرموده انداخته شد باز متوجه فیض شدند فی الفور القاء فیض جاری گشت پس حضرت
قبله فرمودند که ازین سخن باریک باید فهمید که احوال درویشان این زمانه بالکل برعکس شده
است که محنت و کثرت ذکر کما حقه نمیکنند و در حلقه که می آیند بیگانه داڑھی تراشیده با وجود انهمه
قصور اعمال و افعال از فیض حضرت مرشدنا و مولانا حضرت قبله حاجی دوست محمد صاحب قدس
سره و بدو مضجعه هر کس بحسب استعداد خویش بهره می برد انهمه فیض و تصرف پیران ما هست -

ملفوظ پنجاه و هشتم روزی در محفل فیض منزل حاضر گردیدیم درین میان جناب
حاجی حافظ محمد خان صاحب نیز هم بخدمت فیض درجت حاضر گردیدند حضرت قبله قلبی
و روحی فداه بادشان مخاطب شده ارشاد فرمودند که کتب بینی برای انسان نعمت عظمی
است و لکن کار سلوک بغیر حصول باطن و دوام کثرت ذکر حاصل نمیشود حالا سبق شما بمراقبات
مشارب است باید که پنج هزار ذکر اسم ذات بر لطیفه قلب و یکهزار بر لطیفه روح و یک هزار
بر لطیفه سر و یک هزار بر لطیفه خفی و یک هزار بر لطیفه اخفی و دو هزار بر لطیفه نفس و یک هزار بر قالبیه
کل دوازده هزار ذکر اسم ذات در شبان روز می خوانده باشد ازین کم نکنند هم درین معنی بیان

فرمودند که حضرت مولانا و مرشدنا حاجی دوست محمد صاحب برد الله مضجعه الشریف و نوّر الله مرقده المنیف بارها میفرمودند کسیکه دوازده هزار ذکر اسم ذات را بتصحیح نیت مداومت نموده او صاحب اللفظ است هر چیز را که دل او میخواهد می یابد. و ایضاً ارشاد فرمودند که حافظ القرآن اگر با خلاص نیت خالصاً لوجه الله قرآن شریف میخواند غنا در بغل اوست

ملفوظ پنجاه و نهم روزی بحضور عالی حاضر گردیدیم در آن وقت یک خط از بنادر بمبئی رسید. ملا فقیر محمد صاحب خروٹی سوداگر نوشته بود که امسال گرانی غله از حد گذشت و از هر اطراف و جوانب نزدیک و دور صدا از قحط سالی می برآید و امسال چند هزار روپیه جنس انگوره خرید کرده از عرصه برای فروخت در بمبئی آورده ام تا حال تحریر بیجاب ازان بفروخت نرسیده از نقصان عظیم خوف است دیگر اینکه در شهر بمبئی مرض جاریه ظهور کرده است که بالائی ساق دانه پیدا میشود و آماس آن بالا میرود و بعد از چندین ساعت مریض از دار فانی بدار جاودانی رحلت مینماید از ترس این مرض چهار پنج لکه باشندگان بمبئی شهر خود را گذاشته باطراف ها شتافته اند فلهذا استدعا عاجزانه ام که از دعا غیبی این خادم را فراموش نفرمانید و برای خواندن وردی عطا سازند که درین امورات سخت مفید شود حضرت قبله قلبی و روحی فداه باین خادم و دیگر مخاطب شده ارشاد فرمودند که در جواب این بنویس که اکثر اوقات کثرة استغفار ورد سازند برای جمیع امورات و مهمات مفید خواهد شد که خود حق تعالی عز اسمه میفرمایند فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ إِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا ۝ يُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا ۝ وَّيُمْدِدْكُمْ بِأَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا ۝ مَا لَكُمْ لَا تَرْجُوْنَ لِلّٰهِ وَقَارًا ۝ و ایضاً فرمودند که بزرگی بود بسیار مردمان نزد او شان می آمدند و استدعا وظیفه مینمودند هر کس را برای هر حاجت خواندن استغفار تاکید میفرمودند یک روز شخصی عرض نمود که حضور برای جمیع مطالب و مرادات و مقاصدات همین ورد استغفار میفرمانید فرمودند که مرا بغیر استغفار هیچ نمی آید که برای حل مشکلات

ـــه این آیات شریفه در سیپاره بست و نهم تبارک الذی در سوره نوح رکوع اول ۱۲ منه

مهمات دارین منتج شود۔

ملفوظ هفتم۔ روزی بوقت تهجد بخدمت اقدس حاضر گردیدم خلوت بود هیچ یکی از خادمان و درویشان خانقاه تشریف حاضر نبود این عاصی پر معاصی را قریب خود نشانده از کمال مهربانی و شفقت ارشاد فرموده‌اند در کتب ها که نوشته‌اند فنای فعلی و فنای صفتی و فنای ذاتی حاصل شود و عمر نوح اگر داده شود تا هم خطره غیر در دل او خطور نکند مراد ازین آنست که هر قسم تکلیف و مصائب که از جهت جهانداری میرسند و بحسب ظاهر از جهت بشریت مشغول بشواغل ماسوی الله باشد ولکن در کارخانه او که یاد الهی است که مراد از ملکه حضور است خلل انداز و مانع نشوند

مصرع۔ خاشاک نیز بر سر دریا گذر کند۔ و ایضاً فرموده‌اند پیران این زمانه که پیری اختیار میکنند و مریدان را مرید مینمایند اگر این کار باین خیال اختیار کرده است که فلان امیر یا فلان رئیس یا فلان شود اگر تابع و مطیع من شود که نفع دنیاوی ازو حاصل آید پس در مذهب صوفیه صافیه شرک جلی است چراکه رازق مطلق خدا هست و این تکیه بر غیر او کرده۔ و اگر پیری با عتبار این میکند که من صاحب فیض هستم و دیگران را فیض یاب کنم این را هم در طریقه پیران کرام علیهم الرضوان شرک جلی میگویند چراکه مبداء فیض ذات حق تعالیٰ است و این بر عکس او چنان خود را تصور ساخت و آنچه بزرگان اهل تصوف و صاحب نسبت نوشته‌اند و اجرای طریقه میکنند مراد دیگر است یعنی میدانند که حق تعالیٰ مرا فیضی عطا فرموده است که هر وقت از من میریزد مثل میزاب و رائیگان میرود پس میخواهند و جستجو مینمایند که مردمان ازین نعمت عظمیٰ فیض یاب شوند باین خیال مریدان میکنند و توجه فرموده القاء فیض در قلوب مردمان میفرمایند۔ و در فیض آن بزرگان هیچ کمی و قصور واقع نمے شود تمثیل چنانچه وقت بارش باران آب از میزاب میریزد بر زمین و بعضی مردمان اهل خانه ظروف ها و سبوها برای پر شدن از آب زیرین میزاب مینهند و وقتیکه پر میشوند باز آب میزاب بر زمین مے آید مانند اول و هیچ کمی و قصور در آب میزاب واقع نمیشود و مثال دیگر اینکه عادت است وقتیکه بارش باران بر کوه می بارد همه آب کوه جمع شده از دره کوه بیرون

می آید زمین زیریں دامن کوہ را سیراب میسازد پس مراد از اہل کمال در کوہ است و بارش باران کہ مراد فیض الہی است از توسل ایشان جاری شدہ زمین دامن کوہ را کہ مراد مردمان اند فیض یاب میکند مولانا روم صاحب نیز در این معنی فرمودہ اند ؎

از نیستانتا مرا ببریدہ اند ... اوزمی بی ما و بانی وی نیم
نی کہ ہر دم نغمہ آرائی کند ... فی الحقیقت از دمی نائی کند

ملفوظ شصت و یکم۔ روزی بندہ در حضور والا حاضر گردید در آں محفل جناب قاضی عبد الرسول صاحب نیز حاضر بودند بخدمت حضرت صاحب نسبت این احقر عرض نمود کہ قبلہ ایشان ملفوظات و مکتوبات و دیگر نصائح و حالات و غیرہ حضرت قبلہ جمع نمودہ اند حق تعالی ایشان را جزای خیر دہاد کہ بر ما مردمان بسیار احسان کردہ و منت نہادہ است حضرت قبلہ از کمال کسر نفسی ارشاد فرمودند کہ من چہ باشم و ملفوظات و مکتوبات من چہ باشد بعد از یک لحظہ بہ بندہ مخاطب شدہ ارشاد فرمودند این نصائح فقیر کہ شما جمع نمودہ اند اگر این کار محض برای نفس خود کردہ است پس برای شما حجت است و اگر باین خیال محنت کردہ نوشتہ اند و اوقات عزیزہ خود را بدین صرف کردہ اند کہ دیگر مردمان را نیز ازین فائدہ حاصل شود پس این خیر شما است کہ از شما جاری میباشد درین موقعہ عرض کردم کہ قبلہ اگر این اوراق را بہ نظر کیمیا اثر ملاحظہ فرمایند پس برای بندہ سند خواہد شد فرمودند کہ قاضی قمر الدین صاحب عنقریب ارادہ آمدن در خانقاہ شریف میدارند از او شان صحت بکنانید بعد ازاں بپاس خاطر تو من نیز ملاحظہ خواہم کرد پس حسب الارشاد صحت کنانیدہ شد بعد چند روز یک عرضی باین مضمون نوشتم قربانت شوم آنچہ از نصائح آں قبلہ عالم جمع نمودہ ام بموجب ارشاد والا از قاضی صاحب صحت کنانیدہ ام اگر از نظر فیض اثر آں قبلہ قلبی و روحی فداہ بگذرد عین عنایت است و آنچہ باقیست آن را نیز بعد تکمیل بخدمت اقدس حضرت قبلہ پیش خواہم نمود ۱۲) پس این عرضی را ہمراہ کتاب شامل کردہ بدست شخصی پیش حضرت قبلہ فرستادم و خود بسبب شرم حضور حاضر

نشدیم چونکہ طبیعتِ مبارک درآں وقت علیل بود این عبارت بر پشت عرضی از دست مبارک
بخط شریف خویش تحریر فرمودند تبرکًا اندراج یمنایم عبارت حضرت قبلہ بعینہ جناب من فقیر
را از پیری دو زدرد سر و درد تمام بدن عارض شده است فہم و قوۃ از فقیر رفته است اگر او تعالیٰ
شانہ قوت داده دیده خواهد شد در نیوقت معذور فرمائید ۱۲) وقتیکہ حضرت قبلہ را صحت حاصل
گردید باز کتاب پیش نهاده شد حضرت قبلہ از کمال مہربانی ملاحظہ فرمودند وقتیکہ بہ ملفوظ
ہیچدہم رسیدند دوجا بطریق اصلاح از دست مبارک بخط شریف خویش بر اصل نسخۂ قلمی دستخط
فرمودند بعد ملاحظہ کلمات دعائیہ بر زبان مبارک راندند کہ حق تعالیٰ شما را جزاء خیر دہاد پس
برای شما انہم عبادت است ارشاد شد کہ این را نزد خود بدار بعد ازان دیگر عبادات کہ
جمع کرده میشوند نیز شامل نمائید باز فرمودند کہ درین زمان پر افغانان مردمان بر قرآن مجید وحدیث
شریف عمل نمیکنند بملفوظات و مکتوبات را چہ کنند. وایضًا فرمودند شمارا باید کہ بذکر و مراقبہ و شب
خیزی ہموارہ شاغل باشند کہ حالا وقت کار است کہ صحت و جوانی است در
پیری بجز افسوس و ندامت بر اوقات گذشتہ ہیچ بدست نخواہد آمد ؎

دادیم ترا از گنج مقصود نشان — گر ما نرسیدیم تو شاید برسی

وایضًا فرمودند کہ حضرت مرشدنا و مولانا جناب حضرت حاجی دوست محمد صاحب قدس سرہٗ
و نور مضجعہ بارہا میفرمودند کہ انسان را باید کہ ہموارہ بر قلب بسیار ذکر کند حتیٰ کہ بمیرد در آں
ذکر و ہم درین معنی فرمودند کہ بحکم حدیث جددوا ایمانکم بقول لا الہ الا اللہ ہر وقت تجدید
ایمان باین قول باید کرد **بیت**

ذکر کن ذکر تا ترا جانست ، پاکیٔ دل زذکر رحمن است

فرمودند ہر وقت در خوشی و گرسنگی اللہ اللہ گوید آں کس ابن الوقت است کہ در فرصت و
خوشی خدا را یاد کند برای دیگر عبادات وقت است چنانچہ رکوع را وقت است نماز را وقت
است نہ برای ذکر کہ او دائم باید کرد. فرمودند اگر مشکلی پیش آید آدمی بصدق نیت توبہ کرده زاری

و نیاز کشائش آن از خدا خواہد خداوند کریم آن مشکل آسان کند فرمودند تاثیری نیست کہ محبت عبادت زیادہ شود از نماز وغیرہ دیر فوت عبادت و صدور عصیان رنجیدگی و غم حاصل شود ۱۲ فرمودند وقتیکہ بندہ صفات و افعال از خود مسلوب داند و سپرد و منسوب بخدا کند پس از ان ہر نیکی کہ کند در دل او ہیچ نمی آید کہ من میکنم چنانچہ خادمی از اجازت مولائے خود چیزے تقسیم میکند در دل او ہیچ خیال نمی آید کہ من میدہم بلکہ از طرف مولائے خود می داند و خود را مفلس و مسکین تصور کند ۱۲ فرمودند رابطہ موصل تر برای آنست کہ بزرگ نالہ فیض جاریست ہرگاہ باو رابطہ حاصل شود ضرور از ان نالہ فیض بہرہ مند میشود ۱۲ فرمودند در قرارت قرآن مجید صرف حقیقت قرآن و فیضان او لحاظ باید کرد و در نماز در قرارت لحاظ فیض قرآن و در رکوع و سجود لحاظ فیض رکوع و سجود و در تشہد لحاظ فیض او باید کرد ۱۲ فرمودند بمولوی نور خاں صاحب کہ اگر تمام مخلوق جمع شوند برائے ضرر تو ہیچ ضرر نخواہند رسانید و اگر جمع شوند برای نفع تو ہیچ نفع نخواہند رسانید فرمودند لطیفہ اکثر تنازعات دین و دنیا از حب جاہ و ریاست اند کہ صادق مصدوق فرمودہ حُبُّ الدُّنْیَا رَأْسُ کُلِّ خَطِیْئَةٍ چنانچہ تنازعہ لامذہبان و اہل سنت و جماعت در باب امداد اولیار کرام و الا ہیچ کس از اہل اسلام قائل نیست کہ انبیار علیہم السلام و اولیار اللہ استقلالاً ضار و نافع اند اگر ہستند بسبب ہستند و انکار سببیۃ ایشان محض خالی از عناد نیست چرا کہ در ہمہ کار عادت اللہ جاریست کہ مسبب بسبب باشد ۱۲ فرمودند بمولوی نور خان صاحب کہ اگر ضرر دنیا ترا از کس رسد نفع عقبیٰ باشد و اگر نفع دنیا رسد نفع دنیا نیز بہتر است تو خاطر جمع باش بہر دو حال تو از نفع خالی نیستی ۱۲ فرمودند کہ مولوی حسین علی صاحب بیان کرد کہ از تعلیم قساوت قلب میشود باو خان فرمودند کہ نقصان در نسبت باشد و الا تعلیم ممد نسبت ما و موجب ترقی نسبت ما است ۱۲ فرمودند در حق جناب حضرت صاحبزادہ مولوی محمد سراج الدین صاحب مد ظلہ و عمرہ و رشدہ کہ پسر خیر است خیر خواہد شد فرمودند کہ بجائے قلندران نشستہ بیبین یعنی کار خود فرمودند بمولوی حسین علی صاحب کہ شمارا مسائل یاد نمی باشند وجہ آنست

کہ شما را خیال عمل نیست مرا خیال عمل باشد تمام مسائل ضروریہ وغیرہ یاد اند فرمودند روزی
وقت قیلولہ رو بقبلہ کردہ خواب کردند وارشاد شدہ کہ وقت خواب ذکر شروع باید کرد
فرمودند بارہا بوقت نشش باران مردم کفری[1] وغیرہ را کہ شما تمام یک جا جمع شدہ
بصدق نیت از گناہان گذشتہ توبہ کنید و بدرگاہ خداوند کریم زاری و نیاز کنید انشاء اللہ تعالیٰ
باران کشادہ خواہد شد ۱۲ فرمودند از رسوم مردم و خرچ بر شادی حسب رسوم مردم پرہیز باید کرد
فرمودند قبل آوان طعام نزد پیر بودن ضرور نیست ۱۲ فرمودند سوال خفی از سوال جلی بدتر
است کہ در سوال جلی ذلت نفس است و در سوال خفی نفس بر غرور خود می ماند بلکہ احسان
بر مسئول عنہ ظاہر کند چنانچہ پیران این زمانہ کہ ظاہر افادہ مردم میکنند و در اصل غرض دیگر باشد ۱۲
فرمودند بارہا بمولوی نور خان صاحب کہ تہلیل و اسم ذات بسیار کن کہ وقت نزع بجز
کلمہ طیبہ ہیچ کتاب و تدریس و آشنا و خویش کار نیاید بلکہ ہمہ خواہان باشند کہ از ین محتضر کلمہ
طیبہ بر آید و ہر مشکل کہ پیش آید کلمہ طیبہ و اسم ذات بسیار کن و کشائش مشکل بزاری و نیاز
از خدا طلب کن و ہمہ وقت مشغول بکلمہ طیبہ باش و بکس آشنائی و علاقہ مکن ہمہ ضرر رسان
اند و آشنائی بجز غرض نمی کنند و فرزندان وغیرہ علائق را بخدا سپرد کن خود مشغول بکلمہ طیبہ
باش و ہر قدر خدمت ایشان کہ محض برائے لحاظ شرع و بطور شرع کن و کلمہ طیبہ
خطرات و رذائل را دور میکند فرمودند نسبت مجددی مثل عنقا در زمان شدہ است فرمودند
آنکہ حضرت امام ربانی صاحب فرمودہ است کہ اگر فقیر خود را از کافر فرنگ بدتر نداند فقیر نیست
برای آنکہ ہرگاہ پردہ غفلت دور شود و بصارت اصلی حاصل شود ہمہ حرکات و افعال و کار خیر
از حق عاریت داند و حصہ خود عدم بہ نسبت وجود کہ در کافر فرنگ است بدتر است و تقابل
ایمان و نیکی خود با کفر او نمی کند کہ این را عاریت داند از خود و فخر بر لباس وغیرہ کہ از غیر
باشد خلاف عقل سلیم است ۱۲ فرمودند کہ مراد از سَنُلْقِي عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيلًا قول ثقیل کہ از مفہوم

---

[1] کفری نام قصبہ ایست در ضلع سرگودھا تحصیل خوشاب تھانہ وڈ ہگانہ ذخیرہ ۱۲ منہ

او حاصل شود چنانچه کسی ترا گفت که بر تو هزار روپیه جرم است چه قدر بار و ثقل بر تو از مفهوم این لفظ خواهد آمد همچنین از قرآن ثقل آید یا ثقل که بر وقت نزول وحی بر سرور کائنات صلی الله علیه وسلم می آید والله اعلم ۱۲ فرمودند که خانقاه شریف جای ذکر است نه جای مطالعه کتاب مطالعه کتب در خانه باید کرد و آن کتاب که تعلق بایں معامله دارد مضائقه نیست ذکر بسیار کنند که عادت شود . فرمودند عنان نیست از دست مده والا از من سر خواهد کشید ۱۲ فرمودند شب تار را بذکر و افکار زنده دار که در حدیث شریف آمده که جای نوم قبر است ۱۲ فرمودند درود شریف اللهم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراهیم وعلی آل ابراهیم انك حمید مجید ثانی اللهم بارك علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی ابراهیم وعلی آل ابراهیم انك حمید مجید وقت سبق دادن و بجز آن بسیار بخوانید مثمر برکات باشد و دافع زوال خواهد شد فرمودند مردم خورد و پوشاک ساده بپاس استغفار کن من چه کنم شما خود محنت نکنید صبر اختیار کن و در همه امور بگو افوضت شانی فی مهمات الامور انت حسبی انت ربی انت الی نعم الوکیل فرمودند مقصود از طریقه انست که در تحقیق و نرمی در قلب غش نباید ۱۲ فرمودند خشک و در پیر کلان آفت مرید است سرمایه درویش جمعیت است یعنی چنین کار نکند که پراگندگی خاطر شود و جمعیت خراب شود ۱۲ فرمودند وقت مصیبت رابطه شیخ مفید است ۱۲ فرمودند اگر خداوند تعالی توفیق عبادت از ذکر وغیره دهد عین احسان و سرفرازی دانسته بخوشی دل ادا کند و در ادای او کمال جهد و کوشش نماید و ترسان باشد که لائق جناب او نشده است مثلاً می بینی که اگر بزرگی کسے را کار فرماید چنان خوش شود و سرفرازی خود موجب قبولیت و قرب خود داند هر که احسان بر بزرگ کند ملکه احسان او داند ۱۲ فرمودند مولوی گل محمد صاحب گفتند که المعبود برکته و شاگردان مولوی محمد جراح گفتند که المعبود غرقه اکنون معلوم شد که قول مولوی گل محمد صاحب صحیح است یعنی المعبود برکته فرمودند والد بزرگوارم را نصیحت کردند که سید و قریشی را هر جا که ببینی خود را بر پا راو بنداز و هر که فقیه یعنی ذاکر خدا جل شانه باشد خدمت او کن من هر که سید باشد اگرچه شیعه باشد خدمت او کنم ۱۲ فرمودند در شان رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم ازین

کدام آیة زیاده باشد که صاحب لولاک است وحق تعالیٰ خود میفرماید۔ مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ
فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ۲ فرمودند که ازیں کدام آیۂ مخوف زیاده باشد قوله تعالیٰ اِنَّ اِلَیْنَآ اِیَابَهُمْ ثُمَّ
اِنَّ عَلَیْنَا حِسَابَهُمْ فرمودند از ہجوم خطرات تنگ نشوند و بذکر مشغول باشند وبرای دفع خطرات
استغفار کنند ۱۲ فرمودند برکات وفیوضات باندازۂ محبت پیر است ۱۲ فرمودند داعمل د
استغفر ۱۲ فرمودند ریاضت مایان مثل تلاوت قرآن دہقان است که تمام روز غلبه راندد
وقت فراغت تلاوت نماید ۱۲ فرمودند ہریک عیوب باطن مثل حسد وغصه وغیره تنها تنها
تهلیل کند وزیر لانفی آرد وبجا او محبت خدا جل شانه اثبات نماید۔ سالک را باید که خشک
نان نخورد تا دماغ خشک نشود ۱۲ فرمودند۔ باید که زبان را بکام چسپانیده بخیال دل اول
بر قلب ذکر کند وصورت پیر خود باادب روبروخود تصور نماید باز برلطیفه روح باز برلطیفه سرباز
برلطیفه خفی باز برلطیفه اخفاء باز برلطیفه نفس باز برلطیفه قالب کند که موموذکر کند واین را
سلطان ذکر گویند۔ توجه خود بسوی قلب وتوجه قلب بسوی ذات الٰہی کند واین را وقوف
قلبی گویند۔ فرمودند بجز مراقبات مشارب ودر دیگر مراقبات [1] ذکر کند یا تهلیل بکند بزبان یا
خیال واگر فیض بند شود از ذکر باز ماند باز ذکر شروع کند باز اگر فیض بند شود از ذکر باز ماند ۱۲
سوال مولوی لودخان صاحب عرض کردند که قبله اگر محض درود شریف بخوانم تاثیر زیاده معلوم
میشود بلانسبت دلائل الخیرات جواب فرمودند که در دلائل الخیرات مثل درود خالص تاثیر [2]

---

[1] فرمودند در مراقبه مشارب بطرف ذکر مشغول نشود زیرا که مقصود رابطه بسرور کائنات علیه افضل الصلوٰة والتسلیمات است ودر دیگر مراقبات ہم ذکر نکند مگر چوں خطرات شروع شوند ذکر کند حاصل اینکه فیض مراقبه دیگر است وفیض ذکر دیگر چوں در مراقبه بذکر شروع شود آں فیض کمی کند وچوں محض بمراقبه متوجه شود خطرات می آیند ذکر برائے دفع خطرات مفید است ۔ دہم فرموده اند که وقت توجه پیر ذکر بالکل نکند تو جه فیض نشینند ۱۲ مولوی حسین علی واں بھچراں

[2] لیکن تاثیرات گوناگوں را جامع است لہذا حضرت قبله در نفس خود لازم ورد دلائل کرده بودند بعد از وفات حضرت قبله بعضی روز ورد دلائل از بنده فوت شد بجای او تخمیناً درود شریف دیگر صد دو صد خواندم در واقعه ارشاد شد لاتترک ختم دلائل فے الاسبوع ۱۲ مولوی حسین علی واں بھچراں

نیست زیرا کہ کلام غیر باد ممتزج است ۱۲ فرمودند کہ در وقت ذکر نفی و اثبات و تہلیل لسانی شرط است لحاظ معنی کہ نیست ہیچ مقصود بجز ذاتِ پاک حق تبارک و تعالیٰ و متقدمین برای مبتدی لا موجود فرمودہ اند و لا مقصود و لا معبود یک شئے است جناب مولانا حضرت مرزا جان جانان صاحب علیہ الرحمۃ فرمودہ اند کہ لا موجود مفضی جانب توحید وجودی میشود لا مقصود بہتر است۔

فصل دوم

در مکتوبات حضرت قبلہ ما قلبی و روحی فداہ مکتوب اول

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ اما بعد حقائق و معارف آگاہ جناب فیض مآب مولوی محمد شیرازی صاحب اوصلہ اللہ الی غایۃ ماتمناہ از فقیر حقیر لاشئ عثمان عفی عنہ واضح رای عالی آنکہ دو مکتوب شریف از مقام اٹری[1] در یک روز رسیدند کاشف مدعا کلی و جزوی گردید قلب انسان مثل آسمان گہی صاف و گہی کدر و شیطان لعین دشمن قوی در کمین بکدامی حیلہ و وسیلہ آدمی بیچارہ را از جا بیجا می کند و مریدان خدا پرستی جان بازی باید کہ بہیچ چیز التفات نسازند بکار خود کہ سلامتی قلب است می پردازند و تو کلاً علی اللہ برین راہ رفتار میازند و باین و آن طرف انحراف نمی ورزند شارع صراط مستقیم نہادہ بجز فضل الٰہی جلشانہ و بواسطہ دوستان خدا ملجاء و ماوای بنظر نمی آید فقط و از طرف فقیر تردوات و تشویشات نفرمایند فقیر از آں صاحب راضی است او تعالیٰ شانہ راضی باشد و این دعا ہموارہ بدعا گوی شاغل کہ کدام وقت میمون و ساعت ہمایوں میباشد کہ آن صاحب را پروردگار حقیقی غرخانہ جای قرار و استقامت بدہند کہ در آنجا جمعیت قلبی

[1] اٹری نام قصبہ ایست در ضلع مظفر گڑھ ذاکخانہ محمود کوٹ مراحنہ

و اشاعت طریقهٔ شریفه و انتشار فیض حضرات گرامی قدسنا الله تعالی باسرارهم السامی باحسن
الوجوه خواهند امری دیگر ازین طرف از جمیع وجوه اطمینان فرموده شب و روز تصحیح نیت بکار
و بار که یاد مولی است صرف سازند ؎ دیدهٔ احقر و دل همراه تست ؛ انت الکافی فی مهمات
الامور درین وقت آخرین که وقت امتحان و آزمایش است من کل الوجوه جوانمردی باید فقط و
آنچه از استدعا توجه مریدان آن‌جا و دلان پرسیده بودند جای این کار مفوض برای شماست
استدعا و التماس او خان این فقیر را چه معلوم دلی است یا امتحانی درین کارها حقیر
مشافهةً گفته بآن روی دریا آنچه مناسب فکر و وقت هر کار که باشد بعمل آرند اگرچه این
جواب درباب سوال شخص معین بود لکن بحسب المعنی تعبیر عام گفته فقط و از باب قیل و قال
و اختلاف مایان نگارید حتی الوسع خود را ازین چنین مسائل خاموش و گوشه گزینی میباید
چنانچه فقیر اختیار کرده الا عند الضرورت که آن مستثنی است و از مبحث خارج فقط و آنچه
از کیفیت باطن چیزی قلمی ساخته بودند فیا شما امروز کار کردنی برما و شما فرض ساخته اند
روز ثمره و نتیجه در پیش برای طفلان طریقه حضرات گرامی بعضی امورات نوشته اند
معاذ الله ثم معاذ الله که بر پیران کرام انکار است غرض آنکه گهی اگرچه در عالم شهادت
و یا در عالم مثال یا از روی وجدان و فراست کارها بنظر می در آیند و سالکان بآن خوشحال
میشوند پس خوشی کجا شد که حضرت امام ربانی مجدد و منور الف ثانی نوشته که صوفی تا خود
را از کافر فرنگ بدتر نه بیند از کافر بدتر است پس سخن کوتاه باید والسلام و جمیع برخورداران
را و اهل درون و بیرون را تا دم تحریر خیریت کلی است البته کودکان یاد آن جناب میکنند
تا که بشیب محمد سیف الدین بما گفته لر تگاه چیرے لدای او کاغذ ی چیری دی از محمد بن خدین
محمد بهاء الدین چه نوشته شود که سالها یکجا و یک حجره نشست و برخاست و شب و
روز انیسم امور سهل است او تعالی خانه کارهای آن صاحب دلخواه سرانجام فرماید بالنبی

له ترجمه عبارت پشتو یعنی [illegible] کجا است ۱۲ منه

والہ الامجاد صلی اللہ علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والسلام فقیر در عین اضطراب کوہ آتش والہ نگار دیدہ ہم نظر
بر مطلب نگماز ندیہ کاری دیگر فقط۔

مکتوب دوم بسم اللہ الرحمن الرحیم ۃ الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین
اصطفے اما بعد محبت واخلاص نشان محمد امتیاز علی خاں صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ از فقیر حقیر لاشی
عثمان عفی عنہ پس از تسلیمات وتکریمات واضح باد بنت الحمد والمنۃ کہ احوال اینجائی از جمیع وجوہ
قرین سپاس بلے قیاس منعم علی الاطلاق است جلت نعمائہ دعمت آلائہ والمسئول من اللہ
سبحانہ سلامتکم وعافیتکم وثباتکم علی الشریعۃ المرضیۃ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام المرام آنکہ مکتوب
مرغوب مشتمل استفسار مسئلہ عدم واجازت منورات کہ از روئے مہربانی نامزد ایں درویش بیکار
فرمودہ بود نارسید نبسط ساخت او تعالیٰ شانہ از جمیع عوارضات وتکلیفات نجات واد بمحبت
ذات اقدس خویش بحرمت حبیبہ صلی اللہ علیہ وسلم وبحرمت پیران کبار علیہم الرضوان سرفراز فرمودہ
از جمیع ماسوی اللہ بکلی رہائی وخلاصی دہاد برب العباد فقط آنچہ الوجود وعدم پرسش
فرمودہ بود ند صاحبا یک واجب الوجود است دوم ممکن الوجود واجب الوجود صفت او
تعالیٰ شانہ است وممکن الوجود ماسوی اللہ است چوں واجب الوجود بود وگر ہیچ چیز نبود
ذہیں مرتبہ را عدم گویند پس مقابلہ کجا شد مقابلہ میان دو چیز بشود کہ ہر دو در صفت برابر باشند
ودریں جا مساوات کجا شد و بمذہب حضرت امام الطریقہ حقیقت ممکن عدم است پس
حقائق ممکنات عدمیات شدہ زغیر او وایضا در قرآن مجید در سیپارہ والمحصنات در سورۃ نساء
ما اصابک من حسنۃ فمن اللہ وما اصابک من سیئۃ فمن نفسک صاحبا بمذہب حضرات
مجددیہ ما حقائق ممکنات مرکب اند از اعدام اضافیہ وظلال صفات حقیقیہ یعنی آں اعدام بنابر
تقابل اسماء وصفات در علم الٰہی ثبوت پیدا کردہ ومرایائی انوار اسماء وصفات گشتہ و
مبادے تعینات عالم گردیدہ و در خارج ظلی کہ ظل خارج حقیقی است بصنع خداوندی بود ظلی
موجود شدہ اند دنیا وایں ترکیب عدم ووجود مصدر آثار خیر وشر گشتہ اند از جہت عدم ذاتی

کسب ثمر می نماید و از جہتہ وجود ظلی کسب خیر اگر در فہم آید فہو المراد و الا از مولوی حبیب اللہ خیرازی بالمشافہہ پرسش این مکتوب فرمایند و آنچہ از اجازت زبان پرسش فرمودہ بود تد مخدوما اجازت درین طریقہ بے حصول مرتبہ دوام حضور و فنای قلب و تہذیب اخلاق و استقامت بر اتباع سنت نمے شود و این ادنی مرتبہ مقام اجازت است اوسط و اعلی درپیش است بازماندہ سخن در فرد خاص آن مفوض برای مرشد است لکن احتیاط عظیم درکار است تا وند دیگر موجب نقصان طریقہ نشوند۔

مکتوب سوم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی اما بعد سیادت و نجابت دستگاہ جناب سید سردار علی شاہ صاحب سلمہ اللہ تعالی از فقیر حقیر لاشی عثمان عفی عنہ پس از تسلیمات و دعوات مزید درجات دارین آنکہ مکتوب مسرت اسلوب کہ فرستادہ بودند رسید موجب دعاگوئی زیادہ از ما سبق گردید اللہ تبارک و تعالی آنجناب را از نزعات آفاقی و انفسی نجات و خلاصی دادہ محبت ذات اقدس خویش سرفراز فرمایاد بر تقاضا جناب من برائے ترقی کار باطنی صدق مقال و خوردن حلال و اتباع حبیب خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم قولا و فعلا و نشستن و برخاستن یعنی در جمیع احوال شرط طریقہ نقشبندیہ احمدیہ اند رحمۃ اللہ تعالی علی اہلہا و اگر اتباع شرع شریف نباشد و احوال مواجید مے باشد نزد بزرگان دین متین از حیز اعتبار ساقط است باید کہ سالک شب و روز بجد و جہد تمام در پیروئ حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوقات عزیزہ خود را کہ بدل ندارند معروف سازند کار اینست غیر ازیں ہمہ ہیچ۔

مکتوب چہارم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی اما بعد مخدومی مکرمی جناب مولوی محمد خیرازی صاحب سلمہ اللہ تعالی عن جمیع الحوادث و النوائب از فقیر حقیر لاشی عثمان عفی عنہ پس از تسلیم و تکریم آنکہ للہ الحمد و المنۃ کہ احوال اینجای ہر حال بعون عنایت الہی قرین سپاس بے قیاس منعم حقیقی است و المسئول من اللہ سبحانہ سلامتکم و

حافظکم وثبا تکم علی الشریعۃ المرضیۃ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام وآنچہ از احوال باطن خویش باختلاف احوال وزمان قلمی فرمودہ بودند جناب من قصۃ العشق لاانفصام لہا جواب آن مفصلا نوشتن از وجہ حرارت نے شود بدیں کلمہ اکتفا میرود دریں وقت ودریں زمان حکیم حقیقی جلشانہ برکت پیران کبار علیہم الرضوان بر مرید صادق الاعتقاد موافق صلاح وفلاح او شان افاضہ فیض میفرمانید کہ قبلمان لعین ونفس امارہ ہر دو دشمنان قوی با نسان رفیق اغوا وجود کہ دریں وقت با چنیں سالک ہیچ وغا وغرض اندازند کثارت وجہالت در طریقہ امام ربانی مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ او اخر مقامات لازمی است وہم امام طریقہ فرمودہ اند کہ محو خالص نصیب عوام است وبے خودی سافرج نصیب ابتران ومجنونان است کا متوسط نصیب کاملان خاصان است الحمد للہ کہ او تعالیٰ خانہ آنجناب را بہ چنیں حالات سرافراز فرمودند باید کہ باذکار وافکار حتی الوسع خود اوقات عزیزہ را معمور دارند وبر زمان زمانہ موافق حدیث شریف وموافق احوال پیران کبار علیہم الرضوان نشست وبرخاست سازند وباین د آن او شان نظر نبیند از نیز شیخ عبداللہ یافعی مکی در رسالہ خود نوشتہ اند کہ الاولیاء کالمطر یمطر علی کل شئ قبل اولم یقبل فقط ۔

مکتوب پنجم ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ امابعد محبت واخلاص نشان صداقت واختصاص عنوان محمد انیاز علی خان صاحب اوصلک اللہ تعالیٰ الی غایۃ ما یتمناہ از فقیر حقیر لاشئ عثمان عفی عنہ پس از سلام مسنون و دعوات ترقیات دارین مشحون آنکہ مکتوب مسرت اسلوب مشتمل بر عرض خطرہ وغیرہ رو نمادہ در آن خطرہ ودلائل وبراھین کہ قلمی فرمودہ فرستادہ بودند رسید کوائف ما فیہا کلی وجزوی واضح گردید جناب من بر بندہ مومن اتباع حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم در فرض فرض ودر واجب واجب ودر سنت سنت باقیماندہ اتباع پیران کبار در آداب واطوار او شان موقوف بر محبت واستطاعت مرید است اگر مرید ذی محبت صادق میباشد مخالفت از ہمہ کارہا

پیران کبار قدسنا الله تعالی باسرارهم الاقدس تشدید داده باطنی میداند پس حتی الوسع خود قدم بر قدم او خان بروند لکن این کار از مرید مجرد که اهل و عیال ندارند یا نیاید از وجه حلال قبل ازین نزد او موجود نباشد میسر می آید و اگر آن ذی عیال باشد و وجه معاش نزد او غیر موجود در آن وقت بار زیاده شود که آن ذی توکل کامل اند یا گاهی گاهی خطره و تشویش در مایه که جمعیت است پیدا میشود پس این مشوش را برائی حصول نفقه مفروضه کسب حلال بقدر کفایت فرض است که مرید صادق هر وقت و هر لحظه خیال تخلیص باطن از ماسوی الله موافق اتباع حبیب خدا صلی الله علیه وسلم و موافق اطوار و آداب پیران کبار باشند و در آن کارها حسن و قبح پسندی و ناپسندی مردمان نمی بینند پیوسته سلامتی قلب مطلوب اصلی و مقصد اقصی میدانند پس مانند کار آن عزیز هر قدر که در شریعت غرا ظاهرا و باطنا کوشش کنند اولی و اعلی و کار خود کن با اهل دنیا که ابنای جنس مانند نظر نه فرمانید در میان فما و قسان اندروز که رتبه ارادت در گردن انداخته اند مخالفت پیدا شده است ﴿ واضح باد جناب من که راهای شریعت ظاهر و رفتار پیران کبار قدسنا الله تعالی باسرارهم الاقدس از توکل و قناعت وغیره از کتب او خان بخوبی آن عزیز را معلوم حاجت بنوشتن فقیر ندارند غرض حتی الوسع خود از مخالفات شرعی ظاهری باشند یا باطنی مجتنب و محترز باشند اهل دنیا در قریب با شند یا بعید پسندش آیند یا نه غرض اصلی از طریقت خلاصی باطن از گرفتاری ماسوی الله و سلامتی قلب موافق شریعت غرا محمد مصطفی صلی الله علیه وسلم این قدر کلی است و غیر جزی بسیار است آن بمشافهه موقوف۔

مکتوب ششم۔ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ الحمد لله وسلام علی عباده الذین اصطفی اما بعد محبت و اخلاص نشان مودت و اختصاص عنوان جناب حاجی حافظ محمد خان صاحب سلمه المولی الواهب عن جمیع الحوادث والنوائب از فقیر حقیر لاشیئ عثمان عفی عنه پس از سلام مسنون و دعوات ترقیات دارین مشحون آنکه مکتوب محبت اسلوب مشتمل عروض عوارضات

از جهت دشمنی دشمنان وغیره که فرستاده بودند رسید کاشف مدعا ما فیها گردید حافظ حقیقی از شر اعدا ظاهریه و باطنیه در حفظ خود محفوظ و مامون داشته بمرادات دلی و مقاصدات جانی رسانیده در خاندان خود درمیان اقران و امثال معزز و مکرم دارا و برب العباد تکیه برکارسازه حقیقی جل شانه بواسطه پیران کبار علیهم الرحمة والرضوان کرده بی اندیشه و بی دغدغه بجای حکام وقت بدلاوری تمام حاضر شوند او تعالی شانه دغوبر ها نه ملزم نخواهند کرد ـ مشکل نیست که آسان نشود ـ فقیر را از دعا گوی خاندان خویش غافل ندانند گود عروض عوارضات حکمت از حکیم مطلق جلشانه میباشد کارسازی حقیقی او تعالی شانه است وبس بر غریبان دعا باشد و بس فقط اے عزیز وقت فرصت از کارهای ضروریه دنیویه باشغال باطنیه که شغل او از اهم مهمات است شاغل باشند وهمل نگذارند که امروز وقت کار است فردا بجز حسرت وندامت هیچ بدست نخواهد آمد زیاده والسلام

مکتوب هفتم بسم الله الرحمن الرحیم الحمد لله وسلام علی عباده الذین اصطفی اما بعد مخدومی مکرمی جناب مولوی محمود شیرازی صاحب دام فیضهٔ وعنایتهٔ از فقیر حقیر لاشی عثمان عفی عنه پس از تسلیمات وتکریمات آنکه مکتوبین تشریفین یی درپی بفاصلهٔ اندک رسید که از مندرجاتش بوضوح انجامید آنچه گفتگوی مولوی بود بسیار تعجب دست داد ودعاء اللهم لا تکلنا الی انفسنا طرفة عین ولا اقل من ذلک خواندم وجه تعجب که برای حطام دنیوی که چند روزه است وبادنی مایکفی بسر میگذرد ایں قدر بار گران مجاهدات وریاضات خود را درچاهے انداخته که فلان غنی که فی الحقیقة مفلس تر از وشان کسی نیست دنیا حد صراط مستقیم را گذاشته جان خود را از کبرای دین که مقبولین عرب وعجم است بهتر وکلاں تر بنظر محجوبین عقل عقیل داده تا که معتقد گردند ـ دیگر چیزی زهر از وشان بدست آدم این چه عقل است او تعالی شانه هدایت کنند واهل الشرع فرمانید که دروغ بے فروغ جز رسوائی نیست الله تبارک وتعالی فقیر را و دوستان فقیر را از چنیں مهلکه نگهدارند و فی الحقیقت آں جناب را موجب بسیار عبرت است که ایں قدر سامانها

ریاضات و مجاهدات کشیده و میوه نتیجه ہیں بدست آورده و با وجودی غلطی خود نسبت تخلیه
بکبرائے دین متین کلانی پنداشته اند نعوذ بالله من الشیطان الرجیم اللهم لا تزغ قلوبنا بعد اذ
هدیتنا وهب لنا من لدنك رحمة انك انت الوهاب بکار باز خود با وجود استغفار سرگرم باشند
واز خوشی عاجله ہمواره ترسان و لرزان باشند

مکتوب ہشتم - بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الحمد لله وسلام علی عباده الذین اصطفی
اما بعد محبت و اخلاص نشان مودت و اختصاص عنوان حق داد خان صاحب سلمه الله تعالی عن
جمیع الحوادث والنوائب از فقیر حقیر لاشیٔ عثمان عفی عنه پس از تسلیمات و دعوات وافیات آنکه
مکتوب تعریف مشتمل بر احوالات خیریت آیات خویش و عروض اضطراب در روزگار از جهته
گردش زمانه وغیره که فرستاده بودند رسید موجب دعاگوئی بے حد و عد گردید الله تبارک و تعالی
ازین تعلقات و تقلبات زمانه بفضل و کرم خویش نجات و خلاصی داده جمعیت قلبی با حصول
مرادات دنیاوی خوش و خورم در خانه خویش داراد برب العباد فقیر را در حال خواه حاضر شوند
خواه نه دعاگوی خاندان خویش میدانسته باشد فقط جناب من کل انام بترشیح بما فیه
چوں فقیر خوار و بی اعتبار بود آن دوستدار را قبل ازیں در حضور وغیره نصیحت بقناعت ما
وجد و ما حضر مے نمودند لکن چوں اکثر مردمان شهر وغیره این کار را عیب و نقصان میدانستند
آن دوستدار را ولالت بملازمت انسان که آنهم فی حد ذاته گرسنه اند کردند و آن
مجلس خالی از کارهای خدای بودند ضرورةً برای خوشی و خاطرداری آن آغا اوقات عزیزه
که بی بدل اند که بزرگان گفته اند اَلْوَقْتُ سَیْفٌ قَاطِعٌ صرف میشود پس آن برکت و حال
وآن صفای که از جهته تجرید بود رفت انهمه فرانه اعدا عدد ذلك که صادق مصدوق فرموده
اند رسیده وگرنه فقیر گاہے در دعاگوئی فرق نکرده و انشاء الله تعالی من بعد تا حین اجل
نخواهم کرد کافی المهمات جلشانه همه مهمات آن صاحب را دفع و رفع ببرکت حضرت صاحب
قبله و کعبه نور الله تعالی مرقده الشریف خواهند کرد بیدل نشوند ہمواره بواسطه حضرات گرامی

قدسنا اللہ تعالیٰ باسرارہم السامی خلاصی از غموم و فتح یابی بر اعداء و حساد میخواستہ باشند انشاء اللہ تعالیٰ کارہا ہمہ آسان خواہند شد۔

مکتوب نہم۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ الحمد للّٰہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفٰی اما بعد اخوی اعزی ارشدی میاں غلام محی الدین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ من جمیع الحوادث والنوائب از فقیر حقیر لاشئ عثمان عفی عنہ پس از تسلیمات مسنون و دعوات ترقیات دارین مشحون آنکہ مکتوب شریف آں صاحب رسید خوش وقت ساخت برادرا چوں این زمان آوان فتن و محن است ہوشمند را ہماں کار اولیٰ است کہ درو مخالفت نفس و ہوس است و ہمیں مخالفت را صادق مصدوق صلی اللہ علیہ وسلم جہاد اکبر فرمودہ است پس مومن صادق را لازم کہ طور و شیوہ مخالفت نفس و شیطان کہ اہل اللہ مقرر فرمودہ اند اختیار کنند اول صوم است و وقت افطار باندک طعام روزہ بدارند کہ آنحضرت وِجَاءُ ھٰذِہِ الامۃ الصوم فرمودہ اند دویم خون کشیدنی در ہر ماہ یا در دو ماہ سیوم سیاحت یعنی سفر است کہ ہر روز این قدر پیادہ بروند کہ ماندہ شوند و خوراک سیوم حصہ شکم اکتفا سازند و آب اندک بنوشند ایں محاربہ اہل اللہ با عداء النفس مقرر فرمودہ اند و بزرگان فقیر ذکر کثیر و میانہ روی در خوراک و پوشاک و خواب و مجلس و اختلاط با دوست و دشمن اختیار فرمودہ و حصول علم و حرف اخیر را پس پشت انداختہ اند بیان مخالفت نفس و شیطان در گرسنگی و لاغری است کہ نشستن و برخاستن محض برای اداے صلوٰۃ خمسہ میسر شد فقط وقت وقت کار است یعنی در شبانہ روز سیوم حصہ خوراک یک وقت بخورند تا کہ بالکل لاغر و ضعیف نشوی و توجہ پنج وقت از جناب مولوی صاحب بگیرند بعد ازاں اگر نشد فقیر را اطلاع بدہند۔

مکتوب دہم۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ الحمد للّٰہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفٰی اما بعد مخدومی مکرمی جناب فیض مآب مولوی محمود شیرازی صاحب دام فیضہ و عنایتہ از فقیر حقیر

لاثنی عثمان غنی عنہ پس از تسلیمات و دعوات مزید درجات آنکہ بہ الحمد و المنتہ کہ احوال ایں جای بعون عنایت الٰہی عزشانہ قرین خیر است و المسئول من اللہ سبحانہ سلامتکم و عافیتکم عن الآلام و الاسقام الظاہریۃ و الباطنیۃ بحرمۃ حبیبہ صلی اللہ علیہ و السلام مکتوبین شریفین پی در پی رسید احوال مولوی واضح گردید او تعالیٰ شانہ ما و شما را ازیں چنیں خیالات فاسدہ و کاسدہ نگہداشتہ بمحبت ذات اقدس خویش و محبت پیران کبار قدسنا اللہ تعالیٰ باسرارہم الاقدس فائز سازد برب العباد آنچہ از احوال باطنی خویش چیزی قلمی فرمودہ ہمہ اصل و موافق سلوک حضرات کرام از تفصیل آں در مکتوبات قدسی آیات جلد اول معصومے وغیرہ باید دید و ہم در کنز الہدایت نگاشتہ چوں معاملہ سالک باصل اصل رسد حالات سابقہ ہبار منثورا گردد بجای ذوق و شوق یاس و حرمان آید کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دائم الفکر متواصل الحزن بکار باید خود کہ ذکر علی الدوام نفی و اثبات و تہلیل وغیرہ مراقبات یا درود شریف و استغفار سرگرم باشند و از مخلوق اللہ ہراسان و لرزان باشند کہ صحبت غیر جنس برای درویش سم قاتل است بقدر ضرورت بود باش فرمایند و کلمہ التعارفت کہ آنجناب خود عالم و دانا اند حاجت تفصیل نیست فقط و آنچہ از اجازت مفید پرسش فرمودہ بودند و اصل وضع اہل اللہ یک حد مقرر فرمودہ اند چون او تعالیٰ شانہ سالک را بفضل و کرم خویش تا بآنجا رسانند پس مرشد از دل او شان را اجازت مطلقہ میدہند بعضی را در یک طریقہ خاص و بعضے را در دو طریق علی الدرجات ایں ہمہ بقدر استعداد درویش کاری میفرمایند و برای مصلحت وقت بعضی پیران یک شخص را برای یک گروہ خاص نیز اجازت میفرمایند و اجازت را در مقامات حضرت حبیب اللہ مظہر رحمن حضرت مرزا جانجاناں رضی اللہ تعالیٰ عنہ سہ درجہ مقرر فرمودہ اند اعلیٰ و ادنیٰ و اوسط در صفحہ ۴۸ در آنجا ملاحظہ فرمایند و کتاب نزد واجد علی خاں صاحب موجود است بزرگان کہ تابع حضرت محبوب سبحانی مجدد منور الف ثانی اند رضی اللہ تعالیٰ عنہم ارشاد خود و اکثر در یک طریقہ علیہ نقشبندیہ میفرمایند مگر چوں مرید بسیار الحاح طریقہ دیگر نمایند پاس خاطر آں مرید شجرہ پیران

آن طریقهٔ علیه دہند و سلوک مقامات مجددیه سازند پیران کبار فی الحقیقة حکیمان اند حکیم مناسب مزاج و وقت استعمال ادویه میکنند ایشان نیز مناسب استعداد او شان کار میفرمایند فقط و فقیر آن صاحب را اجازت مطلقه داده لکن اجازت نامه مطلقه نوشته نشده در آن مضائقه نیست حالا اجازت مطلق است او تعالیٰ شانه موجب برکات عظیمه سازد و بالنبی و آله الامجاد علیه و علیهم الصلوٰة والسلام فقط و باین طرف بسیار تعجیل نفرمایند کار آنجائی را بکسی معتمد و معتبر بسپارند که فتنه انگیزان و چرب لسانان بسیار اند فرصت را غنیمت بشمارند محب صادق را فی الحقیقة دوری نیست بقدر محبت خود بطور انعکاس فیض مے گیرند اگر در یمن هستی با من هستی سے دیده احقر و دل همراه تست ❊ کمر همت چست باید بست شب و روز محض برای رضامندی مولیٰ حقیقی جلشانه کوشش تمام سازند که حالا وقت جوانی است و در زمان پیری هیچ چیز از سالک نمیشود و بطرف حالات و کیفیات و ادراکات نظر نفرمایند که واجب حقیقی جلشانه از ما و شما خدمتِ عبادت میخواهند باقی مترتب داد او تعالیٰ شانه دهند یا نه دهند از آن دل تنگ نباید شد ❊

دادیم ترا از گنج مقصود نشان ، گر ما نرسیدیم تو شاید برسی

مکتوب یازدهم . بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ الحمد لله وسلام علی عباده الذین اصطفی اما بعد فضیلت پناه حقائق و معارف آگاه مولوی حسین علی صاحب سلمه الله تعالیٰ عن جمیع الحوادث والنوائب از فقیر حقیر لاشی عثمان عفی عنه پس از تسلیمات و دعوات مزید درجات آنکه لله الحمد والمنة که احوال این جا بعون عنایت الٰهی عز شانه قرین سپاس بے قیاس منعم علی الاطلاق است جلت نعمائه و رفعت آلائه والمسئول من الله سبحانه سلامتکم و عافیتکم و ثباتکم علی الشریعة المرضیة علی صاحبها الصلوٰة والسلام مکتوب مسرت اسلوب مشتمل بر خیریت خویش و دیدن در خواب که مهربانی فرموده فرستاده بودند در اسعد اوقات و امجد ساعات شرف نزول نموده صاحبا تفقد و دلجوی فقیر در حالتِ مرض و دوم توجه نمودن فقیر بآن صاحب در

بیت اللہ شریف زاد اللہ تعالیٰ شرفاً و کرامتہ انہما خبر میدہند از اتحاد محبت معنوی کہ در اصطلاح صوفیاں رابطہ گویند کہ فقرا ایں را وسیلہ جلیلہ برائے حصول فیوضات و برکات مقرر فرمودہ اند او تعالیٰ خانہ ایں نائرہ محبت را مشتعل سازاد بحرمتہ النون والصاد بالنبی وآلہ الامجاد علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والتحیات زیادہ والسلام

مکتوب دوازدہم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی اما بعد محبت و اخلاص نشان ملا ابراہیم صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ از فقیر حقیر لاشئ عثمان عفی عنہ پس از تسلیمات و دعوات مزید درجات آنکہ مراسلہ شریف رسیدہ چوں مشتمل بر عدم حصول مطالب بود واضح گردید جناب من مقصود اصلی نزد فقرا قطع تعلق ما سوی اللہ ملاً و جناً و حب محبوب حقیقی جلشانہ ظاہراً و باطناً اند و بجمیع اہل بصیرت واضح کہ حصول مطالب دینی و دنیاوی بارادہ مرید حقیقی است جلشانہ از ما و شما بہانہ ساختہ اند نہ غیر و ایضاً واجب الوجود جل جلالہ بر بندگان خود عبادت فرض کردہ چنانچہ فرمودہ اند واعبد ربك حتی یأتیك الیقین و نیز برائے حصول مطالب دینی و دنیاوی وسیلہا برائے حصول مدعا مقرر فرمودہ اند پس لازم کہ آں عزیز اوقات عزیزہ خود را باذکار و افکار بطور معمول پیران کبار رضی اللہ تعالیٰ عنہم معمور دارند بجدیکہ یک لحظہ و لمحہ در غفلت نروند مطالب از بندگان بندگیست و بس۔

مکتوب سیزدہم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی اما بعد مخدومی و مکرمی جناب مولوی محمود شیرازی صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ عن جمیع الحوادث والنوائب و افاض اللہ تعالیٰ من فیوضاتہ و برکاتہ علیکم و علی من لدیکم امین ثم امین از فقیر حقیر لاشئ عثمان عفی عنہ پس از تسلیمات و تکریمات آنکہ مکتوب مسرت اسلوب مشتمل بر کیفیات کثیرہ کہ مہربانی فرمودہ فرستادہ بودند در اسعد زماں غوتردل و پرتو شمول فرمودہ اللہ تبارک و تعالیٰ سعی جزیلہ و کوشش جمیلہ آں ذات ستودہ صفات را مشکور و مقبول فرمودہ بمحبت ذاتی خویش کہ تمنا بزرگانست سرفراز فرمایاد برب العباد و آنچہ قلمی فرمودہ بودند کہ

عاشقان را نصیب از معشوق جز غرابی جان گدازی نیست فیاض من عاشق صادق بغیر وصال حسی معشوق تسلیہ نے شود. و شعلہ نائرہ دردِ اطفائی پزیرد و این وید حسی درین نشار فانی محال است پس لاچار بسبب نایافت مقصود بدرد و حزن و ایاس حرمان گرفتار اند و اگر نایافت بعد یافت میباشد کہ یافت در ظلال اسما و صفات است و عدم یافت در تجلی ذاتی میباشد فکر این نعمت عظمی کہ درد و حزن است بجا آرند لمن شکرتم لازیدنکم این قدر از بی وقوفی ارقام نمودہ ام معاف فرمانید کہ درین باب گفتگو در از در مکاتیب سنیہ حضرات گرامی قدسنا اللہ تعالی باسرارہم السامی مفصلاً و مشرحاً مرقوم است زیادہ والسلام

مکتوب چہاردہم بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی اما بعد فیض مآب مولوی نور محمد صاحب چیلا دام فیضہ پس از تسلیمات و تعظیمات واضح ولائح باد کہ صوت حرف ضاد چنین است کہ مردمان ولایتیان قریب بدال میخوانند در چنین است کہ مشابہ بظا چنانچہ اہل بخارا میخوانند بلکہ صوت حرف ضاد درمیان است کہ حضرت صاحب قبلہ و کعبہ در بغداد شریف از قاریان عراق تجوید کردہ میخوانند کہ این تفرقہ بنوشتن راست نمی آید شنیدن آواز درکار است و فقیر را درین امر معذور فرمانید فقط

مکتوب پانزدہم بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی اما بعد جناب محامد نصاب مکرمی معظمی مولوی حسین علی صاحب خصہ اللہ تعالی ببلوغ اقصی المراتب بعد از تسلیمات و دعوات مطالعہ نمایند کہ ذریعہ کریمہ رسید ظہور عافیت مزاج شریف بغایت خورسند گردانید آثار جمیلہ کہ از غلبہ نسبت رابطہ مندرج بود بغایت مبارک است و اقتضی متمنیات روندگان این راہ و مشعر از معیت است صاحب این دولت بحکم المرء مع من احب از کمالات اصل بہرہ مند میگردد و از ثمرات نافعہ نہال ذی برومند ثنا ارباب انتعید نعیمھم و دیگر وقائعی کہ بدان مشعر اند از برکات ہمین معنی است گرچہ فقیر لائق این معنی نباشد لکن تصرف حضرت پیر دستگیر نفعنا اللہ تعالی برکاتہ و افاض علینا من فیوضاتہ امید قولیت باکریمان کارہا دشوار نیست۔

مکتوب نودوہم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفے امابعد مخدومی مکرمی جناب فیض مآب مولوی محمود شیرازی صاحب رفع اللہ تعالی درجاتہ فی الدین والدنیا از فقیر حقیر لاشی عثمان عفی عنہ پس از تسلیمات وتکریمات آنکہ مکتوب مرغوب مسرت و فرحت اسلوب مشتمل برخیریت خویش وبرخوردار سعادت اطوار وغیرہ کوائف کہ فرستادہ بود ند در اسعد زمان عز نزول فرمودہ اللہ تبارک وتعالی پیوستہ آن ذات را بخیر وعافیت دارندو برکات وفیوضات حضرت صاحب قبلہ نور اللہ تعالی مرقدہ الشریف وبرد اللہ تعالے مضجعہ اللطیف سرفراز ومتمتاز فرمایند۔ ودراین جا فقیر را مع جمیع لواحقات خیریت است تسلی فرمانید ودعا گوتنہا ہموارہ رطب اللسان ام مجیب الدعوات دعاہا خواران وعاجزان را بہدف اجابت رسانادرب العباد وآنچہ سالک خوا المقامات فوقانی برسد جز نایافت وحیرت ویاس بدیش نمی آید وآنچہ میرسد بدرکش نمے آید چرا کہ وجود وتوابع وجود از رفتہ است وفیوضات از ذات بحت است کہ از درک بالا رفتہ است ودرک آنہا از نارسا ئیست واللہ تبارک وتعالے آنجناب را بنسبت خاص الخاص امام الطریقۃ علیہم الرضوان رسانیدہ فیض بخش عالم وعالمیان سازادرب العباد۔

مکتوب صدم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم حامداً ومصلیا محبت واخلاص نشان قاضی امیر بخش صاحب سلمہ ربہ از فقیر حقیر لاشی عثمان عفی عنہ پس از سلام مسنون آنکہ مکتوب مشتمل بر دریافت کیفیت نفی واثبات کہ فرستادہ بودند رسیدمندرجاتش کلی معلوم گردید عزیزا کار فقرا قیاسی نیست سماعی است ہرچہ از پیران کمل متشرع نقل شدہ است مریدان را از ان مخالفت منع نوشتہ اند فقیر را معلوم نیست کہ شما را نفی واثبات کدام فقیر نشان دادہ طور ورفتش از وشان پرسش فرمانید وحضرات فقیر بعد خلاصی نفس کہ پس از چند بار نفی واثبات میکنند محمد رسول اللہ بآن ختم میکنند نام خود از ہیچ پیر ومرشد شنیدہ نشدہ ونہ کتب ایشان نوشتہ دیدہ ام کار طریقت ورای فکر سالک است معقول شود بانہ محض اتباع اوشان لازم است فقط والسلام ۞

مکتوب ہشتادوہشتم۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفےٰ
امابعد اخوی اعزی ارشدی میاں غلام محی الدین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ از جانب فقیر
لاشئ عثمان عفی عنہ پس از تسلیمات ودعوات وافیات آنکہ مکتوب مسرت اسلوب
مشتمل بر خیریت خویش وغیرہ کوائف کہ فرستادہ بود رسید خوش وقت ساخت دوستدارا
مقصود اصلی دلی طالبان قلبی ایں وقت حصول حطام دنیوی است داں برا دررا قادر مطلق علیشانہ دادہ
زیادہ حاجت جمعیت البتہ کسی را کہ مطلب حصول معرفت الٰہی باشند رفاہیت دنیاوی
باشد یا نہ انفاس مستعارہ را صرف باذکار وافکار میبازند ایں امر بسا مشکل از ہزاراں یک
یک سربازی میبافتند کہ این سربازی اختیار میکنند پس این قدر تفہیم ناقص آمدہ قلمی شدہ

عشق آن شعلہ است کہ چوں برفروخت ہر کہ جز معشوق باقی جملہ سوخت

زیادہ ازیں نوشتن موجب ملال میگردند۔

مکتوب ہشتادونہم۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفےٰ
امابعد مخدومی مکرمی جناب فیض مآب مولوی محمد شیرازی صاحب دام فیضہٗ وبرکاتہٗ از فقیر
حقیر لاشئ عثمان عفی عنہ پس از تسلیمات وتکریمات آنکہ بکار بار خود کہ یاد مولیٰ است شب
تار را بافکار واذکار واستغفار بجدی معمور دارند کہ یک لمحہ در غفلت نروند حالا جوانی است
وقت وقت کار است فردا کہ شیخی آید بجز حسرت وندامت بدست نخواید افتاد فقط
جناب من نسبت خاص حضرات گرامی قدسنا اللہ تعالیٰ باسرارہم السامی ہر چند بالا زود
دست مشاہدہ وادراک نمی ماند چگونہ مدرک شود کہ معاملہ بذات بحت می افتد مشاہدہ وادراک
در ظلال وصفات واعتبارات میباشند چون ازاں بالا تر رود بجز حیرت وجہل ونکارت
ہیچ نے باشد معاملہ چنین من لم یذق لم یدر شکر خداوند ہمہ وقت وہمہ حال بجا آوند لئن
شکرتم لازیدنکم وفقیر را از تفقد احوال خود ہیچ وقت غافل نداند فقط

مکتوب نودم۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفےٰ

اما بعد بجناب فیض مآب حضرت مولوی حسین علی صاحب رحمه الله تعالی درجاتکم از فقیر حقیر لاشئ عثمان عفی عنه پس از تسلیمات آنکه صحیفه شریفه مشتمل بر خیریت خویش و بیرون شدن از شہر بطرف زمینات و نفرت از مردمان و قوة رابطه وغیره که قلمی فرموده فرستاده بودند شرف ورود فرمود جناب من چوں قلب را تعلق و تعشق بذات اقدس پیدا میشود لاچار از ما سوی الله نفرت حاصل میگردد چرا که قلب حقیقت جامعه است آنرا بسیط میگویند پس در آن یک چیزی میدر آید و آنچه قوت رابطه قلمی فرموده مطلب اصلی برائ حصول نسبت باطن رابطه گفته اند شکر این نعمت عظمی بجا آرند و آنچه درباب منع مرید گرفتن نوشته فیا ضا اگر مرید صادق پیدا گردد و بآرزو و الحاح طلب ذکر نماید بلا فرصت ذکر باوشان بگویند و اوشان را نصیحت درباب امورات ضروریه فرمانید و از تدریس علم ظاهر جان خود را معاف نفرمایید بحد اعتدال شغل علم ظاهر از دست ندهند که این از ضروریات است

مکتوب بست و یکم. بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله وسلام على عباده الذين اصطفى اما بعد محبی و مخلصیم میاں احمد خان صاحب سلمه الله تعالی از فقیر حقیر لاشئ عثمان عفی عنه پس از تسلیمات و دعوات مزید درجات فی الدارین آنکه مکتوب شریف مشتمل بر استدعار دخول فی الطریقه علیه و طلب ورد که فرستاده بودند رسید جناب من مرید حضرت لعل شاه صاحب مرحوم همه مریدان پیر اوشان است حاجت بدخول نیست و اگر او تعالی جناب را فراغ از تحصیل علم عطا فرموده و ایضاً بعد ازاں آنجناب را خیال حصول نسبت باطنی مصمم گردید آں وقت تجدید بیعت درکار است حالا محض وقت فرصت از مطالعه کتب بهمون شغل باطنی که جناب مرحوم نشان داده اند ضرورت نیست حاجت بورد دیگر نیست کار این بزرگواران صرف همت خود است در اسم جلاله نه اوراد و وقت فرصت بکار باد خود سرگرم باشند و حتی الوسع خود نماز پنجگانه بجماعت در وقت مستحبه بے کاہلی و تکاسلی ادا باید نمود و از — امورات نا مشروع و مکروه اجتناب باید فرمود والسلام اولاً و آخراً۔

مکتوب بست و دوم۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الحمد للّٰہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی اما بعد برخوردار سعادت اطوار عزیز الجان محمد سراج الدین طال عمرہ مع علمہ وصلاحہ وفلاحہ از فقیر حقیر لاشئ عثمان عفی عنہ پس از تسلیمات و دعوات پیہم آنکہ مکاتیب متعددہ کہ فرستادی ہمہ رسیدند کوائف ہا مندرجہ آنہا واضح گردیدند ای جگر گوشہ بگوش ہوش اصغا سازند کہ فرزند بالطبع محبوب والدین باشند و جمیع خیرات کسبی باشند یا وہبی والدخق برای او نیز دہندہ حقیقی او تعالی شانہ است و از کثرت حرص فقیر نصیحت بطور ترغیب و ترہیب نوشتہ اند نہ از ناراضی وخفگی ازین باب مطمئن القلب بکار بار خویش سرگرم باشند و ازین آن زمانہ چشم پوشی سازند و کوری و کری طریقہ خود نمایند ہر فاعل و قائل را با واخش قول و فعل خود رسد نہ غیر را لہذا بار بار مینویسیم کہ بقدر وسع خود بجد و جہد تمام مطالعہ کتب از دل نجود بکنند بعد ازان نتیجہ بخش او تعالی شانہ است فقط نہ غیر اِنَّ سعیکم لشتّی۔ نص قطعی است زیادہ ازین بالمشافہہ متعلق است وقت فرصت بطور عادت توجہ بلطیفہ قلب وغیرہ لطائف ورد خود سازند وقت را مہمل نگذارند و از دل ناراضگی فقیر دور کنند ؎

مشکلے نیست کہ آسان نشود   مرد باید کہ ہراساں نشود

بر انسان گرمی و سردی مے آیند قل کل من عند اللّٰہ وما اصابک من مصیبۃ فباذن اللّٰہ نص صریح است درین باب فقیر را غافل ندانند فقط والباقی عند التلاقی زیادہ والدعا۔

مکتوب بست و سوم۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الحمد للّٰہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی اما بعد جناب فیض مآب حضرت مولوی محمود شیرازی صاحب دام فیضہ و برکاتہ از فقیر حقیر لاشئ عثمان عفی عنہ پس از تسلیمات و دعوات مزید درجات واضح آنکہ کیفیات نسبت باطن کہ قلمی فرمودہ بود نہ صحیح و مطابق کتب حضرات گرامی قدسنا اللّٰہ تعالی باسرارہم السامی اند لیکن در بعضی جملہ ہا فرق اجمال و تفصیل است او تعالی شانہ روز بروز ترقیات در جمیع مقامات زمانی امام الطریقہ رضی اللّٰہ تعالی عنہ عطا فرمایاد و موجب ترقیات نسبت باطن در حقیقت

محمدی وحقیقت احمدی درود شریف ہمیں صیغہ اللھم صل علی سیدنا محمد وعلی آل سیدنا محمد افضل صلوتک بعدد معلوماتک وبارک وسلم کذلک نوشتہ وخود حقیر عاصی پر معاصی از درود شریف تہلیل لسانی زیادہ میکند بجہت آنکہ ہجوم امراض بمراقبہ چنانچہ میباید نمیگذارد باقی ہرچہ موجب جمعیت وزیادہ نسبت باطن بنظر مے درآید بعمل آرند فقط

مکتوب بست وچہارم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم حامدا ومصلیا ومسلما محب العلماء والفقرا خان عالیشان حافظ عمرو از خان صاحب سلمہ اللہ تعالی از فقیر حقیر لاشی عثمان عفی عنہ پس از سلام مسنون الاسلام آنکہ مکتوب کہ دربارہ کوائف مختلفہ ارسال داشتہ بودند رسید خوش وقتی رسانید اللہ تبارک وتعالی آں عالیجاہ را بعزت وارین معزز ومکرم دارادہ جناب من نفی کردن ولد ومحروم ساختن آں ولیدا از ارث از روئی شریعت ناجائز است روایہ عدم جواز در مشکوۃ المصابیح در باب اللعان در ربع ثالث در فصل اول بعینہ ہمیں طور قصہ اعرابی از پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پرسیدہ وجواب دادن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (وفائدۃ الحدیث) المنع من نفی الولد بمجرد الامارات الضعیفۃ بل لابد من تحقیق وظہور دلیل قوی الی اخرہ ۱۲ مرقات شرح مشکوۃ

مکتوب بست وپنجم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی اما بعد بجناب فیض مآب حضرت مولوی حسین علی صاحب اوصلک اللہ تعالی الی اقصی المراتب از فقیر حقیر لاشی عثمان عفی عنہ پس از تسلیمات ودعوات مزید درجات فی الدارین آنکہ مکتوب مسرت وفرحت اسلوب مشتمل بر کیفیات نسبت باطن وغیرہ کہ فرستادہ بودند رسید از مطالعہ آں خرمی بے حد وخورسندی بیحد حاصل گردید اللہ تبارک وتعالی بفیوضات خاصہ حضرات پیران کبار علیہم الرضوان والرحمۃ فائز وسرفراز فرمایا دبالنون والصاد ومقصد اصلی از ذکر و اذکار وغیرہ ماثورہ انیست کہ خود را بجز ای ہیچ نشناسد ومنعم حقیقی را جلشانہ بنعمت وتفضیلش ورا داست وفقیر پس از عرس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بازبہ تپ گرم مثل تابستان گرفتار وبود کلمہ اکتفا رفت کہ او تعالی شانہ فرمودہ الا للہ الدین الخالص وجائی دیگر فرمودہ یوم لا ینفع مال ولا بنون الا

مَنْ اَتَی اللّٰہَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ و جای دیگر فرموده وَاذْکُرِ اسْمَ رَبِّکَ وَتَبَتَّلْ اِلَیْهِ تَبْتِیْلًا و فقرا رند شرح فرموده اللہ تبارک وتعالی کتب ورسائل تالیف فرموده اند و مقصد اصلی اجمالاً اینست که عبادت برغبت ومحبت قلب است چنانچه از حدیث شریف ارحنی یا بلال وقرة عینی فی الصلوٰة واضح است و اُمورات غیره تکلفات ولاچاری شرعی فقط ومیان یاران را بیشک در حلقه جا دهند و توجه دهند و توجه فرمانید هیچ مضائقه نیست و آن دو لطیفه بسیار است بران مداومت سازند تا بجدیکه بهفتاد هزار برسانند و خلف محمد سراج الدین چند روز است که بحلقه نمودن امر کرده شده وقت هجوم مرض فقیر پس از ختمات حلقه میکند با درویشان و گفته فقیر لسید صاحب ممدوح اینست که فقیر چند روز پیش از روانگی گفته که کار تو حالا تا ولایت علیا است که نصف سلوک است زیاده ازین حالا نمیشود چند مدت براین اذکار و مراقبات مداومت فرمانید بعد ازین اگر فقیر حیات بود دیده خواهد شد حالا هم اگر کسی از مُریدان حضرت نعل شاه صاحب مرحوم بکمالات والہ وحقائق والہ بیانید توجه فرمانید انشاء اللہ تعالی از تاثیر خالی نخواهی شد فقط محض در غنودگی مرض قلبی شده معذور فرمانید ؏

فصل سوم

در عبارات عجیبه و غریبه نصیحت آمیز

حضرت قبلہ ما قلبی وروحی فداه حسب فحوای مخبر صادق صلی اللہ علیه وسلم[1] اَشَدُّ النَّاسِ[2] بَلَاءً الْاَنْبِیَاءُ ثُمَّ الْاَوْلِیَاءُ ثُمَّ الْاَمْثَلُ فَالْاَمْثَلُ بباعث ازدحام امراض از رعشه و فالج

---

[1] این حدیث شریف از معین العلم صفحه ۵۹۰ چهاپ شده فی المطبع العلوی بعینه نقل کردم ۱۲ منه

[2] والمشهور فی الکتب اشد الناس بلاء الانبیاء ثم الامثل فالامثل

وضیق النفس و دوران سر دائم المرض میمانند و نیز بوجہ کثرت ارشاد و انتظام خانقاہ شریف و
احوال پرسی زائرین و واردین و تدریس کتب تصوف مثل مکتوبات قدسی آیات حضرت امام
ربانی رضی اللہ تعالی عنہ و خواجہ محمد معصوم رضی اللہ تعالی عنہ و رسائل شریفہ باقی حضرات
کرام رضوان اللہ علیہم و جواب مسائل مستفسرہ معتقدین حاضرین و غائبین از ترقیم جواب
عرائض قلیل الفراغت بودند لہذا خدمت تحریر جوابات عرائض کہ از اکناف آفاق و
اطراف عالم بخدمت سامیہ میرسیدند این عاصی پر معاصی را مفوض میفرمودند و این خادم
دیرین چوں جواب عرائض تحریر نمودہ برائے تسجیل بخدمت حضرت صاحب قبلہ قلبی و روحی
فداہ میبرفتم بوجہ کمال شفقت و رافت بحال مکتوب الیہ بر بعضی مکاتیب چند کلمات بقلم
فیض رقم خود نیزے فرمودہ بودند این کمترین و کہترین خادم دیرین آں کلمات فیض نفحات
را جمع نمودہ ضمیمہ مکتوبات نمودہ ام و برائے توضیح تام اسم مکتوب الیہ در صدر ہر عبارت
تحریر ساختہ ام بجناب حضرت لعل شاہ صاحب سکنہ وندہ شاہ بلاول صاحب
قدس سرہ العزیز خیال من ہر چہ از مولی است ہمہ اولی است و در ہر امر صبر درکار است
الحمد للہ علی کل حال و نعوذ باللہ من حال اھل النار ۔ فقیر و آنجناب فیض مآب کہ وقت
بآخر رسیدہ و ختن و ابتلاء محن زور شور کردہ لازم کہ شب و روز بہ نیاز و عاجزی تمام بیاد مولی
حقیقی عز اسمہ در ہمہ حال شاغل باشند تا یک لحظہ از یاد او غفلت نباید کرد قل اللہ و بس
وما سواہ عبث و ہوس فانقطع علیہ النفس بملا محمد رسول آخوند زادہ صاحب لنڑون[1]
آنچہ از بنائی در تنگ[2] قلمی نمودہ جناب من وار دنیا ہمہ تنگ است فراخی او در فراخی دل
است او تعالی شانہ میفرماید افمن شرح اللہ صدرہ للاسلام فھو علی نور من ربہ
مراد از شرح صدر قطع علائق است چوں علائق ماسوی منقطع شوند انعام و ایلام مساوی میگردد
و پس بمذاق مفسرین محققان و صوفیان شرح صدر ہمیں ترک تعلق ماسوی اللہ است پس صوفی

---

[1] نام قومیت از افاغنہ ۱۲ منہ [2] تنگ نام جائیست کہ تفصیل آں پیش ازیں بر حاشیہ ملفوظ سوم نوشتہ شدہ است ۱۲ منہ

را باید کہ بغور در وقت خلاً بدل متوجہ شوند کہ دراین جا برائی چہ آمدہ اگر محض بوجہ امید باشد و غرض حصول مال وجاہ نباشد شکر گذار باشند و از مکر و فریب ترسان و لرزان بوند کہ شیطان لعین و نفس امارہ در کمین است با خدا باش بہر جا کہ باشی روز چند دراین جا آمدت بعد ازاں رفتن بوطن اصلی است پس کسی کہ زاد ندارد حیران و سرگردان مے باشد
ے ہمہ اندر زمن تو اینست چہ کہ تو طفلی و خانہ رنگین است بقاضی عبد الرسول صاحب انگوی قوم کہجی۔ جناب من دیدہ قصور در اعمال رومید ہد و ہر قول و فعل و عمل کہ درین مقامات از سالک صادر شود لائق ردو طرد می بیند نشایان قبول پس سالک را باید بل لازم کہ اوقات عزیزہ خود را باذکار و افکار و عبادات و طاعات معمور دارند و ہمہ امورات ظاہری و باطنی باو خدا سپارند فہمایش این چنیں نکات بمشافہ موقوف چکنم کہ بعد مسافت مانع شد۔

ے چکنم چارہ ندارم کہ خدا کرد جدا

مولنا صاحب در مثنوی شریف میفرمایند ے

فقر خواہی آں بصحبت قائم است ۔۔۔۔ نہ زبان درکار آید نہ زدست

باخدا باش بہر جا کہ میباشی جناب شمس الدین حبیب اللہ مرزا جان جانانی صاحب قدس اللہ تعالی بامسرہ الاقدس وافاض علینا من فیوضاتہ وبرکاتہ میفرمایند چوں پیر سالک بکمالات پیر سد مرا بخاطر تردد میآید کہ مبادا از طریقہ دست بردار گردد قصۃ العشق لا انفصام لہا قدم این جا رسید سرش چاک شد زبادہ ایام بکام باد بسید یوسف شاہ صاحب سکنہ قصبہ وزیر آباد ذاے عزیزہ ذوق و شوق وغیرہ حالات جلیلہ در ابتداء میں در وطالبین حضرتی میباشند و چون معاملہ از ظلال بالا رود حالات سابقہ ہبا منثورا گردند بجائی ذوق و شوق بے لذتے و بے حلاوتی آیند کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دائم الفکر متواصل الحزن الذین یاحسرت از بی ذوقی دریاد نشوند چکنم جای بود باش کما در ماست و وقت

لہ از قدیم الایام بطن ایشان شہر کانگڑہ است ۱۲ منہ

آمدن آنجناب اکثر فقیر ناجوڑ میباشد و برائے کسب سلوک حضرات مجددیہ علیہم الرضوان علم
بکتب ایشان از ضروریات این راه شمرده اند قصة العشق لا انفصام لها فقط والسلام
بمولوی محمد نور الحق صاحب شاہ پوری غرض آنکہ رقعہ مسرت بقعہ آں انشا فقید مع قصیدۂ
مدح در حق این سراپا قدح ارسال فرموده بودند بفرح و ترح رسانید فرح بجهت ازدیاد شوق
شما و ترح بسبب نسبت تضییع اوقات در امر لا طائل بلکہ در امر محظور کہ مدح کسی کہ مستحق مدح
نباشد ہم مادح را زیان دارد کہ غیر مطابق واقع باشد و ہم ممدوح را کہ خود را مستحق آن دانستہ
در ورطہ پندار و استکبار ہلاک میگردد لہذا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم در بارہ این چنین مادح
ارشاد فرموده اند قطعت عنق اخیک پس باید کہ من بعد جناب بثنائے حضرت باری تعالی جل شانہ
و بمدح سید الکائنات صلی اللہ علیہ وسلم اشتغال داشتہ باشند کہ سعادت دارین و دولت
کونین است و خود در ذکر و مراقبہ سرگرم باشند **بخدا و خان صاحب تری**[1] **سکنہ ڈیرہ اسمٰعیل خان**
از طرف فقیر اطمینان سازند این کار معنوی تعلق برابطہ محبت دارد حضور باشد یا نہ البتہ حضور را
حضور حیات است برابطہ محکم باش و در ہر کار الہ آن خود باشد یا از دیگر نظر بکار سازی حقیقی
دارند کہ فردا ہر کس را معاملہ باں ذات متعالی اللہ جلشانہ این دار گذاشتنی است چاره ناچار پس
ہوشمند و دانا آنست کہ کار روز حساب آسان باشد زیادہ والدعا بقلم خود مرقوم شد **بحاجی حافظ**
محمد خان صاحب سکنہ اڑی[2] **افاغنہ** اے عزیز بگوش ہوش استماع فرمائید کہ امروز وقت
کار است فردا بجز حسرت و ندامت ہیچ کس را بدست نخواہد آمد پیوستہ رطب اللسان
باذکار و افکار بوده باشند او تعالی شانہ آن عزیز را بتمنائی ولی رسانا د **بشاہنواز خان صاحب**
براخیل سکنہ کلاچی گنڈہ پوران وقت فرصت بذکر قلبی کہ موجب برکات ظاہر و باطن است
مشغول بوده باشند مطلب اصلی از ایجاد عالم ہمیں است غیر ازین ہمہ ہیچ **بمنظور علی خان صاحب**

---

[1] نام قومیت از افاغنہ ١٢ منہ

[2] نام قومیت از افاغنہ ١٢ منہ

بوڈہانسوی قوم راجپوت پاس خاطری جناب مولوی[1] صاحب از ہر وجہ کہ باشد پاس خاطری
فقیر است اعانت و خدمت گذاری درویش خدا پرست سعادت دارین و در آن متصور است
و در حلقہ او فقیران صبح و شام عند القدرت نسبتے سازند کہ این نعمت عظمیٰ و غنیمت کبریٰ بدست
آمدن بسیار مشکل است این وقت را بخوبی نگاہ دارند فقط بغلام محی الدین صاحب
سکنہ ماچھیوال ضلع جھنگ دفع خطرات شیطانی از دل کار سہل نیست از توجہات اہل اللہ
باوجود ورزش سالک آسان یشوء العاقل یکفیہ الاشارۃ فقیر مشافہتہً عرض کردہ کہ خدمت مولوی[2]
از دل برای رضا مندی مولی بکنند و علم ظاہری را طفیلے سازند زیادہ ازیں فقیر را ہیچ نمی آید فقیر
دعاگوی است بمولوی محمد عیسےٰ[3] خان صاحب ولد حاجی قلندر خان صاحب تپی حیل
گنڈہ پور رئیس ٹمڈی عرصہ دو ماہ شدہ کہ فقیر بمرض تپ و اسہال گرفتار و از نماز مسجد محروم بو مزارات
حضرات گرامی دعائے شفا فقیر گاہ گاہے میخواستہ باشند و بوقت مناسب حضرت صاحبزادہ
صاحب را نیاز بے اندازہ تسلیمات و تکریمات عرض سازند بمولوی نور خان صاحب
چکڑالوی مولوی نور خان صاحب را معروض کہ فقیر از آن صاحب راضی است او تعالیٰ شانہ
راضی باشند و سستی و کاہلی در شغل باطن وغیرہ کہ عارض است فقیر در دفع آنہا دعا ہا کردہ او تعالیٰ
شانہ قبول فرماید بعبد الغفور خان صاحب راجپوت سکنہ کھیرڑی توابع ضلع رہتک
اوقات عزیزہ را بوقت فرصت باذکار و افکار معمور دارند کہ سعادت دارین و دولت کونین
منوط بیاد مولیٰ است و بس کار این است غیر ازین ہمہ ہیچ بمیاں غلام رسول صاحب ننگر دیہ
سکنہ ڈیرہ اسمٰعیل خان احوال فقیر بدیں منوال کہ وقت روانگی میاں عبد الرحمن صاحب

---

[1] مراد جناب مولوی محمود شیرازی صاحب ١٢ منہ　　[2] مراد جناب مولوی شیرازی است ١٢ منہ

[3] جناب مولوی محمد عیسیٰ خان صاحب برائے خواندن علم طب در دہلی رفتہ بودند و قیام ایشاں در خانقاہ حضرت شاہ
غلام علی شاہ صاحب بود کہ در آن مزارات اندیس در آنجائی متبرکہ کہ جناب حقائق و معارف آگاہ حضرت صاحبزادہ
میاں ابو الخیر صاحب رونق افزا اند ازیں جہۃ این عبارت نوشتہ شد ١٢ منہ

ضیق النفس وتپ خفیف حالا بجائی ضیق مرض فالج کہ آنرا بہندی ادھرنگ گویند تمام طرف راست گرفتہ است ودرد سر وپریشانی آن غالب وتپ بطور سابق از بارگاہ شافی حقیقی طلب شفا است زیادہ دعا سید سردار علی شاہ صاحب ولد سید بہاؤ الدین شاہ صاحب بخاری ملتانی این عزیز اوقات متعارہ خود را کہ بدل نمی دارند بطاعات وعبادات و افکار واذکار معمور دارند کہ سعادت دارین ودولت کونین در این است غیر ازین ہمہ ہیچ وانجام حاجات ضروریہ لابدیہ بوسیلہ پیران کبار علیہم الرضوان والرحمۃ ہموارہ میخواستہ باشند انشاء اللہ تعالیٰ بہدف اجابت رسند فقط بنوابخان صاحب پنجابی تا دستداد ملاقات جسمی پنج صد بار درود شریف بلاناغہ باوضو در شبانہ روز ورد سازند واستغفار یک صد بار بعد از صلوٰۃ عصر وتکبید یا قبل از طلوع صبح صادق باعجز ونیاز تمام میخوانده باشند امید است کہ انشاء اللہ تعالیٰ در حاجت مطلوبہ مفید خواہد شد بغلام حیدر خان صاحب مقیم ڈیرہ اسمٰعیل خان ختم حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ قبل ازین فقیر شما را نشان دادہ بود آن مواظبت میکنی یا ترک کردہ این ورد بصدق دل بلاناغہ پنج صد بار اول وآخر صد صد بار درود شریف ورد سازند وثوابش بروح پرفتوح محبوب سبحانی غوث صمدانی شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بخش نمودہ حاجتش بواسطہ جناب ممدوح از بارگاہ الٰہی جلشانہ میخواستہ باشند امید غالب کہ سرانجامی مطلبش خواہد گردید فقط بمیاں محمد فاضل صاحب قوم اوان ساکنہ ملکھڈ ضلع راولپنڈی بمخدرہ مستورہ حضرت بی بی صاحبہ وغیرہ خدام ایشان دعوات کثیرہ مطالعہ باد فقیر را پیوستہ دعا گو دانند وایضاً فقیر را بدعائی حسن خاتمہ یاد فرمودہ باشند وبدوستدار محمد سرور خان صاحب را تسلیمات ودعوات موصول باد بجناب میرا صاحب قلندر ساکنہ پشین علاقہ بلوچستان۔

نوٹ یکبار حضرت تجیزاتعلیی ودرجی غذاء بامراض مرضی بودند کہ خط جناب میرا صاحب قلندر رسید پس در آن حالی این ابیات بزبان پشتو بحالت امراض ودردہائی بے قراری از خود ساختہ بجائی جواب خط ہمین ابیات فرستادند ۱۲ منہ

افغانی سلامه د راغائی نه را تغلی　　　　فائده نه کی بی دیدن سلامونه
نا جوړ پروت فقیر حقیر یه د بستر ی　　　　د اجل سپاره کوی همیش تاختونه
بیا به وکی ته ارمان لسے قلندره　　　　منده به نه کی فوائد د مجلسونه
د قضا سپاره چه تاخت یه ممکن کہ　　　　پس حاضر غائب به د واړه یو رنگ وینه
عثمان خوار زار پروت یه میدان دی　　　　د قضا سپاره زنیان په آسوړ دینه
بی اجله مرگ اقی نشة تماشه که　　　　په خپل کار سره مشغول اوسه عزیزه
خطره مه راوړه په زړه کنبں ای عزیزه　　　　د فقیر حال مرهمیش د خپسی وینه
سوال جواب د زائرینو واردین　　　　په خپل جان سره فقیر عثمان کوینه
درویشان او زنان واړه سره وای　　　　د عثمان مرض خفیف د جوړ به بنینه

بقاضی محمد امیر بخش صاحب قریشی سکنہ موضع احمد پور سیالاں تحصیل شورکوٹ ضلع

ترجمہ ابیات پشتو بزبان فارسی

آمد افغانی سلامت خود نیامد درد سے قدم　　　　هرگہی تو خود نیای او ندارد سود هم
هست بر بستر کنون بیمار شنو این فقیر　　　　شاه سواران اجل بر تاخت آیند و مبدم
ای قلندر باز خواهی کرد افسوس فرید　　　　تو مجالس پر فوائد را نخواهی یافت هم
شهسواران اجل چون تاخت بر ممکن نمود　　　　حاضر و غائب بود یکسان در آن لحظه دم
خوار و زار عثمان افتاد است بمیدان صاف　　　　شهسواران قضا زین می نند آینده هم
بی اجل مرگیست تماشا کن و لیک　　　　باش شاغل در امر خویش بالکل بے الم
خطره در خاطر میاور گرسش بسخن نب　　　　حال احقر این چنین هر وقت با شد اے صنم
میکند سوال و جواب زائرین و واردین　　　　این فقیر عثمان دائم با دل خود دمبدم
جمله درویش و زنان این سخن دارند بر زبان　　　　مرض عثمان است کم تر صحت خواهد یافت هم
ساخت این ترجمہ اشعار سرود بہر رب　　　　لیک ساعی ہیں بود اکبر علی شاه هم

جھنگ از کار خیر کہ استفسار نمودہ بودند فقیر را در چنیں امورات مہارت نیست در ہر کار کہ مسکینی فقیر را دعا گوئی دانستہ فقیر بر کسی اہلِ دنیا تعلق و آشنائی حسب فرمودہ بزرگان علیہم الرضوان پیدا نساختہ و نمیکیم بہر کس آیندہ سلام مسنون را جواب حسب امر شرعی میدہیم فقط لبید پیر امیر شاہ صاحب سکنہ وان کیلا نوالی توابع ضلع شاہ پور تادست داد ملاقات جسمی اوقات عزیزہ خود را کہ بدل ندارند بیاد مولی حقیقی جلشانہ معمور دارند کار انیست غیر ازین ہمہ ہیچ بجناب حضرت لعل شاہ صاحب سکنہ وندہ شاہ بلاول صاحب قدس سرہ العزیز از فرط حرارت چہ نگار یدہ شود بجز انیکہ ہر چہ از مولی است ہمہ اولی لبید گل صاحب درویش خانقاہ شریف سکنہ خوست توابع خراسان پس از سلام مسنون واضح باد کہ ازیں کدام امر بہتر باشد کہ آن برادر بحصول علوم دینیہ مشغول شدہ او تعالی شانہ علم نافع وہادی رب العباد باید کہ پابندی بر نماز پنجگانہ کنند بوقت مستحبہ کہ فقہاء علیہ الرحمۃ در کتب خود ثبت فرمودہ اند غرض از لہو و لعب اجتناب سازند و از فقیر در خاطر ہیچ دغدغہ نسازند بمولوی مہر محمد صاحب سکنہ انگہ شاہ بلاول توابع ضلع شاہ پور یک کاغذ جواب آمدہ جوابش نگار یدہ فرستادہ ام و حالا کہ مکتوبش دستی کسے داد جوابش بطرز تعزیت قلمی شد اللہ تبارک و تعالی ہمہ اموات را غریق بحار غفران فرمودہ پس ماندگان را صبر جمیل و شکیبائی جزیل عطا فرمایاد و آں عزیز را لازم کہ وقت فرصت اوقات عزیزہ خود را کہ بدل ندارند یاد کار و افکار و غیرہ عبادات معمور دارند کہ کار انیست غیر ازین ہمہ ہیچ والیقنًا بانہدام مکانات وغیرہ مکروہات خوفے و ملالے رو دادو لکن چوں از مولی است جلشانہ بجز رضا بقضائے الہی جل شانہ چارہ نیست انا للہ وانا الیہ راجعون او تعالی شانہ در دارین بدل آں ثواب بے حساب دہاد بالنون والصاد بمولوی محمد عظیم صاحب چناوڑ حال سکنہ کلاچی گنڈہ پوران جلد ہائے کتب نہایت پسند فقیر است تسلی فرمایند او صلاک اللہ تعالی فی الدین والدنیا الی غایتہ ما یتمناہ بحرمۃ خیر البریۃ صلی اللہ علیہ وسلم

بجناب مولوی محمود شیرازی صاحب سکنہ شیراز توابع ایران دو عرضی مشتمل خیریت خویش مرسول ماموں کہ رسیدہ باشند و بہ احتمال عدم رسی واضح کہ فقیر پنج وقت نماز در مسجد شریف باجماعت مستجبہ میخواند۔ حالاً دو روز شدہ کہ دوران سر دفع شدہ و گرمی باقی این ہمہ بالصدق نہ رسم افغانان از ین طرف تا حال کل خیریت بہ تسلی تمام بکار بار خویش شاغل باشند کہ وقت وقت کار است کہ جوانی است در پیری ہیچ نمیشود خبر نا دہ بسیار تشویش دادہ کہ چہ نویسم کہ در این جا خواندہ انگریزی نبود بدعا مشغول شدم و صبر کردم و این خیال در دل کردم۔

چلہ مرستا دہ لویہ خدایہ	زیادہ طاقت دغمونہ لرم خوار یمہ
چہ دفاصبر ایت نازل شی	غریب ترغاڑہ کڑہ دصبر تعویذ وُنہ
هاتف لغیب آواز وکه	سوالہ خدایہ ہمہ ہیچ دی ہیچ کنڑہ

بجمد زکریا صاحب ولد مولوی صالح محمد صاحب مرحوم واعظ ڈیرہ اسمٰعیل خاں درود شریف ہمیں صیغہ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَفْضَلَ صَلَوَاتِکَ بِعَدَدِ مَعْلُوْمَاتِکَ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ عَلَیْہِ ہزار بار در شعبان روز در وساز بلانا غہ انشاء اللہ تعالی برای سرانجامی کار ہا دین و دنیا مفید خواہد شد زیادہ والدعا بمولوی محمد نور الحق صاحب شاہ پوری بیرون کردن از خانہ دیر مینہ اہل پردہ آں عزیز خوفے وملالے رو داد کہ چہ نویسم کافی المہمات بسے خیر برائے انجام کارہا خانگی از غیب الغیب سرانجام ساز رب العباد وما اصابك من مصيبة الا باذن الله انشاء اللہ تعالی کارساز حقیقی جلشانہ ضائع نخواہند گذاشت بحاجی عبد الکریم صاحب قوم اترا سکنہ گرہ لونگ پس از تہجد ضرور این دعا بخوانند یا سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ بعد ازاں بواسطہ حضرت صاحب قبلہ وکعبہ حاجات خود از درگاہ الٰہی بخواہی مرادش حاصل خواہد شد زیادہ والسلام بمولوی نور خاں صاحب چکڑالوی قوم اوان برائے دفع آفت سحر و جادو اول درود شریف سہ بار خواندہ بعدہ ہفت کرت فاتحہ وہفت بار آیۃ الکرسی

وهفت بار چهل قل یعنی این مجموع هفت بار خوانده بر جان خود و مریضان دم کنند انشاء الله تعالی
آفتش دفع و رفع خواهند گردید۔ نیز در خانه و در تمام حویلی بدین مرقومه خوانده دم کنند انشاء الله تعالی
برائے جمیع امراض و آلام و اسقام مفید است و اسامی اصحاب کهف را در هر زاویه کشت در
ڈولی بند کرده دفن کنند انشاء الله تعالی جمیع امراض کشت و از ژاله وغیره آفات مفید
است باقی شافی الامراض و دافع الآفات او تعالی شانه است۔ دیگر بوقت صبح صادق فجر
شریف پیران وقت عشا نیز خوانده چیزی کلام ربی بخش پس ازاں بوسیله جز علیه او شان دعا ها
برائے هر مطلبش که میداری خواسته باشند انشاء الله تعالی از مجربات است و آں فاتحه
وغیره سه وقت صبح و ظهر و عشا باوضو خوانده بر جان و آدمان و برائے مال مویشی بر چیزے
خوردنی دم کرده باشند زیاده فقیر را از دعاگوئی خمس الاوقات غافل و ذاهل ندانند بحاجی
حافظ محمد خان صاحب ترین سکنه اڑی افاغنه۔ اے برادر ؎

مشکلے نیست که آسان نشود   مرد باید که هراسان نشود

دل قوی دارند شب و روز از دربار باری تعالی بواسطه پیران کبار قدسنا الله تعالی
باسرارهم الاقدس عزت و فتحمندی میخواسته باشند کار ساز او ست تعالی شانه فراموش
ازیں طرف محال است بشیر دل خان صاحب لاهوری فقیر را همواره دعاگوی خود
میدانسته باشند کاغذ اسمی فقیر نوشته یا نه نوشته مجیب الدعوات او تعالی شانه است هر کس
را از درویشان نصیب میشه حکیم مطلق جاتے دم زدن نیست وگاه گاهی بوقت فرصت
توبه و استغفار وغیره عبادات اوقات عزیزه را معمور دارند که روز حساب در پیش است کار
دنیوی بهر طور میگذرد و کار آخرت دشوار است کار انیست۔ غیر ازیں همه هیچ بقاضی محمد بخش
صاحب قریشی سکنه احمد پور سیالاں تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ آنچه مستی
باطن نوشته است دانسته که باطن صوفی بصحبت ناجنساں تکدر میشود ؎

صحبت بد اهل تباه میکند

دیگ سیاہ جامہ سیاہ میکنند فقیر درباره دفع شر باعدار آفاقی وانفسی دعا ہا میکند او تعالیٰ شانہٗ از شر او شان در حفظ خود محفوظ دارد او رب العباد **با للہ داد خان صاحب محرر جناب** من اوقات مستعاره عزیز خود را که بدل ندارند باذکار و افکار وغیره عبادات معمور دارند که سعادت دارین و دولت کونین در عبادت مولیٰ حقیقی عز شانہٗ منحصر است فقط **محمد عبد اللہ صاحب**[1] **سکنہ بندر بمبئی** از طرف فقیر پس از سلام مسنون عرض سازند که کار طریقت مشافہ یک بار میخواہد معذور فرمانید **بمر دمان کڑی شادنیری قوم ناصر** انتظار ی کہ از جهته جنگ درمیان شما یان و قوم کاکڑان فقیر را بود آں دفع شد اللہ تبارک وتعالیٰ در آئنده ازیں چنیں حرکات ناشائستہ در حفظ خود محفوظ دارد فکر درچنیں وقت لازم است دیگر ناصران چہ میکنند حتی الوسع خود از جنگ وجدال دست کوتاہ کنند **بدر الدین صاحب درزی سکنہ قصبہ چونڈہ باجوہ توابع ضلع سیالکوٹ** ۔اے عزیز باید که اوقات عزیزہ حیات مستعاره را معمور بعبادات وطاعات واذکار و افکار معمور دارند که سعادت دارین و دولت کونین منوط بیاد مولیٰ است عز شانہٗ **بملا رباد شاہ شادنیری قوم ناصر** درمیان نماز فرض وسنت وقت صبح ہفت بار فاتحۃ الکتاب با بسم اللہ یعنی الحمد للہ رب العالمین تا آخر ہفت روز بلا ناغہ خوانده بر مریض دم کنند و ثواب بر روح پر فتوح حضرت قبلہ وکعبہ نور اللہ تعالیٰ مرقدہ الشریف و برد اللہ تعالیٰ مضجعہ اللطیف بخشیده صحت برادر خود از جناب شافی حقیقی جلشانہٗ میخواستہ باشند **بمیاں احمد و غلام محمد سکنہ موضع وہیر ضلع شاہ پور تحصیل خوشاب** اے عزیزان اوقات حیات مستعاره را غنیمت دانستہ در اہم مہمات که یاد مولیٰ و عبادت معبود حقیقی است معمور دارند بحدیکہ یک لحظہ ولمحہ در غفلت نروند که سعادت دارین و دولت کونین منوط باں است۔ **بمحمد مہربان خان صاحب ولد شہاب الدین خان صاحب بلچ سکنہ پلیانہ ضلع**

---

[1] محمد عبد اللہ صاحب برای کسی شخص سفارش نوشتہ بود که بذریعہ خط ومراسلت اورا مرید فرمانند حضرت قبلہ برائے اوشان ایں الفاظ ارقام فرموده۔ ۱۲ منہ

ڈیرہ اسمٰعیل خان از کراغذ بعضے دوستان ہندوستانی معلوم شدہ کہ از تاریخ یازدہم ماہ ذی الحجہ در میانوالی شریف وبا عارض شدہ در شش ہفت روز قریب چہل ہزار کس راہی آخرت شدند از ین مر انتظار کثیر بطرف شہاب الدین خان صاحب دامنگیر است بحکیم میاں اللہ بخش صاحب و فرزند او میاں غلام نبی صاحب حکیم سکنہ مورانی علاقہ تجھر توابع ضلع ڈیرہ اسمٰعیلخان

اے عزیزان اوقات جہان مستعار را کہ بدل ندارند با ذکار و افکار وغیرہ عبادات معمور دارند بحدیکہ یک لحظہ ولمحہ در غفلت نروند کہ سعادت دارین و دولت کونین منوط بآن است فقط و فقیر را بدعائے حسن خاتمہ یاد و شاد فرمایند بسید فضل حسین شاہ صاحب سکنہ پیر پہائی علاقہ میانوالی توابع ضلع بنوں ای عزیز علت غائی از ایجاد انسان بقولی معرفت الٰہی و بقولی عبادت باخلاص است پس مآل ہر دو قول یکجا است پس لازم کہ در اوقات فرصت اوقات عزیزہ خود را کہ بدل ندارند باذکار و افکار وغیرہ عبادات معمور دارند و استغفار کثیر در شب تار درد خود سازند اوقات عیش و خواب و خور در پیش است و پیوستہ بر کارہائے خود کہ بے یاد حق تعالٰے نادم و مستغفر باشند کار اینست غیر ازین ہمہ ہیچ و فقیر را بدعا گوئی حسن خاتمہ یاد و شاد میفرمودہ باشند بملا نسیم گل آخوند تبوچی سکنہ موضع نورڑ توابع ضلع بنوں تکرار اقلمی میشود کہ این خوابہا و خیالہا خبر از استعداد میدہند لکن باید کہ باین چنیں امورات مغرور نشوند کہ شیطان لعین دشمن سخت ہمراہ انسان است بسیار سالکان را درین چنیں امورات گمراہ ساختہ است باید کہ ہمہ وقت ترسان و لرزان باشند چہ جائے فخر و قبولیت زیادہ بمشافہ موقوف است بمحمد امین صاحب پراچہ باقی سکنہ شہر اٹک و ملاحی ٹولہ توابع ضلع راولپنڈی تا دست داد ملاقات حسبی بکار با رخویش اوقات عزیزہ را معمور دارند تا یک لحظہ ولمحہ در غفلت نروند کار اینست غیر ازین ہمہ ہیچ واذکر اسم ربک وتبتل الیہ تبتیلا ۔ قل اللہ وحسب وما سواہ عبث وھوس فانقطع علیہ النفس ٥

ذکر گو ذکر تا ترا جان است — پاکیِ دل ز ذکر رحمن است

بفیض علی شاه صاحب سکنه کهوتکه علاقه خوشاب توابع ضلع شاهپور یاد و شاید
که وقت فرصت از اذکار ماموره واپس تضرع و زاری بجناب باری تعالی شانه مینموده باشند
انشاء الله تعالی نتیجه بخش خواهد گردید خلاصه از زندگانی یاد مولی است دیگر به نسبت
آن همه هیچ بصاحبزاده محمد گل صاحب خلف فقیر جهتر موسیٰ صاحب مرحوم که خلیفه
حضرت حاجی دوست محمد صاحب بودند قوم یسین زی یه جالا ساکن پلیانه
که آنجا خانقاه اوشان ساخته است و آنچه احوال بد اعتقادی صادیان[۱] قلمی
فرموده جناب من هر کس با داشت عمل خود روز رستخیز خواهد دید الیوم تجزی کل نفس بما
کسبت لا ظلم الیوم نشنیده اند و معنی غیبت و افترا و بهتان نمیدانند هادی مطلق جلشانه جمیع مسلمین و
مومنین را هدایت فرماید حافظ حقیقی جلشانه آنجناب را از شر و دشمنی اوشان در حفظ خود محفوظ
داراد برب العباد بملا فقیر محمد صاحب خروٹی[۲] برای دفع تنگی و حصول فراخی ختم رب لا تذرنی
فردا وانت خیر الوارثین پنج صد مرتبه اول و آخر صد صد مرتبه درود شریف خوانده بروح پرفتوح
حضرت مرشدیم صاحب بخش ساخته بعده انجام حاجت خود بواسطه اوشان از جناب باری
تعالی میخواسته باشند فقیر را نیز دعا گوئی دانند بقائم دین صاحب پنجابی وقت فرصت
بیاد مولی که سعادت دارین و دولت کونین در آن منحصر است شاغل باشند کار این است غیر ازین
همه هیچ بسید[۳] پیر امیر شاه صاحب سکنه وان کیلا نوالی توابع ضلع شاهپور الله تبارک
و تعالی بفیوضات مکتوبات مقدس سرفراز فرماید الیفا او تعالی شانه مبارک سازد گاه
گاهی وقت فرصت مطالعه نماید بملا عبد الحق آخوندزاده صاحب هرپیال[۴] سکنه

---

[۱] صوات علاقه ایست در ملک افغانستان و باصطلاح پشتو صاد میگویند

[۲] خروٹی نام قومیت از افاغنه ۱۲ منه

[۳] سید صاحب موصوف نوشته بودند که در خواب مرا کسی مکتوبات امام ربانی عنایت بخشیده اند پس در جواب آن این عبارت نوشته اند

[۴] هرپیال نام قومیت از افاغنه ۱۲ منه

شین غر توابع ضلع اپوزئی عادت مستمرہ فقیر است کہ از لاچاری جواب کاغذ نوشتہ میشود چرا
کہ امثال فقیر اکثر اوقات بمرض ضیق النفس و دوا نہائی موسمی گرفتار میباشد چوں از مولی است ہمہ
اولی است فقط ملا خدا ئداد قوم ساہی سکنہ موضع چاہگان توابع ڈیرہ اسمٰعیل خاں
مرید را اخلاص و رابطہ قلبی درکار است بلکہ مثل شما آدم غریب و عیالدار را وقت ضرورت گذران
کردن با خلق مضائقہ نیست و حتی الممکن از مخالفات شرعی پرہیز باشند حافظ حقیقی جلشانہ آں عزیز
را از شر دشمنی او شان در حفظ خود محفوظ دارد او رب العباد بحقداد خان صاحب ترین
سکنہ ڈیرہ اسمٰعیل خان فقیر انشاء اللہ تعالیٰ ہرگز شمارا فراموش نخواہد کرد تسلی دارند او تعالیٰ
شانہ شمارا ضایع نخواہند کرد لکن حتی الوسع خود از مخالفات شرعی اجتناب دارند فقط بمتولی
خان صاحب پنجابی باید کہ از لغویات و لہویات اہل زمانہ کنارہ نمودہ باستقامت بامورات
دینویہ و نماز و روزہ یاد مولی کہ از ہمہ اولی است شاغل بودہ باشند کہ سعادت دارین
و دولت کونین درین منحصر است و ہموارہ فقیر را دعا گو دانند بجناب مولوی عبید اللہ
صاحب ساکنہ ڈیرہ اسمٰعیل خان ایں عزیز کارہائے دنیاوی درین وقت آخر الزمان
نہایتہ و غایتہ ما را ندیں مرد آنست کہ درچنیں تنگی اوقات عزیزہ متعارہ خود را کہ بدل ندارند
دراہم جہام صرف سازد و آں یاد مولی است و اتباع شریعت علیہ و در اقوال و افعال
بلکہ در ہمہ اوضاع جناب من بدو کلمہ اکتفا رفتہ تا دل تنگ نشوند وقت کار است
فردا بجز حسرت و ندامت در دست ہیچ نخواہد بود فرمودہ اللہ تبارک و تعالیٰ را بنظر فرمانید
جائے کہ فرمودہ یا ایہا الذین آمنوا آمنوا وجای دیگر فرمودہ الا للہ الدین الخالص
زیادہ والدعا بنواب غلام قاسم خان صاحب گنڈیخیل[1] والی ٹانک توابع ضلع
ڈیرہ اسمٰعیل خان پیوستہ اتباع طریقہ سنتہ سنیہ و اجتناب از فرقہ شیعہ شنیعہ مرزوق کناد
بجناب ملا جانان آخوندزادہ صاحب قوم ہوتک[2] سکنہ مرغہ ہوتک ملک خراسان

---

[1] گنڈیخیل نام قومیست از افاغنہ ۱۲ منہ [2] ہوتک نام قومیست از افاغنہ ۱۲ منہ

برخوردار محمد سراج الدین از فارسی و صرف و نحو و منطق تا قطبی و شرح عقائد نسفی بالاستیفار فارغ شده حالا در علم فقه کنز آخر تا اجاره رسانیده و شرح کتاب الحج و در اصول فقه نور الانوار تا باب قیاس خوانده درباره او قیان دعاگوئی وافره از روی عنایات و مہربانی میفرموده باشند تا او تعالیٰ شانہ بزودی بمطلب دلی رساند. محمد امتیاز علی خانصاحب راجپوت رئیس سنبھل ضلع مراد آباد - ای عزیز اوقات عزیزه خود را که بدل نا رازنده باذکار و افکار معمور دارند نمازهائ مفروضه خمسه در اوقات مستحبه که فقہا علیہم الرحمۃ در کتب نوشته اند با جماعت ادا سازند و ہمائمکن از محافل و مجالس که در آن مخالف شرعی میباشند اجتناب دارند که صحبت ناجنساں سم قاتل است برائی درویش در آمد و رفت مردمان نیز ترساں و لرزاں میباشند که حب جاه و ریاست ازینها پیدا میشوند و اختلاط با اہل و عیال بقدر ضرورت میفرموده باشند

؎ دادیم ترا از گنج مقصود نشان   گر ما نرسیدیم تو شاید برسی

ہمواره فقیر را از دعاگوئی غافل و ذاہل نداننده بصاحبزاده ولی اللہ خان صاحب خلف ملا امان اللہ آخوند صاحب قوم لودین[^1] علاقہ سیاه بند ملک خراسان که یکے از خلفائے حضرت حاجی دوست محمد صاحب بودند فقیر در ماه شوال تبتاریخ دوم روز بمرض تپ و سرفہ و ضیق النفس مریض قریب چہل روز بمرض مذکور مبتلا که ہیچ کس را امید زندگی فقیر نبود حالا شافی حقیقی عز شانہ نوعی شفا بخشیده که نماز مفروضه بشدت تمام استاده میخوانم و طاقت بالکل رفته ضعف و نقاہت بدرجه اتم چوں آں عزیز از محباں و مخلصاں اند قلبی میشود که بدعا حسن خاتمه یاد فرمانید این چند کلمه بشدت تمام بقلم خود قلمی شده بدوستان آں جانی خصوصًا برادران حقیقی و او در زادگان سیاه بندی با تفاق آیندگان سلام و مسنون و دعوات وادین مشحون ابلاغ فرمانید و سلام مسنون فرستانی بطرف فقیر او شان را بجنه کلانی و صاحبزادگی ننگ و عار است مگر فقیر با شان چنیں دعاگوئی میکند

[^1]: لودین نام قومیت از افاغنه ۱۲ منه

چنانچه دیگر دوستان را زیاده والسلام محمد سرور خان صاحب سکنه بکھڈ ضلع راولپنڈی بہر جا کہ باشی باخدا باش حالا فقیر صلوٰۃ خمسہ در مسجد شریف با جماعت میگذارد تسلی فرمایند بمولوی سعد اللہ صاحب نبیرہ جناب حقائق و معارف آگاہ حاجی مولوی غلام حسن صاحب مرحوم سکنہ ڈیرہ اسمٰعیل خان اقارب در حق شما عقارب شدند تکیہ بخدا سازند فقیر را بوظیفہ خود کہ دعا گوئی است شاغل دانند محمد نصیر خان صاحب بلوچ جنگوانی چوٹی زیرین تو ابع ضلع ڈیرہ غازیخان منعم حقیقی فعال لما یرید او تعالیٰ شانہ است ہرکار بارادہ کردگار است جلشانہ انشاء اللہ تعالیٰ آں صاحب را ضائع نخواہند گذاشت بمولوی محمد عیسےٰ خان صاحب ولد حاجی قلندر خان صاحب پتی خیل گنڈہ پور رئیس مڈی دوستدارا از طرف فقیر بالکل تسلی سازند فقیر از شما خوش است او تعالیٰ شانہ از شما راضی باشند و ازین طرف از ہیچ وجہ اندیشہ نکنند و بیاد مولیٰ شب و روز شاغل باشند کہ مقصد اصلی از خلقت انسان معرفت باری تعالیٰ شانہ امر دیگر زیادہ والدعا بمولوی حاجی غلام حسین خان صاحب پٹھان عیسٰی خیل سکنہ شہر عیسٰی خیل ضلع بنوں دوستدارا فقیر بیاد بہر جا کہ باشی باخدا باش و سلامتی قلب از ماسوی اللہ از ضروریات دین متین است ہر جا کہ سلامتی قلب بدست آیند بلا فرصت بروید و حصول جمعیتہ حاصل کنید بمصداق نص یوم لا ینفع مال ولا بنون الا من اتی اللہ بقلب سلیم بجناب حقائق و معارف آگاہ حضرت صاحبزادہ مولانا مولوی محمد سراج الدین صاحب مدظلہ و عمرہ و رشدہٗ از فقیر بعد از دیدہ بوسیہا آنکہ جواب کاغذ فقیر نفرستادہ انتظار میماند ؎ دیدہ احقر و دل ہمراہ تست۔

حالا باز مینویسم ؎

خاک شو خاک تا بروید گل | کہ بجز خاک نیست مظہر گل،

اے فرزند صاحبزادگے برطاق بازنہ و کلاہ شکستگی و عاجزی و تواضع برسر نہ

---

[1] مولوی صاحب موصوف از کابیر رفتہ بود ند کہ حضرت قبلہ در انجا بزرگیست اگر اجازت فرمایند گاہ گاہ بخدمت اوشان حاضر شوم بس در جواب آں ایں عبارت نوشتہ شد۱۲ منہ[2] نام توحید از افاضۂ ۱۲ منہ

مصرع کسب کمال کن کہ عزیز جہاں شوی

ضرور احوال صدق بے کم وکاست بنگارند زیادہ والدعا بجناب مولوی محمود شیرازی صاحب سکنہ شیراز توابع ایران۔ الحمد للہ با وجود امراض لاحقہ نماز پنجگانہ در مسجد شریف با جماعت میخوانم واکثر اوقات بعد ختم شریف فجر بہ نیت حلقہ مے نشینم اے عزیز لازم کہ اوقات عزیزہ خود بیاد مولی معمور دارند کہ وقت وقت کار است کہ صحت وجوانی است در پیری بجز دلسوزی وافسوس وندامت براوقات گذشتہ ہیچ بدست نخواہد آمد ع

دادیم ترا از گنج مقصود نشان، گر ما نرسیدیم تو شاید برسی

بفرزند حاجی حافظ محمد خان صاحب ترین سکنہ اڈی افاغنہ توابع ضلع مظفر گڑھ اَللّٰهُمَّ نَوِّرْ قَلْبِیْ بِعِلْمِكَ وَاسْتَعْمِلْ بَدَنِیْ بِطَاعَتِكَ ہفت بار قبل شروع سبق بخوانند وفقیر برائی کشائش مطالعہ وتیزی ذہن ومحبت بطرف خواندن سبق دعا ہا میکنم وخواہم کرد تسلی سازند ملا بادشاہ شادیزی[1] قوم ناصر ہفت کرت فاتحۃ الکتاب یعنی اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ تا آخرہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ تا آخر وقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ تا آخر اینہمہ را خواندہ بر خان مخدوم کنند انشاء اللہ تعالیٰ موجب صحت وعافیت خواہند گردید بسید امیر شاہ صاحب بلاولی ہمدانی دیگر عرض آنکہ جائے سکونت وختمات کردن واحوال باطن واحوال تابعان آنجائی گاہے نہ نگاشتہ انتظار بے شمار باقی است بایدکہ بخلاف ماضی احوالات ظاہری وباطنی وغیرہ احوالات کلی وجزی تفصیل وار قلمی فرمودہ تا دفع انتظار از ان تواند شد بہ بادشاہ ومحمد عمر خراسانی قوم توخئی خارزئی اے عزیزان دنیا غادر وراح است یعنی صباحی آیند وپگاہ میروند ہوشمند آن ہست کہ بغم دین مغموم باشند نہ دنیا کہ گذشتنی است وفقیر را ہموارہ دعا گوئی دانند ودل تنگ نباشد شب وروز بہمان اذکار کہ فقیر نشان دادہ شاغل باشند وختم حضرت صاحب قبلہ وکعبہ نور اللہ تعالیٰ مرقدہ الشریف رب اشتدرنی

---

[1] نام قومیت از افاغنہ ۱۲ منہ

فرداً وانت خیر الوارثین پنج صد بار این آیتہ شریف اول وآخر صد صد بار درود شریف در شبانہ روزہ باوضو بلا ناغہ ورد ساز ند بملا غلام صدیق آخوندزادہ صاحب سکنہ موسی زئی توابع ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان منصرم الامور او تعالیٰ شانہ است بیدلی وغم کردن کار بے ہمتان است زیادہ والسلام والدعا بمولوی محمد نور الحق صاحب شاہپوری الحمد للہ کہ حالاً فقیر از شدت امراض کہ مخوف بود نجات یافتہ تاحال صلوٰۃ مفروضہ در کوٹھہ خود خواندہ میشود از ین طرف مطمئن القلب بودہ اوقات عزیزہ کہ بے بدل اند با ہم جہات کہ یاد مولیٰ است معمور دارند بمجید سرفراز خان صاحب گنڈہ پور خلف محمد نوزنگ خان صاحب مرحوم رئیس کلاچی گنڈہ پوران توابع ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان ای عزیز بندہ فی حد ذاتہ کارکن نیست کارساز حقیقی او تعالیٰ شانہ است بندہ را بجز عاجزی دیگر ہیچ نیست بمولوی ہاشم علی صاحب سکنہ موضع بگھار تحصیل کہوٹہ ضلع راولپنڈی فقیر را از آں وقت تا امروز توفیق ملاحظہ کتب المدارج نشدہ کتاب مناقب احمدیہ فراموش نیست اگر او تعالیٰ شانہ طبیعت را بریں طور کہ امروز است داشت کتب المدارج دیدہ خواہد شد اگر بدست آمدہ ارسال خواہم نمود تسلی فرمانید بعفت پناہ بی بی صاحبہ ہمشیرہ پیرجی میاں مرحوم سکنہ ملکھڈ توابع ضلع راولپنڈی ای عزیزہ بگوش ہوش استماع فرمانید بے آبی و بے عزتی ظالمان را میباشد یا مظلومان را فی الحقیقہ عزت وآبروئے آنکس را میباشد کہ تابع قول خدا عز شانہ وپیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم میباشد نہ ظالم ومتعدی را ازین چنین کارہا دل تنگ نباید شد روز حساب در پیش است بلاشک وبے شبہ بدلہ دادہ خواہند شد بکار یاد خود کہ یاد مولیٰ است شب وروز سرگرم باشند ہوش کنید با بزرگان چشتیان چہ معاملہا شدہ اند ببینید وکلمہ بدبخت خود برائے تسلی آں صاحبہ عفیفہ منظومہ قلمی نمودہ ام زیادہ والسلام

لہ مولوی غلام صدیق آخوندزادہ صاحب پانزدہ روز بعد وفات حضرت قبلہ بیوم ہفتم ماہ رمضان المبارک روز چہار شنبہ ۱۳۱۲ھ جان بحق تسلیم شدند ۱۲ منہ

بہ حافظ علی محمد صاحب ساکن جگو والہ توابع ضلع ملتان آنچہ از بزرگان در کتب ایشان مرقوم است بسیار ریاضات شاقہ و مجاہدات شدیدہ مثلاً چلہا کردہ اند و شب بیدار بودہ اند روز بروزہا گذرانیدہ کتب بزرگان را باید دید بگفتہ عوام مغرور و فریفتہ نشوند این ست حقیقت کار باقی باقی عند التلاقی پس پیر امیر شاہ صاحب سکنہ وان کیلا نوالی توابع ضلع شاہ پور عزیزا آنچہ تعلمی فرمودہ کہ حزب البحر معمول حضرات نقشبندیہ است اگر مرضی میباشد اجازت خواندن عطا سازند فیا عجبا دیدہ وازکدام ذی نسبت شنیدہ کہ خواندن حزب البحر از شرائط و یا ارکان طریقہ نقشبندیہ است البتہ دعاہای خوب دارند چون محض برائے خدا میخوانند پس از تصفیہ قلب و تزکیہ نفس میخوانند جناب را اجازت است پس بعد ہر نماز پنجگانہ یکبار بلا ناغہ ورد سازند لکن قصد ضرر غیر نفرمائید وا باقی عند التلاقی تا دوست واد ملاقات جسمی اوقات عزیزہ خود را کہ بدل نوازند بیاد مولی حقیقی جلشانہ معمور دارند کار انیست غیر ازین ہمہ ہیچ فقیر را ہموارہ دعا گوئی و متوجہ ذات سامی خویش میدانستہ باشند والسلام بروز جانخان صاحب ولد حیات خان صاحب میاں خیل وڑو کے اعلی ازتعلقات دنیوی حتی اوس خود پس پشت انداختہ اول دریافت احوال والدین ما جدین سازند بعد از پاس خاطری او شان شروع درکارہای دنیوی نمایند فقط بانشد یار خان صاحب برادر حقیقی مولوی نور خان صاحب سکنہ چکڑالہ توابع ضلع بنوں برائے دفع سستی در کار نماز استغفار کثیر ورد سازند امید قوی است کہ دربارہ دفع سستی وغیرہ کارہا مفید خواہد شد بغلام قادر صاحب خلف میاں عبد الرحمن صاحب سکنہ ڈیرہ اسمٰعیل خان برائی تبدیلی آمدنیت از مکان واقعہ بطرف داماں و ترقیات عہدہ دعاہا کردہ و میکنم لکن مجیب الدعوات او تعالی شانہ است بہر حال

---

[1] حافظ علی محمد صاحب عریضہ بسیار طول طویل نوشتہ بود مطلب مختصر اینکہ حضرت صاحب درودی کہ عطا فرمودہ بودند حسب الارشاد شروع کردہ ام پانزدہ یوم گذشتہ اند کہ تا حال مقصود دلی حاصل نشدہ وازبسیار مردمان اطراف وجوانب غوغائے آنحضور شنیدہ ام کہ حضرت ایشان کامل ولی حق اند پس غائبانہ اعتقاد آوردہ ام ۱۲ منہ

از یاد مولی غافل و ذاہل نباشند کہ دار دنیا بی مدار و بیوفا است گاہ گاہے بوقت فرصت از کارہا ضروریہ بعبادت و یاد مولی کہ از ہمہ اولی است اوقات را معمور دارند قبشاہ نواز خان صاحب براخیل سکنہ کلاچی گنڈہ پوران توابع ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان ختم حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ را خواندہ استمداد محبوب سبحانی میخواستہ باشند انشاء اللہ تعالیٰ مفید خواہند گردید بجناب مولوی شیخ ابو محمد برکت علی شاہ صاحب سکنہ علاولپور توابع ضلع جالندہر ازاں وقت کہ ازیں جا بطرف دولت خانہ روانہ شدہ مکتوبی نفرستادہ موانع بجز اشتغال باذکار و افکار دیگر مباد نوشتن حالات موجب ازدیاد اتحاد میگردد فقط بحاجی عبدالرشید علی خان صاحب رئیس تیوڑی توابع ضلع بلند شہر فقیر مثل سالہا سابق با مراض مریض لکن الحمد للہ نسبت بایام سابق تخفیف است تسلی فرمائید بملا نسیم گل آخوند زادہ صاحب قوم نیوبخی سکنہ موضع فورڈ توابع ضلع بنوں قلت طعام دریں وقت دریں سن چنداں ضرور نیست حد اوسط را ملحوظ دارند ودرلیس نان خورش بسیار کوشش نسازند اگر او تعالیٰ شانہ نان خورش داد بیشک بقدر حاجت تناول فرمائید ہموارہ بیاد مولیٰ شاغل باشند فقط حالا آمدن شما معاف است۔ بجناب حقایق و معارف آگاہ حضرت صاحبزادہ مولانا مولوی محمد سراج الدین صاحب مدظلہ و عمرہ و رشدہ۔ برخوردار سعادت اطوار طال عمرہ مع علمہ و صلاحہ و فلاحہ از دیدہ بسیار تسلیمات آنکہ بکار بار خود بجد و جہد تمام شاغل باشند کہ وقت وقت جمعیت است فقیر را از دعا گوئی ظہر الغیب غافل ندانند۔ ازیں طرف از ہر وجہ فارغ البال باشند۔ بمولوی سعد اللہ صاحب نبیرۂ جناب حقایق و معارف آگاہ حاجی مولوی غلام حسن صاحب مرحوم سکنہ ڈیرہ اسمٰعیل خان بخدمات حضرات خصوصاً حضرت صاحب قبلہ و کعبہ دب الاقدس زبی دانند خیر الوارثین۔

لہ قبل ازیں میر صاحب موصوف بمقام خانپور توابع ضلع ہوشیارپور سکونت داشتہ بودند ۱۲ منہ

لہ جناب ملا نسیم گل آخوند زادہ صاحب بسیار کبیر السن ہستند کہ طاقت رفتار بمشکل میسر شدہ ۱۲ منہ

حسبنا اللہ و نعم الوکیل بلاناغہ وردِ ساز ند پس بوسیلہ جزیلہ جناب ایشان انجام حاجت خود میخواستہ باشند فقط بجاجی حافظ محمد خان صاحب ترین ساکنہ اڈی افاغنہ توابع ضلع مظفر گڈھ اللہ تبارک و تعالیٰ اولاد ذیلہ ارزا اصلاح دہند و بشرط عدم آن حافظ حقیقی جلشانہ در حفظ خود محفوظ دارد کارساز حقیقی او تعالیٰ شانہ است بکار بار خود کہ یاد مولیٰ است مشاغل باشند منتقم حقیقی از ہر کس خواہد عاجلاً یا موجلاً انتقام خواہند گرفت بسید سردار علی شاہ صاحب ولد سید بہاؤ الدین شاہ صاحب بخاری ملتانی از پریشانی احوال جناب بسیار تردد و تفکر از وجہ بشریت حاصل گردید لیکن چوں از مولیٰ است ہمہ اولیٰ وَمَا اَصَابَكَ مِنْ مُصِيبَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ زیادہ والسلام با براہیم خان نمبردار غوره زی بدین زئی بمقام کوٹ فیروزی غوره زئی علاقہ ٹانک گمل بازار توابع ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان یا اللہ یا رحمٰن یا رحیم یا ارحم الراحمین وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ این درود شریف را در شبانہ روز یکصد بار بخوانند انشاء اللہ تعالیٰ برائے سر انجامی کار فائدہ مند خواہد شد بمولوی احمد خان صاحب ساکنہ موضع بکھڑا علاقہ میانوالی توابع ضلع بنوں الحق مرید صادق را از رحلت مرشد خود غم والم میرسد لیکن صبر میباید و جزع و فزع نسازند فقیر را درین باب صبر نیست بتحصیل علوم درسیہ ہمہ معاون دانند بسید حبیب العیاض آخوند زادہ صاحب ولد سید سعد الدین آخوند زادہ صاحب بالصدق بدانند کہ فقیر تا حال تحریر ہیچ کلمہ از کلمات و ہیچ حزبی از حزب البحر نخواندہ کہ کار عاملان دیگر است و کار درویشان طریقت حضرت محبوب سبحانی مجدد منور الف ثانی قدسنا اللہ تعالیٰ باسرارہم السامی دیگر این تمیز بصحبت درویشان متبعہ این راہ معلوم میشود محض پار برکت در کار ہائے دنیوی ہزار بار این درود شریف ورد ساز ند اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَفْضَلَ صَلَوَاتِكَ بِعَدَدِ مَعْلُوْمَاتِكَ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ

---

[1] غوره زئی نام قومیت از افاغنہ ۱۲ منہ

بجناب مولوی حسین علی صاحب قوم میانہ سکنہ موضع وان بچھراں علاقہ میانوالی توابع ضلع بنوں تعبیر واقعہ اول کہ فقیر را بمرض اسہال گرفتار دیدہ و آں صاحب تفقد شق واقعی می فرمودند بزرگان علیہم الرضوان مینو یسند کہ پیر با تن تشنہ است مریدِ خود را ایشان می بیند فقیر را اگرچہ خود نالائق محض است سخن ازین باب کردن ناروا نظر می آید لیکن از جہت لاچاری قلمی میشود کہ نجاست ظاہرے جدا شدن مراد از گناہاں است گویا گناہاں آنجناب دور میشوند نیک و مبارک است و نظیر ش فقہا در آب مستعمل بشرط وضو بہ نیت ثواب فرمودہ ثانی خود مبارک و نیک است کہ مشاہدہ آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ السلام است **بملا اولیا صاحب نیازی** بشرط ملاقات بملا محمد رسول آخوندزادہ سلام مسنون رسانند او شان را بگویید کہ مدتے است کہ بسلام و پیام یاد نفرمودہ ہر چہ خوباں کنند نیکو باشد **بغلام قادر صاحب خلف میاں عبد الرحمن صاحب سکنہ ڈیرہ اسمٰعیل خاں** کار ساز حقیقی او تعالیٰ شانہ است بجز دعا گوئی کہ وظیفہ عاجز است دیگر ہیچ چارہ ندارند **بملا عبد المجید آخوندزادہ صاحب سکنہ موضع دہر مہ خیل توابع ضلع بنوں** برائے عزیز نزد فقیر ایں چنیں تعویذہا نیست و نہ فقیر عامل است نزد عاملان درود و تعویذہا میبا شند در ایں باب کہ استدعا شما است و مجوز امید نزد فقیر ہیچ نیست **بجناب مولوی سید ابو محمد برکت علی شاہ صاحب سکنہ علاولپور توابع ضلع جالندھر** برائے عزیز اوقات عزیزہ خود را کہ بدل ندارند با ذکار و افکار وغیرہ طاعات و عبادات بتصحیح نیت کہ محض بوجہ اللہ باشد معمور دارند تا یک لحظہ و لمحہ در غفلت نروند و بجہت عارضہ تپ جواب عاجلاً قلمی نشد معاف فرمایند **بجناب حقائق و معارف آگاہ حضرت صاحبزادہ مولانا مولوی محمد سراج الدین صاحب مد ظلہ و عمرہ و رشدہ و جناب مولوی محمود شیرازی صاحب** بعد احوال فقیر از جہت شدت امراض بآخر رسیدہ جناب قاضی قمر الدین صاحب

نہ ملا عبد المجید آخوندزادہ صاحب نوشتہ بودند کہ برائے تسخیر یا دست غیب کسی تعویذ یا کسی درود عنایت فرمایند در جواب آن ایں عبارت نوشتہ شد ۱۲

ممدوح و شاه صاحب[1] موصوف فهرست کتب تسبیح خانه واله نوشتن کتاب هدایه جلد اول و عینی هدایه حافظ جی واله یک جلد از کتاب البیوع تا شفعه و از زرقانی موطا امام مالک یک جلد از نکاح تا حدود نیستن این سه کتاب بسبب مرتفع بودن فقیر گم گشته اند الخیر فیما وقع زیاده ازین موجب اضطراب میگردد فقط شرح الصدور للسیوطی قاضی قمر الدین صاحب این بار آورده و بدور السافره فی احوال الآخره آنهم او تعالی فنا نه خواهند داد و مولوی محمد علے خان صاحب بستان ابو اللیث سمرقندی و تنبیه الغافلین طبع مصری داده اند مولوی نور خان صاحب قوم اوان سکنه چکڑاله علاقه میانوالی توابع ضلع بنوں لے عزیز مبادی تعینات ممکن عبادات است نزد صاحب طریقه علیه رضی الله تعالی عنه چون عدمات شده خیریت بجا مانده وقول بزرگان است که میفرمایند صوفی تا خود را از کافر بتر نداند از کافر بدتر است این مسئله بکرات مرات پیش آنجناب بیان نموده تکیه که ایام صحبت کم بیا فتند تفصیل بمشافه موقوف حالا معذور فرمانید بحاجی حافظ محمد خان صاحب[2] ترین سکنه اڈی افاغنه توابع ضلع مظفر گڈھ احوال بدین منوال که اکثر اوقات از امراض خالی نمے باشد از هر وجه تسلی فرموده بیاد مولی که از همه اولی است اوقات عزیزه خود را بطاعات معمور دارند بجناب مولوی محمود شیرازی صاحب سکنه شیراز توابع ایران از جناب مشوره طلب می کنم برخوردار را چنانچه علم ظاهری ضروری است آگاهی از علم باطن نیز ضرور است و پس از فقیر والله اعلم برخوردار را فرصت برائے کسب باطن پیدا گردد یا نه حالا که فقیر زنده است البته امید است که چیزے آشنائی بعلم باطن پیدا خواهد کرد پس اگر جناب را نیز چنانچه خیال بنده شده موافق خاطر عاطر آید او شان را همراه خود کرده بشرط فراغ از عوارضات بدین طرف روانه شوند و اگر طور دیگر بنظر آید از آن آگاهی فرمانید فقط بجناب میرا صاحب قلندر سکنه چشتین علاقه

---

[1] مراد سید پیر امیر شاه صاحب سکنه اوان کیلو زائی ۱۲ منه

[2] حاجی حافظ محمد خان صاحب سکنه اڈی از افاغنه مراد است ۱۲ منه

بلوچستان اے عزیز آمدن مصائب برخدا پرستان از قدیم جاری است پس لازم کہ صبر بلکہ رضا بقضا نمودہ بکار بار خویش کہ یاد مولیٰ است شاغل باشند قیل ان الرسول قد لقی ما لقی والرسول معاً من لسان الورے فکیف انا بگوش ہوش ان الرسول قد لقی ما لقی من اذیٰ الله والرسول معاً من لسان الورے فکیف انا بگوش ہوش استماع فرمائید۔ سوال کنندہ مولوی نورالدین صاحب پیش امام موضع اوگالی ڈاکخانہ نوشہرہ علاقہ خوشاب توابع ضلع شاہ پور وجوابات از حضرت صاحب قبلہ قلبی وروحی فداہ۔

سوال۔ قربانت شوم اکثر درمان برائے دم کنانیدن نزد بندہ می آیند ہرچہ از حضور ارشاد شود دز عمل آرم۔

جواب۔ برنگ فاتحۃ الکتاب معوذتین خواندہ دم کنند او تعالیٰ شانہ شافی مطلق است جل شانہ۔

سوال۔ وقت ذکر جنبش لطیفہ محسوس مے شود ولکن چوں بغور خیال کردہ میشود ہمہ وجود می جنبد ہرچند کہ کوشش میکنم ہرگز بند نمیگردد۔

جواب۔ ہیچ باکی نیست باختیار نکنند بے اختیار اگر باشد باشد۔

سوال۔ بندہ بخوف ریا چادر بر روئی لمی اندازد اگر ضرورت باشد ارشاد فرمائید۔

جواب۔ ہیچ ریا نیست فقرا برائی حضور وجمعیت چشم پوشی وچادر بر روئے می اندازند از اداب فقر است۔

بسوال کنندہ سلطان اکبر نیازی وجواب از حضرت صاحب قبلہ قلبی روحی فداہ۔ سوال اول۔ ازدیاد محبت او تعالیٰ ومحبت مشائخ عظام حاصل شود

سوال ثانی۔ مغفرۃ معاصی متقدمہ ومتاخرہ از بارگاہ ایزدی نصیب گردد

سوال ثالث حصول وسعتے در معاش کہ بسبب آن از زیر بار قرض موجودہ برآید

جواب ہر سہ سوالات درود شریف باین صیغہ برائے ہر سہ امر مرقومہ کہ معمول حضرت

صاحب قبلہ وکعبہ نور اللہ مرقدہ الشریف بعمل آرند درود شریف اینست اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَفْضَلَ صَلَوَاتِکَ بِعَدَدِ مَعْلُوْمَاتِکَ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ عَلَیْہِ در شعبان روز ہزار بار و اگر ہزار نشود پنجصد بار و اگر آنہم دشوار باشد یکصد بار و رد ملازمہ بلاناغہ بشرط وضو۔

بسوال کنندہ میاں شیخ محمد بخش صاحب سکنہ کلاچی گنڈہ پوران قبلہ برائے ذکر کردن فارغ شدن از کارہائے دنیویہ و باوضو بودن و تعیین وقت شرط است یا چگونہ و تلاوت کلام اللہ شریف را چہ قدر در روزمداومت نمائیم و اجازت خواندن دلائل الخیرات عطا فرمانید و برائے حل مشکلات و مہمات دینیہ و دنیویہ نیز کلامی ارشاد شود۔

جواب از حضرت قبلہ قلبی و روحی فداہ ہر وقت و در ہر کاری کہ میباشد بخیال ذکر میکردہ باشید وضو باشد یا نہ و قرارت کلام اللہ شریف ہر قدر کہ میسر شود بخوانید تعیین را حاجت نیست و خواندن دلائل الخیرات نیز اجازت است و برائے مہمات دینی و دنیاوی ختم لاحول ولاقوۃ الا باللہ پنجصد بار اول و آخر صد صد بار درود شریف ورد سازند و ثواب آن بروح پرفتوح حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی فاروقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بخش نمودہ حاجتش بواسطہ جناب ممدوح از بارگاہ الٰہی جلشانہ میخواستہ باشند قاضی الحاجات جمیع مطالب ومقصد سرانجام فرمایا و رب العباد۔

فصل چہارم

در بیان خوارق و کرامات و مکشوفات حضرت قبلہ پیر مرشد ما قلبی و روحی فداه

که لاتعد ولا تحصی اند لیکن تبرکاً چیزے ازان می نگارم۔

کرامت یکبار در موسم تابستان گرمی بسیار شد۔ و باران از آسمان نه بارید۔ مردمان شهر و درویشان خانقاه شریف از حرارت گرمی و امساک باران تنگ شده پیش حضرت قبله قلبی و روحی فداه برائ دعا کشادگی بارش باران التجا نمود حضرت قبله حسب درخواست درویشان و مردمان شهری بوقت عصر بمزار پر انوار حضرت حاجی دوست محمد صاحب برد الله مضجعه الشریف و نور الله مرقده المنیف دعا تابد درخواست بعد از صلوٰة عشا دوبار بر و زخود بارش باران رحمت الٰہی بارید که حرارت گرمی بالکل رفع شد و زمینداران را برائے فصل زراعت وغیره منفعت بسیار رسید۔

کرامت یک روز آب کوهی که در نهر خانقاه شریف موسیٰ زئی جاریست بعد از کثرت بارش باران بطغیانی آب سیلاب مخرج آب نهر بسبب جمیع شدن گل کوهی دهان او بند شده بود عرصه چندین روز گذشت که آب نهر جاری نشد همه باشندگان موسیٰ زئی بسیار تنگ و لاچار شده برائے دعا طلبی در جا فقیران دیگر یعنی بمزار شیخ حسن صاحب و بمزار بی بی رحم صاحبه و بمزار کاکو قلندر و سیدان شاه عالمی که این مزارات و سیدان مشهور این دیار اند رفتند و دعا خواستن و نظر نیاز

---

[1] مراد کوهیست که نام کوه بیست قدر مسافت سه فرسخ سمت غروب از خانقاه شریف موسیٰ زئی بدین ترکیب که غوز بزبان کوه را گویند و کسی وکسی از نام جملے آن کوه است و کوه سلیمانی نیز مشهور است ۱۲ منه

[2] موسیٰ زئی نام قصبه ایست نامور که در آن خانقاه شریف و مزارات پر انوار حضرت حاجی دوست محمد صاحب قندهاری و حضرت قبله ما برد الله مضجعها و نور الله مرقدهما واقع اند و توابع ضلع ڈیره اسمٰعیل خان از اضلاع ملک پنجاب ۱۲ منه

بادشان داده مقصود حاصل نشد باز در خانقاه شریف آمده پیش حضرت قبلهٔ ما التدعا و عانمود حضرت قبله قلبی و روحی فداه دعا فرمودند همان روز قبل از غروب آفتاب در نهر موسی زئی آب جاری شد۔

کرامت یکبار حضرت قبله ما قلبی و روحی فداه بهمراهی قافله مردمان قوم ناصران شادیزئی قریبا سی کس سوار و صد کس پیاده که از قدیم الایام خادمان حضرت قبله بودند از خانقاه شریف غنڈان که در علاقه خراسان واقع است مراجعت بطرف خانقاه شریف دامان که در آن مزار پر انوار حضرت قبله حاجی دوست محمد صاحب برد الله مضجعه الشریف و نور الله مرقده المنیف موجود است کردند و مقام کوه کورسک که از خانقاه غنڈان شش منزل است در آن قیام نمودند روز دیگر بوقت چاشت هفت صد کس مردمان سلیمان خیل سواران سلح بند پیدا آمدند چونکه از ابتدا در میان قوم ناصران شادیزئی و قوم سلیمان خیل دشمنی کمال بود و قتل قتال و جنگ جدال همیشه میکردند خواستند که حمله کنند و همه قافله حضرت قبله را یکجا می کشتند و مال و اسباب و شتران غارت کرده می بردند پس از هر طرف جمع شده گرد آمدند و قافله حضرت قبله را حلقه کردند خادمان پیش حضرت عرض کردند که قبله دشمنان جمعی کثیر برائے کشت و خون مایان بر سر آمده اند و همه مال و اسباب و شتران غارت کرده می برند حالا سخت وقت امداد است غور فرمایند خادم را فرمودند که اسپ و شمشیر من بیار حسب فرموده برائے آوردن روانه شد خادم بخیال اینکه حضرت قبله بطرف دشمنان نروند توقف کرد و اسپ را دیگر طرف برد درین میان ملا محمد رسول لنون تبعجیل تمام حاضر آمده عرض کرد که قبله حضور انور که در لشکر دشمنان سوار شده میروند پنج کس یا ده کس یا بست کس را میزنند و اوشان هفت صد کس سواران جنگی مسلح آمده اند آخر الامر چه کرده میشود پس امروز ظاهر کردن توجه و التجا لخدا است پس در آں وقت حضرت قبله در سکوت آمده سر بجیب شده متوجه شدند بعد از یک لحظه سر از جیب بر آورده یک مشت خاک از زمین برداشته بر روئے دشمنان زدند بمجرد زدن خاک لشکر دشمن شکست خورده بے تحاشا سراسیمه

شدہ در عقب خود چند میل دو یدند ؎

مارمیت اذ رمیت گفت حق | کار حق بر کارہا دارد سبق،
توز قرآن باز خوان تفسیر بیت | گفت ایزد ما رمیت اذ رمیت

دیگر دو از خادمان عرض کردند کہ قبلہ اگر از احوال کیفیت روز گذشتہ چیزے از زبان درافشاں ارشاد فرمانید موجب تسکین خاطر ما خادمان خواہد شد از لسان گوہر فشان ارشاد فرمودند وقتیکہ بطرف دشمنان متوجہ شدہ بودم دیدم کہ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ وحضرت خواجہ محمد معصوم صاحب رحمۃ اللہ علیہ وحضرت شیخ سیف الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ وحضرت حافظ محمد محسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ وحضرت سید نور محمد بداونی صاحب رحمۃ اللہ علیہ وحضرت میرزا جانجاناں مظہر شہید رحمۃ اللہ علیہ وحضرت شاہ غلام علی شاہ صاحب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ وحضرت شاہ ابوسعید صاحب احمدی رحمۃ اللہ علیہ وحضرت شاہ احمد سعید صاحب احمدی رحمۃ اللہ علیہ وحضرت حاجی دوست محمد صاحب قبلہ ما رحمۃ اللہ علیہ بر اسپ ہای اخضر سوار اند یکبارگی بطرف دشمناں تاخت فرمودند وقتیکہ حضرت قبلہ حاجی دوست محمد صاحب گذر فرمودند یک مشت خاک زیر پائے سم اسپ حضرت ایشان از دست گرفتہ بروے دشمنان انداختم[۱]

کرامت یکبار حضرت قبلہ ما قلبی وروحی فداہ بہمراہی قافلہ مردمان خادمان قوم ناصر شادیزی کہ قریبًا صد کس بودند از خانقاہ خراسان روانہ بطرف خانقاہ شریف دامان تشریف فرما شدند وقتیکہ از حد خراسان بیرون شدہ در کوہ ہائے علاقہ دامان بمقام کوہگی رسیدند یک ہزار و دو صد کس کس مردمان سلیمان خیل سواران سلحبند روئے نمود وخواست کہ ایں قافلہ ناصران رایک جا می کشیم

---

[۱] ایں قصہ حضرت قبلہ بندہ را ہم بلسانہ فرمودہ بتفاوت یسیر وحکمت علیفۃ توجب الطوالۃ ۱۲ مولنا حسین علی صاحب مرحوم

[۲] حضرت قبلہ یک بار پیش ایں ہمینہ یک قصہ بایں نمط فرمودہ اند کہ قوم وزیریان بسیار جمع آمدند و نزدیک بانشستند آخر الامر بہ برکت حضرات قدسنا اللہ تعالی بسرہم الاقدس درمیان ایشان مخالفت افتاد بعضے گفتند کہ حملہ کنیم وبعضے گفتند کہ حملہ نکنیم وبعضے گفتند اگر ارادہ ایذا رسانی کنن اول معاملہ با ماکنید آخر الامر ہمہ برگشتند ۱۲ مولنا حسین علی صاحب مرحوم

وہمہ مال وشتران اینہا را غارت گردانیم پس ہمہ خادمان قافلہ ناصران پیش حضرت قبلہ عرض نمود
کہ لشکر دشمنان جمع کثیر سواران مسلح بر سر ما گرد آمدہ اند و مردمان کہ قریباً صد کس ہستیم ہیچ سواری
وسامان سلاح نداریم پس ضرور مایان را خواہند کشت ومال واسباب خواہند برد حضرت قبلہ خادم
را فرمود کہ اسپ من زین کردہ بیار حسب فرمودہ خادم اسپ طیار کردہ حاضر آورد حضرت قبلہ سوار
شدہ پیش جمع دشمنان تشریف بردند پس وقتیکہ در آں جا رسیدند از اسپ فرود آمدہ رو مبارک
جانب دشمنان کردہ با غضب کمال بر یک سنگ کلان نشستند و از جاہ وجلال جوش آمد حتی کہ
ہمہ موہای ریش مبارک بسبب غصہ در جنبش آمدند در ایں اثنا پنج سرداران آں قوم دشمنان پیش
حضرت قبلہ حاضر آمدند و با غریب بیان نمودند کہ ما را راہ قافلہ بگذار کہ اول ما ازیں راہ گذر میکنیم
حضرت قبلہ از قہر جواب داد کہ راہ شما را نمیدہم بروید در خویش معاندان واپس در جائے خود رفتہ
تجویز نمودند کہ بریں قافلہ فقیر یکبار حملہ میکنیم و ایں ہمہ را می کشیم ومال واسباب غارت کردہ می بریم
آخر الامر طائفہ دشمنان کہ یک ہزار و دو صد کس بودند برائے کشت وخون وغارت کردن مال واسباب
جمع شدند وحضرت قبلہ متوجہ بایشان بودند کہ بعد از نماز عشاء بارادہ شب خون نزدیک قافلہ حضرت
قبلہ رسیدند بمجرد رسیدن خوف ودہشت بر قلوب ایشان طاری گشت و پس پا شدہ واپس
گردیدند باز دیگر بار بوقت نیم شب برائے حملہ کردن شب خون ہمہ یکجا جمع آمدند از قافلہ حضرت
قبلہ یک لشکر عظیم ہیبت ناک از غیب نمودار شد کہ از دہشت او لرزہ بر بدنہائے دشمنان افتاد
آخر الامر بزدل شدند و ہیچ گزند نرسانیدند و قافلہ حضرت قبلہ را سلامت گذاشتہ راہ خود گرفتہ
درفتند حضرت قبلہ با طمینان خاطر معہ قافلہ مردمان ناصران شادی زدہ بوقت آخر شب موافق معمول
خویش از آں منزل کوچ کردہ راہی شدند۔

کرامت۔ یکبار حاجی عبد الکریم صاحب قوم اُترہ ساکنہ گرہ[1] نوزنگ بامراض اسہال سخت مریض
شدند و شب و روز بے حساب دستہا جاری بودند چار حکیمان برای علاج آمدند و علاج کردند ہیچ فائدہ نشد

[1] گرہ نوزنگ نام قصبہ ایست در ضلع ڈیرہ اسماعیل خان ۱۲ منہ

حکم دادند کہ این مریض لاعلاج است و عوام الناس نیز فتوی دادند کہ این چنین مریض ہرگز زندہ نمے ماند کہ طاقت کلام کردن ہم باقی نماندہ است آخر الامر وصیت نامہ نوشتہ شد از طرف میان حاجی عبد الکریم صاحب در حالت بے ہوشی مرض او بخدمت حضرت صاحب قبلہ قاصدی روانہ کردہ شد کہ وقت حاجی صاحب بآخر رسیدہ و مرض او را حکیمان لاعلاج قرار دادہ اند برائے حسن خاتمہ دعا فرمایند۔ حضرت قبلہ در حق او شان دعا صحت یابی از درگاہ مجیب الدعوات خواستند۔ و فرمودند کہ از طرف فقیر او شان را بگو کہ گلقند بصبح و شام ہر روز بخورند قاصد واپس آمدہ بیان نمود کہ حضرت صاحب برائے خوردن گلقند امر فرمودہ اند از شنیدن این کلام حکیمان خندیدند کہ این دوا مخالف مرض اسہال است چونکہ میان حاجی عبد الکریم صاحب صادق الاعتقاد اند حسب فرمودہ حضرت قبلہ دوائے گلقند را شروع کردند بعد سہ یوم از مرض مہلک شفا یافتند۔ ۱۲

کرامت روزے یک[*] مرد پوندہ خراسانی آمدہ در خدمت حضرت قبلہ عرض نمود کہ مرض طحال را بسیار پامال کردہ چنانچہ خون و گوشت مرا تمام خوردہ محض استخوان و پوست باقی است۔ طاقت رفتار و قوت حصول روزگار نماندہ برائے مہربانی تعویذ یا دم بفرمایند حضرت ایشان فرمودند کہ برائے دفع طحال معمول این فقیر است کہ تعویذ نوشتہ بالائے طحال سوختہ میشود و طحال را ہم بسوختن تعویذ داغ میرسد و تا التیام زخم داغ تکلیف خواہد شد اگر احتمال این تکلیف بر خود گوارا کنی تعویذ می نویسم آن بیمار کہ از شدت مرض طحال نہایت لاغر و ناچار بود عرض نمود کہ مہربانی فرمایند۔ و داغ نمایند حضرت ایشان قلم و کاغذ خواستند۔ تعویذ نوشتند و جامہ کرپاس را تر کردہ پیچاندند تا کنایہ سفالہ آب نا رسیدہ داغ گر طلبیدہ آن مرد بیمار را فرمودند کہ دراز شو چون آن مرد دراز شد حاضرین را فرمودند کہ بدبینید کہ فی الواقع طحال از مقدار خویش تجاوز کردہ است یا نہ مبادا مرض طحال نباشد و داغ کنم و بے فائدہ این بیچارہ را تکلیف زخم رسد حاضرین حسب الامر سامی ملاحظہ نمودند و بعد ملاحظہ بیان کردند کہ در بطن

---

[*] پوندہ قومیت از افاغنہ کہ ہر سال بموسم زمستان معہ اہل و عیال بملک دامان کہ ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان ہے آیند و در تابستان بخراسان میروند و بجائے اہل خیام بود و باش دارند ۱۲ منہ

مرومرض طحال محسوس نمی شود آں بیمار فوراً برخاست وخود معلوم کرد کہ فی الواقع زیادتی طحال معلوم نمیشود حضرت ایشان فرمودند کہ مردمان پوندہ تمیز نیک و بد نمی کنند ازوجہ نافہمی خود را ہم در تکلیف داغ و زخم مبتلا کردہ بودہ مارا ہم متہم بمیاخت آنمرد عرض نمود کہ تا زمانی کہ دراز میشدم شدت مرض طحال بخوبی مرا معلوم میشد وقتیکہ حضرت فرمودند کہ بہ بینید کہ این کس را مرض طحال ہست باند و مردمان دست بر شکم من نہادند دراں وقت شدت مرض زائل شد و ہمہ حاضرین بر کرامت حضرت ایشاں کہ بچشم سر دیدند اقرار نمودند۔

کرامت معمول جناب حضرت قبلہ ما قلبی وروحی فداہ این بود کہ ہر سال چند صد مبلغان دربارہ خرید گندم برای خرچ لنگر خانقاہ شریف حوالہ میان حاجی عبدالکریم صاحب میکردند و حاجی صاحب موصوف حسب الارشاد حضرت قبلہ گندم خرید کردہ امانت درخانہ خویش می نہادند و وقت ضرورت حسب طلب حضرت قبلہ در خانقاہ شریف می رسانند بعدہ از عرصہ چندین سال در خانہ او شان کرم در غلہ پیدا شدہ بود کہ قدری قدری در ہر سال نقصان می رسانند یک سال کرم بکثرت در گندم حضرت قبلہ قلبی وروحی فداہ پیدا شد و خوردن گندم شروع کرد میاں حاجی عبدالکریم صاحب پیش حضرت قبلہ قلبی وروحی فداہ حاضر آمدہ بیان نمود کہ قبلہ در گندم کرم بسیار پیدا شدہ است اگرچند روز دراں میماند ہمہ گندم را خراب خورد حضرت قبلہ فرمودند کہ از طرف فقیر کرم را پیغام برسان کہ عثمان میگوید کہ ای کرم ترا شرم نمی آید کہ غلہ گندم لنگر خانقاہ شریف حضرت پیرو مرشد ما برد اللہ مضجعہ الشریف و نور اللہ مرقدہ المنیف میخوری حسب الارشاد حضرت قبلہ این کلام پر تاثیر کہ از زبان گوہر فشان سمع او شان رسیدہ بود بخانہ خویش در کوٹھی گندم رسیدہ کرم را بآواز بلند شنوانید از اں روز تا حال کہ عرصہ قریباً پانزدہ سال منقضی شدہ بازگاہی کرم در غلہ بخانہ میاں حاجی عبدالکریم صاحب پیدا نشدہ ۱۲

کرامت حافظ حاجی محمد خان صاحب زرین کہ در ضلع مظفر گڈھ بمقام اڈی لعل خاں سکونت میدارد او را در عنفوان جوانی مرض تپ دق لاحق شد و ہر قدر علاج معالجہ کہ میکرد روز بروز مرض زیادہ میشد

چوں بغایت نحیف گشت واز معالجہ حکما مایوس گردید او صاف و کرامات حضرت ایشاں را شنیده
در آخر ماہ جیٹھ کہ ایام شدت گرما میباشد از جائے خود روانہ شده بڈیره اسمٰعیل خان رسید و حقداد خان
صاحب ترین را کہ برادر عم زاده او از خادمان حضرت ایشان بود ہمراه خود گرفتہ روانہ موسیٰ زئی شریف
شدند بموضع کہاوڑ[1] رسیدند خبر آمد کہ حضرت ایشان عازم روانگی ڈیره اسمٰعیل خاں اند حقداد خان صاحب
موصوف از آں جا واپس روانہ ڈیره اسمٰعیل خاں گشت و حافظ حاجی محمد خاں صاحب روانہ موسیٰ زئی
شریف گشت و در آنجا بقدم بوسی حضرت ایشاں مشرف گردید و روز دیگر از آں جا ہمرکابی حضرت ایشاں
روانہ ڈیره اسمٰعیل خاں شد چوں حضرت ایشان بڈیره اسمٰعیل خان آمده بر چاه ترین اقامت فرمودند
حافظ حاجی محمد خان صاحب چوں عازم معاودت خانہ خویش بود بذریعہ حقداد خان صاحب عرض
مطلب در حضور حضرت ایشان نمود حضرت ایشان یک تعویذ بدست خویش تحریر فرمودند و بعد دعا
فاتحہ خیر فرمودند کہ ہرگاه ازیں جا روانہ شده شب گذاری در بکھر[2] خواہند نمود علی الصباح عازم
روانگی خواہد شد انشاء اللہ تعالیٰ اثری از آثار مرض در وجود شما باقی نخواہد ماند۔ چوں حافظ حاجی
محمد خاں صاحب ع۔م ترخیص یافتہ روانہ بکھر شد و شب در بکھر گذرانیده علی الصباح روانہ بطرف خانہ
خود شد در آں وقت از برکت دعائی حضرت ایشاں مرض بالکل زائل گشت و تا الیوم باز آں
مرض باوصف انقضائی سالہائی کثیر ظاہر نگشت و کرامت حضرت ایشان دیده داخل سلسلہ عالیہ
گردیده ۱۲

کرامت۔ باشندگان موضع گڑگانی[3] بخدمت حضرت قبلہ قلبی و روحی فداه حاضر آمده عرض داشت
کردند کہ حضرت صاحب موضع ما از عرصہ چندیں سال خشک افتاده است آبادی فصل نے شود
ماخواران و غریبان بسیار قرضدار شده ایم حالا طاقت قرضہ گرفتن ہم نداریم و سیرابی موضع ما از سیلاب

---

[1] کہاوڑ قصبہ ایست در ضلع ڈیره اسمٰعیل خاں ۱۲

[2] بکھر نام شہر یست کہ در آں تحصیل است تابع ضلع ڈیره اسمٰعیل خاں

[3] گڑگانی نام قصبہ ایست در ضلع ڈیره اسمٰعیل خان ۱۲ منہ

حاجی عبدالکریم صاحب ساکن گرہ نوزنگ ممکن است ولکن او ایں امر را روا ندارند و مارا لبیرابی از ستہ خویش شریک نے کنند چونکہ در آں وقت حاجی عبدالکریم صاحب شریک محفل بودند حضرت قبلہ باو خان مخاطب شدہ فرمودند کہ اگر شما ایں مرداں را لبیرابی از ستۂ خویش شریک سازند چہ مضائقہ ہست یا نہ یعنی در منظوری ایں امر شمارا نقصان می آید یا نہ حاجی صاحب موصوف عرض نمود کہ اگر حضرت میفرمایند مرا منظور است فرمودند کہ فقیر شمارا امر نمی کند پس حضرت قبلہ بمردمان موضع بگوانی مخاطب شدہ از زبان درافشان ارشاد فرمودند کہ درحق شما دعا میکنم کہ حق تعالیٰ شمارا بغیر احتیاجی سدائہ خیب آب وہادوہ آبادی فصل کناد پس از دل دعا فرمودند از آں روز تا حال کہ عرصہ قریبًا دوازدہ سال شدہ است ہر سال آب سیلاب از رود لونی می آید و آبادی فصل میشود ؎

آنانکہ خاک را بنظر کیمیا کنند   سنگ را دلی کنند مگس را ہما کنند

کرامت ۔ روزے میاں غوث علی صاحب میوۂ آم و مولوی محمد عیسیٰ خاں صاحب ولد حاجی قلندر خان صاحب گنڈہ پور تپی خیل رئیس ڈھکیٰ[1] چیزی از قسم میوہ برائی صاحبزادگان آوردند حضرت قبلہ ما قلبی و روحی فداہ بصاحبزادگان محمد بہاؤ الدین صاحب و محمد سیف الدین صاحب ارشاد فرمودند کہ ایں صاحبان برائی شما میوہ آوردہ اند پس شمارا نیز باید کہ درحق ایشان بر مزار پر انوار حضرت پیر و مرشد ما برد اللہ مضجعہ الشریف و نور اللہ مرقدہ المنیف دعا بارش باران بکنید کہ زمینات ایشان سیراب شوند پس ہر دو صاحبزادگان حسب الارشاد حضرت قبلہ بر مزار شریف رفتہ دعا خواستند واپس آمدہ پیش حضرت قبلہ نشستند حضرت قبلہ بصاحبزادگان مخاطب شدہ فرمودند کہ از مزار شریف چہ آگاہی شد یعنی حضرت چہ می فرمایند چونکہ ہر دو صاحبزادگان بسیار خورد سالہ بودہ فرمودند کہ بابا حضرت مردہ اند ہیچ جواب نہ دہند پس بمجرد شنیدن ایں کلام از زبان صاحبزادگان حضرت قبلہ را بسیار جوش آمدہ و ہر دو صاحبزادگان را فرمودند کہ حالاً باز بروید و بر مزار شریف دعا بکنید انشاء اللہ تعالیٰ حضرت جواب خواہند داد حسب فرمودہ حضرت قبلہ باز صاحبزادگان بر مزار شریف رفتہ دعا خواستند پس

---

[1] ڈھکی نام قصبہ ایست در تحصیل کلاچی ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں ۱۲ منہ

آمدند باز حضرت قبلہ دریافت فرمودند کہ بگوئید حضرت چہ فرمودند صاحبزادگان عرض نمودند کہ بابا حضرت کلان می فرمایند کہ بارش باران بسیار خواہد شد پس بعد گذشتن یک روز ہر دو صاحبان از حضرت قبلہ رخصت گرفتہ بخانہ ہائے خویش روانہ شدند پس بمجرد رسیدن بخانہ ہا امتحان کردند کہ در یک تاریخ بوقت واحد در ہر دو جا بر زمینات موافق فرمودہ صاحبزادگان بسیار بارش باران بارید و سیرابی زمینات صاحبان موصوف حسب دلخواہ گردید و زراعت بسیار روئیدہ کہ گاہی این چنین عمدہ فصل نشدہ بود حالانکہ زمینات میاں غوث علی صاحب در موضع امیہ ڈاکخانہ وڑچھہ ضلع شاہپور و زمینات مولوی محمد عیسی خاں صاحب در موضع نندہ بانہ تحصیل کلاچی ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان کہ فاصلہ و مسافت در میان ہر دو جا قریباً صد کروہ ہست بجز زمینات مذکورہ بالا این ہر دو صاحبان ممدوح دیگر ہیچ جا بارش باران در آں وقت نشد۔

کرامت۔ شخصے ساکن گرہ نورنگ اترہ مسمی نامدار خادم حضرت قبلہ ہمراہ میاں حاجی عبدالکریم صاحب بخدمت حضرت قبلہ ما قلبی و روحی فداہ حاضر آمدہ عرض نمود کہ قبلہ از عرصہ دوازدہ سال در خانہ بندہ مورچہ گان بکثرت اند و ایذا میرسانند و تکلیف میدہند بسیار علاج ذبندہ و بست بندوبست اوشان کردم ہیچ وجہ بند نمیشوند حالا بہ تنگ آمدہ ام کہ خانہ خود را میگذارم و جائے دیگر سکونت اختیار کنم حضرت قبلہ میاں حاجی عبدالکریم صاحب مخاطب شدہ ارشاد فرمودند کہ شما بخانہ این شخص بروید و از طرف فقیر بمورچہ گان پیغام برسانید کہ عثمان میگوید شمارا آں روز یاد است کہ بادشاہی سلیمان علیہ السلام بود و شما در بارہ خویش گفتگو کردہ بودید پس باید کہ این خانہ را بگذارید و ایذا رسانی مکنید حسب فرمودہ حضرت میاں حاجی عبدالکریم صاحب در خانہ آں شخص سائل رفتہ بر غار ہائے مورچہ گان استادہ آواز دادہ و تقریرے کہ از زبان مبارک حضرت قبلہ شنیدہ بود بیان نمود پس بمجرد شنیدن این کلام پرتاثیر مورچہ گان از خانہ آں شخص دور شدند بعد ازاں روز عرصہ چندیں سال ہا سال گذشتہ کہ مورچگان گاہی در خانہ آں شخص ظہور نکردند۔ **کرامت۔** شخصی مسمی احمد یار ادان ساکنہ موضع کوٹھی[1] پیش حضرت قبلہ ما قلبی و روحی فداہ

---

[1] کوٹھی نام قصبہ ایست در ضلع شاہپور تحصیل خوشاب ۱۲ منہ

حاضر آمده بیان نمود که حضرت عرصه گذشته که بارش باران نشده است ملک غیر آباد است و در جنگل هیچ قسم گیاه نروئیده است مال مواشی مخلوق الله از گرسنگی می میرند دعا فرمائید که حق تعالی نزول بارش باران کند ارشاد فرمودند که شما غم دیگران مخورید که او هم مخلوق خدا است هر چه کند رضا او ست آن شخص باز عرض نمود که حضرت این بنده نیز مال مواشی بسیار دمیدارد فرمودند که انشاء الله تعالی مال مواشی تو از گرسنگی نخواهد مرد پس در آن سال مال مواشی بسیار مردمان از گرسنگی مردند و در مال مواشی او هیچ نقصان نشده ۱۲

کرامت ارسلا خان صاحب میان خیل تاجو خیل سکنه موسی زئی که یکی از خادمان حضرت است روزی بخدمت حضرت قبله ما قلبی و روحی فداه حاضر آمده بیان نمود که قبله زمینات بنده از عرصه چند سال خشک افتاده اند دعا فرمائید که سیراب شوند تا که از قرضه هنود ان خلاصی یابم حضرت قبله را بر حال او شان رحم آمده دعا فرمود بعد از آن ارشاد فرمودند که تو بر زمینات خود برو و نگهبانی سد خود ملحوظ دار حق تعالی آب خواهد رسانید ارسلا خان صاحب حسب فرموده حضرت قبله رفته بر سد خود منتظر نشستند ولکن در دل خود حیران بودند که خداوندا هیچ اثر از آثار بارش باران بر آسمان نظر نمے آید و اگر بارش باران هم می شود و آب سیلاب کوهی هم می آید لکن در میان ناله دو سه دیگر سد و اند چه طور آب بر سد من خواهد رسید و زمینات مارا سیراب گردانید این امر از محالات است بلکه غیر ممکن در این خیالات متفکر بودند که در آن ساعت ابر بر آسمان نمودار شده و بارش باران بر کوه باریده و یکبارگی آب سیلاب در ناله موسی زئی آمد و هر دو سد که در میان راه ناله مسدود بودند شکستند و آب بر سد ارسلا خان صاحب رسید و بر زمینات او شان جاری گشت چونکه آب کوهی بزور شوره آمده بود بر سر سد رسید و بسبب کثرت آب از یک طرف سد نقصان معلوم گردید یعنی آب قدری سوراخ کرد ارسلا خان صاحب بسیار پریشان و متردد شدند که سد من نیز مثل دیگران شکسته خواهد شد و زمینات من نیز خالی از سیرابی میماند در جستجوی بند کردن سوراخ و تنگی سد بکوشش تمام معروف شدند در آن وقت درویشی خانقاه شریف مسمی ملا محمد قبول صاحب تباخت آمده پیغام حضرت قبله بیان نمود که بعد سلام مسنونه حضرت صاحب می فرمائید که این آب حق تعالی محض برای نفع

تو خرسند او است دیگر ہیچ کس دراین شریک نیست آسوده باش وتسلی خاطر و ارپس شنیدن این خبر موثر دانستند که بیشک این فرموده ولی حق است ہمیں چنیں خواہد شد پس انتظام ومرمت سند را گذاشته باطمینان نشست بعد یک لحظه سوراخ سند خود بخود بند شده وتمام زمینات ارسلاخان صاحب که متعلق بسیرابی آں ناله بود حسب دلخواه درہمان روز تا بغروب آفتاب سیراب شده بعدهٔ آن آب ناله یکبارگی فروشد و بر آن زمینات مذکوره بسیار خوب زراعت پیدا شده که گاہی این چنیں نشده بود وبعد دروون فصل این قدر غله حاصل آمد که ارسلاخان صاحب موصوف جمیع فرقه ہنود از آبا سانی ادا کرد وبرای خرچ خوراک خانه اش را یک سال کفایت نمود ۱۲

کرامت ملک خان صاحب خلف حاجی قلندر خان صاحب گنڈہ پور تپی خیل رئیس قصبه ٹدی حسب الارشاد حضرت قبله ما قلبی وروحی فداه بیلداران را برائے تعمیر دیوار خانقاه شریف ہمراه آورده در آں وقت کسی شخص جوال خربوزه پیشکش آورده بود حضرت قبله جمیع حاضرین را یک یک خربوزه تقسیم کردن شروع کرد ملک خان را نیز یک خربوزه عطا فرمود بعد فراغ از تقسیم یک خربوزه دیگر ملک خان را عنایت فرمود در خاطر او شان آمد که شاید حضرت بھولا یا دیگر بمن مهربانی فرموده است عرض نمود که حضرت یکبار مرا اول مرحمت کرده است ارشاد فرمودند که این دیگر خربوزه برای فرزند شما داده ام او شان عرض کرد که حضرت فرزند ندارم فرمود انشاء الله العزیز حق تعالی شما را خواہد داد پس در آن سال پروردگار او شان را فرزند نرینه عطا فرمود قبل ازین از وقت کدخدائی چندین سال گذشته بود که ہیچ اولاد نرینه نشده بود ۱۲

کرامت یک سال عارضه وبا واقع شده چند درویشان خانقاه شریف از عارضه مذکوره بآخرت شتافتند وحد عرصه ده یوم زیاده از سه صد مردمان شهر موسیٰ زئی از دار فانی بدار جاودانی رحلت نمودند این کمترین وکهترین خادم دیرین را نیز دوبار ظهور کرده اسہال جاری شده رنگ چہره بالکل متغیر گردید بخدمت جناب مولوی محمود شیرازی صاحب کیفیت خود را بیان کردم وچند مبلغان که آں وقت در خانه این احقر موجود بود برای نیت نذر حضرت قبله آورده حواله او شان کردم که این مبلغان پیش حضرت قبله نذر

بگذارند و برائی تجدید بیعت بندہ عرض کنند پس جناب مولوی صاحب ممدوح مبلغان مذکورہ از طرف
بندہ پیش حضرت قبلہ نذر گذرانیدہ و برائی تجدید بیعت این احقر عرض نمود بعد صلوٰۃ عصر حضرت قبلہ
از تجدید بیعت مشرف فرمودند بسیار نقاہت و بی ہوشی طاری گشت و چنان گردیدند حتی کہ امید زیست
باقی نماند حضرت قبلہ قلبی و روحی فداہ بمعہ جمیع درویشان خانقاہ شریف بر مزار پر انوار حضرت حاجی الحرمین
الشریفین حضرت حاجی دوست محمد صاحب بردا اللہ مضجعہ الشریف و نور اللہ مرقدہ المنیف استادہ شدند
و فرمودند کہ فقیر برائی صحت یابی ایشان دعا خواہد و شما جمیع حاضرین آمین کنید بعدہٗ تا دیر دعا خواست پس
بمجرد کردن دعا حضرت قبلہ در آن حال فی الفور مرا از مرض مذبورہ لاحقہ افاقت آمدہ روبہی گردید
و قتیکہ صحت کامل حاصل شد بخدمت حضرت قبلہ حاضر آمدم ارشاد فرمودند کہ برائے صحت شما از
دل دعا کردہ بودم کہ عیال دارید حق تعالیٰ قبول فرمود

کرامت بعد از ان در شہر چودھواں[1] ہم عارضہ وبا ظہور کردہ قریباً پنج صد کسان از عارضہ
مذبورہ وفات یافتند و جناب مولوی فتح محمد صاحب الترابہ ساکنہ چودھوان کہ یکی از خادمان و مخلصان
خاص حضرت قبلہ بودند ہم از عارضہ وبا انتقال کردند بعد از سہ روز قاصد از شہر چودھوان آمدہ بیان
نمود کہ قبلہ نور الحق صاحب نبیرۂ جناب مولوی فتح محمد صاحب مرحوم را ہم عارضہ وبا لاحق شدہ
است و ہیچ امید زندگانی نیست و در تمام خاندان مولوی صاحب ممدوح ہمیں یک فرزند ہست
و مردمان میراث خور با نخوت نشستہ اند کہ کدام وقت می باشد کہ این می میرد و تمام دولت مال و اسباب
و املاک و زمینات وغیرہ بدست ما می آید پس شنیدن این سخن حضرت قبلہ قلبی و روحی فداہ در جوشش
آمدہ دعا برائی صحت یابی او از مرض وبا تا دیر خواست و در ہماں ساعت فی الفور اثر دعا رسید و
نور الحق صاحب را در آنجا خبر شد بعد از فراغ شدن دعا بقاصد مخاطب شدہ ارشاد فرمودند کہ تو بردو
از طرف فقیر نور الحق صاحب را سلام بگو و تسلی بدہ کہ انشاء اللہ تعالیٰ صحت کامل خواہد شد و قتیکہ قاصد

---

[1] چودھوان نام قصبہ ایست بضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان ہندوستان این مرض سنہ ۱۳۰۹ ہجری بودہ است کہ جد فقیر مولوی صاحب حین استاذ
الکل مولینا فتح محمد دریں وبا جام شہادت نوشیدہ فقیر عطا محمد صحیح عفی لہ

واپس در آنجا رسید مریض را دید که قبل ازین صحت حاصل شده بود۔

کرامت۔ یک سال اکثر در بلاد های هندوستان وخراسان ملخ پیدا شده بود که اکثر باغات وزراعات ودرختان را خورده بود وقتیکه در شهر موسیٰ زی ظهور کرد چند باغات وزراعات وگیاه دشتی را خورده ودردهان اوشان تاثیری بود که هر درخت راکه خورد از بیخ بالکل خشک مانند هیزم وبیکار ساخت ارسلاخان صاحب که یکی از مخلصان حضرت قبله بودند حاضر آمده بیان نمود که قبله در باغ بنده نیز ملخ بکثرت آمده است که همه درختان باغ پر از ملخ شده اند یک برگ خالی نگذاشته است یقین است که در یک روز همه باغ را صاف وبیکار خواهد کرد چونکه بنده از کمال محنت وکوشش چندی ساله این باغ را طیار کرده است بسیار افسوس می آید که برباد خواهد شد حضرت قبله را شفقت آمد بر ریگ دم کرده فرمودند که برد واین ریگ را بر جمیع درختان باغ خویش بپاش ان شاء الله تعالیٰ باغ شما از نقصان ملخ محفوظ خواهد ماند باز یک ساعت مسمیٰ غلام مصطفےٰ صاحب قوم بائی درویش خانقاه شریف را فرمودند که تو نیز در باغ ارسلاخان صاحب برو ملخ را پیغام من برسان که مایان یگان مخلوق خدا هستیم وتو نیز مخلوق هستی پس ملک خدا فراخ هست در جائی دیگر برو گیاه دشتی بخور نقصان مرسان خادم مذکور که این کلام پُر تاثیر از زبان مبارک شنیده بود بی کم وکاست در باغ ارسلاخان رفته ملخ را شنوانید پس بمجرد شنیدن این کلام ملخ رو بصحرا نهاد وروانه شد حتی که بعد یک ساعت باغ را خالی ساخت وباغ از ضرر اوشان محفوظ ومامون ماند ۱۲

کرامت مولوی نور الدین صاحب پیش امام موضع اُگگی[1] برائی زیارت وقدم بوسی حضرت قبله قلبی وروحی فداه از خانه خویش عزم بالجزم نموده بطرف خانقاه شریف موسیٰ زی روانه شدند وقتیکه بگره ٹیکن[2] رسیدند چهار مردمان پیش راه ملاقی شده بیان نمودند که ناله آب یعنی شاخ رود لونی[3] که متصل این

لہ اوگگی نام قصبه ایست در ضلع شاه پور تحصیل خوشاب ڈاکخانه از شهر وعلاقه سون سکیسر ۱۲ منه

لہ ٹیکن نام قصبه ایست بضلع ڈیره اسمٰعیل خان ۱۲ منه

لہ رود لونی نام جوئیست که از کوه های خراسان در ملک داوان علاقه ڈیره اسمٰعیل خان میآید ودر دریائے اٹک داخل میشود ۱۲

گرہ جاریست بسیار طغیانی دارد و گذشتن ازین آب محل خطر است کہ عمق از قدِ آدم زیادہ است و درجریان بغایت تیزی دارد کہ پا بر زمین نمے گذارد و مردمان ہم بذریعہ شنداری[1] مشکل تمام پار رفتہ ایم شما را باید کہ باز گردید مولوی صاحب موصوف کہ بارادت صادقہ آمدہ بود ہیچ خیال نکردہ وقتیکہ برکنارہ نالہ رسیدند کہ حسب گفتہ مردمان نالہ در جوش و خروش جاریست و گذشتن ازان ممکن بنظر نیامد درین اثنا دو کس شنداری بولہ بذریعہ شنداری بعد دقت و چارہ جوئی پار شدند پس او شان را آواز داد کہ برائے خدا مرا ہم بذریعہ شنداری پار کنید او شان ہیچ التفات نکردند و رفتند پس مولوی صاحب بملاحظہ این ماجرا بسیار غمناک شدند کہ واپس گردیدن ازین جا ہم مناسب ندانم کہ این قدر مسافت طے کردہ و تکلیف راہ کشیدہ آمدہ ام پس متوجہ بحضرت قبلہ شدند کہ برائے زیارت حضور می آیم امداد فرمائید کہ ازین آب بسلامت بگذارم پس بسم اللہ خواندہ اول برائے امتحان یکپا در آب نہاد آب تا بساق رسید باز دیگر پا را انداختہ دو سہ قدم جرارت نمود آب از ساق زیادہ نشد باز ہمیں طور تا بمیان رسیدند و دیدند کہ آب از ساق زیادہ نبود پس بدلاوری بہ کنارہ رسیدند وقتیکہ در خانقاہ شریف بحضور حضرت قبلہ حاضر آمدند حضرت قبلہ در اول گفتگو احوال راہ پرسیدند کہ در راہ شما کہ نالہ آب یعنی شاخ رود لونی آمدہ بود آب تا بساق بود عرض کردند کہ قبلہ آب زیادہ از قدِ آدم و بنہایت تیز جاری بود ولکن وقتیکہ متوجہ بحضرت شدہ پا در آب انداختم ہم آب نالہ از ساق زیادہ نشد و بسلامت برکنارہ شدم حضرت قبلہ تبسم فرمودہ خاموش شدند ۱۲

کرامات و مکاشفہ روزی حاجی میاں عبد الکریم صاحب قوم اڈا ساکن گرہ نونگ از جناب مولوی حسین علی صاحب پرسید کہ اولیا علم غیب می دانند یا نہ جناب مولوی صاحب موصوف در جواب گفتند کہ علم غیب خاصہ خدائے تعالیٰ جل شانہ است مگر چیزی حق تعالیٰ در دلِ ولی خود القا کند پس میداند او را بطریق الہام با کشف پس میاں حاجی عبد الکریم صاحب گفت کہ آیا ایسہائے اولیا ہم غیب میدانند جناب مولوی صاحب ممدوح گفتند چرا میاں حاجی عبد الکریم صاحب بیان کردند کہ یک اسپ حضرت قبلہ نزد من

---

[1] چیزیست چرمی کہ بدان شناوری میکنند ۱۲ منہ

بود در سبزه زار با جرائے من مے چرید در دل خیال کردم که هر روز این اسپ را اگر این چنین در کشت باجرا رها میکنم اکثر خوشهها خواهد خورد و باجرا در وقت درود هیچ دست نمی آید پس بمجرد گذشتن این خیال بر دل همان وقت دیدم که اسپ روئی از خوشهها گردانید و گیاه خوردن شروع کرد بعد از گذشتن چندین وقت فهمیدم که این امر بسبب خطرهٔ من واقع شد پس نزد اسپ رفته در پایے او افتادم و گفتم که این مال حضرت است بلالحاظ بخور فی الفور خوردن خوشهها شروع کرد پس این چه حکمت است جناب مولوی صاحب ممدوح فرمودند که الله تعالیٰ متولی اولیا خود است چون آن خیال در دل گذشتی الله تعالیٰ جل شانه اسپ را از خوشهها بند ساخت و چون از آن خیال تائب گشتی باز الله تعالیٰ اسپ را رها کرد و این هم عنایتی خداوندی بود بر تو که این امر را وسیله پختگی اعتقاد تو ساخت پس جناب مولوی حسین علی صاحب بعد دادن این جواب در همین خیال بودند که آیا علمی که اولیا را میشود چگونه میباشد که آیا بعضی چیزها می دانند یا اکثر بعد توجه و خیال یا چگونه می باشد در همین خیال بودند که از انجا برخاسته در تسبیح خانه شریف رفتند و در آنجا حضرت قبله قلبی و روحی فداه با مردمان افغانان بزبان پشتو در کسی امر کلام میکردند پس جناب مولوی صاحب ممدوح در پس پشت آن مردمان نشستند حضرت قبله بمجرد نشستن مولوی صاحب متوجه بادشان شده بزبان فارسی فرمودند که مولوی صاحب. اولیا همه میدانند ولکن مامور باظهار نیستند پس فقط همین لفظ گفته باز بدستور سابق کلام با افغانان شروع کردند.

مکاشفه و کرامت. یک بار در خانقاه[1] شریف سون[2] شا نزدهم ماه رمضان المبارک سنه ۱۳۰۴ھ یک هزار سه صد و چهار هجری بوقت اشراق بعد فراغت حلقه جناب حضرت قبله قلبی و روحی فداه بچهار مردمان[3] قوم ناصر[4] و میازی که در آن وقت همراه بودند مخاطب شده ارشاد فرمودند که در خواب می بینم که تمام قوم ناصران بمقام غزنان که از علاقه خراسان است جمع شده طیاری برای مقابله امیر عبد الرحمن صاحب

---

[1] سون بکیسر نام کوهٔ که هر دو مشهور آن دیدهٔ از ین جهته علاقه سون سکیسر میگویند بضلع شاه پور تحصیل خوشاب تهانه و ڈاکخانه نوشهره که در آن خانقاه شریف حضرت قبله ما قلبی و روحی فداه واقع است که برائے راحت و آسائش تابستان آنجا ساخته بود ۱۲ منه

[3] ملا نواز و ملا بادشاه و دو شخص دیگر که اسمش غیر معلوم ۱۲ منه [4] نام قومیت از افاغنه ۱۲ منه

والی کابل میکنند ومن درآنجا رسیده هر دو ملکان قوم ناصر مسمی فهنزاد و مغاث را گفتم مناسب است که
مردمان نیازی را اجازت دهید که شامل شمایان نشوند که این غریب قوم است هر دو ملکان مذکوران
بگفته فقیر قوم نیازی را اجازت علیحدگی دادند) دیده باید که نتیجه این خواب چه شود بعد از ان واقع بست
ششم شهر رمضان المبارک مذکور بعد از حلقه جناب حضرت قبله بمردمان ناصر و نیازی مذکوران که همراه
بودند مخاطب شده ارشاد فرمودند که ای ناصر تیا سونګه وله‌ویلئ - یعنی بر قوم شما برق افتاد - و قوم شما
در مدد گردید و نیز ارشاد فرمودند که این وقت روانه بشوید و خبرگیری عیال و اطفال خود کنید مردمان هر دو
قوم عرض کردند که قبله هر چه شدنی بود شده باشد لیکن جدائی جناب حضرت قبله بسیار زور دار بعد حضرت
ارشاد فرمودند که بروید مذکوران عرض کردند که قبله بعد از روز عید روانه میشویم پس بروز دوم ماه شوال
مردمان هر دو قوم را رخصت کرده بحمایت حاجی قلندر خان صاحب رئیس ټڼی روانه کردند چون با
ستیشن وان کیلا نوالی آمد درآن ایام ټکټ ریل آنجا جاری نشده بود صرف طیاری لین بود بد انجا بسبب
گرما چولستان تمام از باعث گرمی بهوجا بجان بملاقت شده افتادند و هیچ وجه سامان سواری میسر
نمیگردید حاجی قلندر خان صاحب درآن وقت نزول جناب حضرت قبله متوجه بجناب باری تعالیٰ
شده که الٰهی به برکت حضرت ما تجویز سواری بکنید درآن حال خبر تار برقی رسید که برائے ملاحظه لین
یک انگریز کلان می آید و فقط صرف یک گاڑی و یک انجن خورد بسبب خامی لین رسید حاجی صاحب
موصوف آن افسر انگریز را عرض کرد که مرا سواری میسر نمی شود و ټکټ از باعث خامی لین جاری نشده
است آن افسر انکار کرد که جائی سواری هرگز نیست باز حاجی صاحب موصوف متوجه جناب حضرت
قبله شد که این افسر ما را سوار نمیکند و ما از گرمی می میریم در عین واګذاری ریل افسر انگریز آواز داد که
آن شخصان که برائی سواری عرض کرده بودند بیایند که ما را همیګذارند بکمال مهربانی همه مردمان را بلا اجرت
سوار کردند وقتیکه مردمان مذکوران هر دو قوم در خراسان رسیدند معلوم کردند که موافق فرموده حضرت قبله
بشانزدهم ماه رمضان المبارک ملکان قوم ناصر و غیره جمعیت برائے مقابله امیر عبد الرحمن صاحب کرده
بودند و مطابق فرموده حضرت قبله بست ششم ماه مذکور مقابله شده قوم ناصر و غیره را امیر عبد الرحمن صاحب

در مقابله شکست فاش داد۔ و بسیار از قوم ناصر کشته و مجروح شدند و عیال قوم مذکور دربدر شده و مال و اسباب او شان امیر صاحب غارت کرد صرف قوم نیازی را الله تبارک و تعالیٰ حسب الارشاد کشف حضرت قبله بالکل نجات داد و هیچ نقصان قوم مذکور را نشده که در عین مقابله قوم مذکور را از قوم ناصر وغیره جدا شده شامل جنگ نگردیدند۔

احوال کشف یک روز بوقت عشا جناب مولوی حسین علی صاحب بخدمت حضرت قبله قلبی و روحی فداه حاضر بودند ارشاد فرمودند که ای مولوی صاحب شما برو در خانه خود باز چون واپس آئی حالات و معاملات که بر شما گذشته باشد از من بپرس همه را یک یک مفصل بتو خواهم گفت انشاء الله تعالیٰ در یک امر هم خطا نخواهی یافت۔

مکاشفه روزی در خانقاه شریف خراسان سه کس از طالبان خراسانی برای زیارت مهمان آمدند ساعتے نگذشت که حضرت قبله قلبی و روحی فداه یک خادم را که ملا محکم الدین نام داشت ارشاد فرمودند که برائے ایشان برنج پخته کرده بیار خادم موصوف حسب الارشاد برنج طیار نموده پیش هر سه کسان آورده نهاد باز حضرت قبله خادم را فرمود که یک تربوز و چند دانه سیب بیار خادم آورد حضرت قبله هر دو میوه پیش آن مهمانان نهاد پس او شان با یکدیگر تقسیم کردند حضرت قبله باعث پرسید او شان عرض کردند که قبله ما را اختیار راه در خواطر مایان خطره گذشته بود یکے در دل خود اختیار کرد که اگر این شخص ولی حق است مایان را برنج پخته میدهد و دیگر در خاطر مقرر نمود که اگر این فقیر بزرگ کامل است مایا تربوز میدهد و ثالث در خیال خود تعین ساخت که اگر این اهل الله و پیر صادق اند مایان را سیب عطا فرمایند پس هر سه خیالات ما مردم صحیح بظهور آمد نا بیشک جناب قبله ولی حق اند پس هر سه مردمان سر بپا نهاده دست بوسیده رخصت شدند۔

مکاشفه۔ شخصے مسمی پائنده خان قوم بابڑ باشون زئی سکنه چودهوان که یکے از خادمان حضرت قبله اند یکبار تمام سال بامراض مهلکه از جذام مرض لقی شده و علاج حکما و ڈاکٹران بسیار کرده هیچ فائده نشد۔

---

[1] نام قومیت از افاغنه ۱۲ منه

آخر الامر نہایت لاچار شدہ در دل گذرانید کہ بخدمت حضرت قبلہ رفتہ باب توجہ میگیرم زیادہ ازیں دوار
دیگر بنظر نمی آید پس این ارادہ در خاطر خود مصمم کردہ بصد مشکل جان خود را بخدمت حضرت قبلہ قلبی و روحی فداہ
حاضر گردانید پس بمجرد ملاقات حضرت قبلہ ارشاد فرمودند کہ اے فلان زود بیا کہ ترا توجہ میکنیم حسب الارشاد
اوشان پیش نشست حضرت قبلہ یک ساعت توجہ بخیال ازالۂ مرض فرمودند شخصے مذکور این قدر
بے ہوش شد کہ از جان و جہان خبر نداشت و عرق از وجود بسیار جاری شد بعد چند ساعات کہ بافاقت
آمد و جان خود را دید کہ از امراض شدیدہ مہلکہ بالکل شفا حاصل است پس قدمبوس شدہ بخانہ خویش رفت
و بعد ازاں سالہا سال آن شخص را منقضے گشت گاہی آن امراض مہلکہ عود نکردند ۱۲

مکاشفہ ایضاً شخصے مذکور بالا یکبار حضرت قبلہ را چاپی میکرد و در دل خیال گذرانیدہ کہ حضرت قبلہ
ماشاء اللہ این چنین فربہ اند چنانچہ سوداگران بخارا پس حضرت قبلہ در ہمان ساعت روے مبارک باو گردانید
از زبان درافشان ارشاد فرمودند کہ ای فلان بیشک مثل سوداگران بخارا فربہ ہستم پس شنیدن این کلام
شخص مذکور نادم و شرمسار شد و در دل خود توبہ کرد کہ آیندہ گاہی این چنین خطرات بیہودہ را در حضور حضرت
قبلہ قلبی و روحی فداہ در دل جا نخواہم داد۔

مکاشفہ۔ روزے احمد سعید آخوندزادہ صاحب ولد خدایار آخوندزادہ ساکنہ چودہوان کہ یکے از
خادمان حضرت قبلہ ما قلبی و روحی فداہ اند در خانقاہ شریف حاضر شدند چند درویشان را دیدند کہ مجذوب
شدہ بود آخوندزادہ صاحب موصوف را خطرہ در دل گذشت کہ مارا چرا جذب نمیشود حضرت قبلہ فی الحال
باوشان مخاطب شدہ ارشاد فرمودند کہ خیال جذب را از دل دور کن کہ تو حالا نوجوان است و کتخدائی نیز
نیز نکردہ است وقت بسیار باقیست قبل ازیں ہمچنین پدر تو ملا خدایار آخوندزادہ صاحب را حضرت
مولانا و مرشدنا جناب حضرت حاجی دوست محمد صاحب قبلہ از مہربانی خویش توجہ فرمودہ بودند بسیار
جذب غالب شدہ بود و چند روز مجذوب بودند در این اثنا والدہ ماجدہ تو فریاد آوردہ و الحاج کثیر
نمودند کہ قبلہ جذب این را گم کنید کہ کار گذران دنیاوی ازیں ہیچ نمیشود باز حضرت پیر و مرشد من بخیال
ازالۂ حال باطن جذب اوشان را سلب فرمودند۔

مکاشفہ ایضاً ۔ آخوندزادہ صاحب موصوف برائے سوداگری از حضرت قبلہ ما قلبی وروحی فداہ رخصت گرفتہ بہندوستان رفتند بعد از چند روز در آنجا شوق عملیات وغیرہ واداء زکوٰۃ آنہا ویاد کردن حساب بروج ونجوم در دل افتاد بوقت شب حضرت قبلہ را در خواب دید کہ بسیار غصہ میکردند وفرمودند این خیال کہ در خاطر تو پیدا شدہ است در طریقہ ما نیست بگذار از این خیال وقتیکہ بیدار شدند از احوال این خواب از حد غم والم حاصل گردید پس تائب شدند از خیالات لاطائل در گذشتند بعد از انقضائے پنج سالہ کہ از سفر ہندوستان واپس گردیدند اول بخدمت حضرت قبلہ حاضر آمدند وقدم بوس شدند ہماں وقت بلا فرصت حضرت قبلہ فرمودند کہ حُب عملیات وغیرہ کہ در این زمانہ اکثر مردمان میدارند در طریقہ ما نیست وشمارا کہ ہمیں سودا واقع شدہ بود از خاطر گذاشتہ است یا خطرہ باقیست عرض نمود کہ قبلہ ہماں روز کہ در ہندوستان روئے مبارک را در حالت خواب دیدہ بودم کہ بہ این کار غصہ فرمودند پس از ہماں روز از خیال خود گذشتم ۱۲

مکاشفہ ۔ جناب حضرت حاجی گل صاحب پشوری کہ خلیفہ وپیش امام جناب حضرت حاجی دوست محمد صاحب قبلہ بودند روزی بمیاں حاجی عبد الکریم مخاطب شدہ بیان کردند کہ خوراک جناب حضرت عثمان صاحب قبلہ از حد قلیل است امسال در تمام سفر خراسان تا بخانقاہ موسیٰ زی کہ مسافت یک ماہ است حضرت صاحب قبلہ نیم سیر آرد گندم نخوردہ است قوت خداداد است کار بزرگان از فہم وادراک دور است بعد ازاں وقت نماز عصر رسید حضرت قبلہ برائے وضو آستین را بالا کشیدہ در آں وقت نظر میاں حاجی عبد الکریم صاحب بر بازو مبارک او فتاد در دل خطرہ آمد کہ حاجی گل صاحب می فرمایند کہ خوراک حضرت بالکل قلیل است حالانکہ حضرت ماشاء اللہ فربہ بنظر می آیند پس در ہماں حال حضرت قبلہ تبسم کردند وفرمودند کہ میاں حاجی عبد الکریم صاحب حق تعالیٰ مرا پوشیدہ علوامی دہد من نخوردم چرا فربہ نے باشم بازایں بیت خواندند ؎

قوۃ جبریل از مطبخ نبود ✤ بود از درگاہ خلاق ودود

مکاشفہ ایضاً روزی حضرت قبلہ ما قبلہ وروحی فداہ خادمی را بکے امر نا مشروع غصہ بسیار

فرمودند حتی که در جوش غصه دو سه بار دست بر زمین زد میاں حاجی عبدالکریم صاحب موصوف را خطره در دل آمد که اہل اللہ دائم الحضور میباشند حضرت صاحب را که این وقت غصه بکمال است آیا که درایں ساعت حضور باللہ ہست یا نه شخصے منشی نیز نشسته بود حضرت صاحب قبله از او خان دریافت کرد که شما که در ابتدا کار تحریر آموخته بودید چه حال بود حالا که درجه منشی گری حاصل کرده است چه کیفیت عرض نمود که حضرت صاحب اول که تحریر آموختن شروع کرده بودم وقت تحریر اگر کسی مرا آواز میداد یا با من کلامی می کرد در تحریر عبارت غلطی میکردم حالا که از سالہا سال استعمال پخته شده است اگر کسی در اثنا تحریر با من کلام میکند یا من بکسی کلام میکنم یا بر کسی چیز نظر افتد ہم دست بر تحریر راست می آید و غلطی واقع نمی شود بلکه عادت گرفته ام که از دست کار تحریر میکنم و از زبان با مردمان شغل کلام می دارم حضرت قبله بمیاں حاجی عبدالکریم صاحب مخاطب شده ارشاد فرمودند که درویشان نیز ہمیں مثال میدارند وقتیکه خیال ورابطه پخته گردد ہیچ چیز مانع ملکه حضور او نشود خاشاک بر سر دریا گذر کنند۔

مکاشفه روزے حقداد خان صاحب ترین برائے حاجی حافظ محمد خان صاحب سلسله شریفه نوشته برائے دستخط و مہر شریف در تسبیح خانه حضرت قبله ما آورد چون در آں وقت اجتماع مردمان بوده حضرت قبله با حاضرین مجلس گرم داشتند آں سلسله شریفه را در جامه خود نہاں آنچناں که آورده بود نگہداشت و عرض مطلب را ترک ادب دانسته خاموش نشست چوں حضرت قبله از اختلاط مردم فارغ شدند خود بخود ارشاد فرمودند که سلسله شریفه را بیارکه دستخط و مہر کنم چوں حقداد خان صاحب سلسله شریفه را در حضور مبارک گذرانید قلم برداشته دستخط و مہر فرمودند در آں وقت که حضرت قبله قلم برائے نیت دستخط گرفتند چوں قلم شکسته بود در دل حقداد خان صاحب خطره آمد که اگر قلم درست می بود خط حضرت خوش می آمد در آں وقت حضرت قبله فرمودند که به قلم درست خط خوش نمی آید ورنه به قلم شکسته خط خوش نویس خراب می نماید حق تعالی برائے ہر کار ماده جدا در وجود انسان آفریده است و ہر انسان را لیاقت جدا عطا فرموده۔

مکاشفہ شبے بوقت تہجد حضرت قبلہ ما قلبی وروحی فداہ در تسبیح خانہ تشریف آوردہ بیان فرمودند کہ بوقت نزاع وسکرات موت ملا عبدالوہاب صاحب با بڑا شیطان لعین بسیار کشمکش کردہ و در پئے تخریب ایمان شدہ ولکن آخر الامر خاتمہ با ایمان گشت خادمان درویشان از شنیدن این کلام متحیر ماندند بعد از فراغ صلوٰۃ فجر و ختم شریف حضرت قبلہ موافق معمول خویش ارادہ حلقہ نمود درین اثنا سواری قاصد برائے اطلاع از شہر حجرہ ہواں آمدہ بیان نمود کہ قبلہ ما عبدالوہاب صاحب باڑمریہ جناب بوقت تہجد وفات یافت و وقتِ وفات متوجہ بحضرت قبلہ بود و خاتمہ بر کلمہ طیبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ شدہ۔

مکاشفہ مسمی میاں غلام حسن ساکن گرہ بھوں کہ یکے از مخلصان و خادمان حضرت قبلہ ما قلبی و روحی فداہ بود در ایام مرض حضرت قبلہ یک زنگاؤ از نیت خیرات برائے ذبح کردن آوردہ خادم عرض کرد کہ قبلہ این را ذبح میکنم فرمودند پس روز دویم خادم برائے ذبح عرض نمود فرمودند دیگر زنگاؤ وگوسفنداں ذبح بکنید باز روز سویم خادم اجازت ذبح خواست فرمودند کہ این را ذبح مکنید و دیگر زنگاؤ چند بہ ذبح بکنید روز چہارم خادم نیز التماس ساخت کہ قبلہ امروز ہیچ ذبیحہ این وقت موجود نیست اگر امر فرمائید این زنگاؤ را ذبح کردہ شود منع کردند غصہ فرمودند کہ این را بگذارید کہ در گذاشتن این مصلحت است پس در آن روز بوقت دو پہر مادر میاں غلام حسن صاحب پیش حضرت قبلہ حاضر آمدہ عرض نمود کہ فرزند من میاں غلام حسن این زنگاؤ را بغیر اجازت من از خانہ آوردہ است و دل من نمی خواہد کہ این را خیرات کنم چرا کہ ہمیں یک زنگاؤ می دارم کہ کار بار خانہ ازین میشود ارشاد فرمودند کہ ببرید ببرید زود ببرید کہ حق تعالیٰ قبل ازین مرا آگاہی بخشیدہ کہ ذبح نکردہ ام۔

مکاشفہ شخصے از مریدان حضرت قبلہ ما قلبی وروحی فداہ بر یک زن بیوہ عاشق شدہ ہرچند میخواست کہ آن زن در عقد نکاح او آید لیکن آن زن قبول نمیکرد آخر آن زن را حاجت دنیاوی پیش آمد و چون او را معلوم بود کہ فلاں کس طلبگار است زنی را پیش او فرستاد کہ مبلغ پنجاہ یا شصت روپیہ

لہ نام قصبہ ایست متعلق [illegible] ۱۲ منہ

مرادو کار است بطور قرض بدہ آن مرد چون از بسیار مات خواہان او بود این امر را وسیلہ حصول مطلب خود دانستہ روپیہ مطلوبہ او را فرستاد بعد از چندی آن عورت در شہر آن شخص آمد و او را مطلع نمود آن شخص بنہایت مسرور گشت و زنے را کہ راز دار او بود مقرر نمود کہ برائے آن زن طعام مکلف پختہ کند و بعد از عشا در فلان حجرہ کہ خالی از اغیار خواہد بود او را بیارد چون آن زن درون حجرہ آمد آن کس با رادہ فاسد ہرچند میخواست کہ کام نفس امارہ حاصل نماید لیکن نتوانستہ است تا آخر شب شد آن بنہایت از فعل شنیعہ خویش شرمسار و آن زن از قوت او مایوس گشتہ واپس بخانہ رفت آن کس از شرم آن شب دیگر بار دراستدعائی وصال را مناسب ندانست و گذاشتن مبالغ قرضہ را خوار می پنداشت و این ہم او را اُمید نبود کہ بذریعہ عدالت قرضہ وصول کند کہ گواہان او نبودند ناچار شدہ در حضور حضرت قبلہ عرض نمود کہ بیک زن روپیہ قرض حسنہ دادہ بودم آن زن ایفائے قرض نمی نماید دعا بفرمانید حضرت قبلہ فرمودند کہ ما را احوال آن شب کہ در فلان حجرہ بودی معلوم است قرض حسنہ ندادہ و بارادہ فاسد دام تزویر نہادہ بودی لیکن الحمد للہ کہ آن مراد تو حاصل نشد الحال برو بخانہ خود بہ نشین آن زن خود بخود قرضہ ترا ادا خواہد نمود آن شخص را چون اعتقاد کامل بود ہمچنان کرد و بعبہ در خانہ نشست یک ہفتہ نگذشتہ بود کہ آن زن خود بخود روپیہ او را بخانہ او رسانید۔

مکاشفہ۔ حاجی قلندر خان صاحب گنڈہ پور تپی خیل رئیس ڈی کہ یکی از مخلصان و خادمان حضرت قبلہ ما قبلی و روحی فداہ اند روزی در خانقاہ شریف برای زیارت و قدمبوسی حضرت قبلہ آمدند روزے دیگر حضرت قبلہ فرمودند کہ شما را رخصت میکنم کہ بخانہ بروید عرض کردند کہ قبلہ بارادہ قیام کردن چند روز در خدمت شریف آمدہ ام و در این میان جناب مولوی محمود شیرازی صاحب نیز در حق ایشان سفارش نمود کہ قبلہ حاجی صاحب ہربار کہ در خانقاہ شریف می آیند چند روز بخدمت حضرت قبلہ میمانند حالا اجازت توقف فرمانید ارشاد فرمودند کہ آمدن در رفتن و قیام نمودن حاجی صاحب در خانقاہ شریف باختیار خود است کہ جای ایشانست و لیکن امروز رفتن و قیام ایشان بطرف خانہ ضرور است کہ در این مصلحتے ست پس حاجی صاحب موصوف از حضرت قبلہ رخصت شدہ بخانہ خویش آمدند ہمان روز بوقت

نیم شب در خانہ اوشان دزد آمد و نقب زنی کرد و در آں وقت حاجی صاحب موصوف نیز خبردار شدند
ہاہو و شور و شر کردند پس دزد ترسید و مال و اسباب در آنجا گذاشتہ مایوس خالی از دست رفت اگر
حاجی قلندر خاں صاحب در آں روز در خانہ خویش نبودی چند ہزار روپیہ نقصان میشدی۔

مکاشفہ روزی در خانقاہ شریف سوں حضرت قبلہ ما قلبی و روحی فداہ از جیب مبارک خویش مبلغ
یک صد روپیہ کشیدہ مسمی میاں نور عالم صاحب اواں خادم حضرت لعل شاہ صاحب منظور رندہ شاہ
بلاول والہ را دادہ فرمودند کہ گوسفندان برائے لنگر خانقاہ شریف خریدنید در دلِ میاں نور عالم خطرہ گذشت
کہ جیب مبارک حضرت قبلہ ظاہر بہ نظر خورد معلوم میشود۔ صد روپیہ چہ طور در آں جا رشدہ و ہر روز از صبح تا
شام ہر قدر مبالغ کہ در کار میشوند ازیں جیب کشیدہ صرف میکنند و تمام نمیشوند حضرت قبلہ باوشان
مخاطب شدہ ارشاد فرمودند کہ این جیب فقیر بوری[1] افغانی است و تا حین حیات فقیر ہرگز تمام
نخواہد شد۔

مکاشفہ ایضاً روزے میاں نور عالم مذکور و دو شخص دیگر کلاچی وال در حجرۂ خانقاہ شریف موسیٰ زئی
یک جا نشستہ بودند تذکرہ درمیان آمد کہ خرچ لنگر خانقاہ شریف بسیار است از کجا می آید باز آں
دو شخص دیگر گفتند بر آمدنی مردمان موقوف است یعنی این مردمان کہ می آیند و نذر نیاز می آرند ازیں
خرچ لنگر خانقاہ شریف کردہ میشود میاں نور عالم گفت کہ این چنیں نیست کار بزرگان بر فضل حق تعالیٰ
موقوف است این بحث تمام نشدہ بود کہ ہر سہ آدم از آنجا برخاستہ جانب مسجد برائے نماز
میرفتند و در آں وقت حضرت قبلہ نیز برائے صلوٰۃ عشاء بمسجد شریف تشریف می بردند و در راہ باوشان
مخاطب شدہ استادند و فرمودند کہ میاں نور عالم مردماں میگویند کہ خرچ خانقاہ شریف بر آمدنی مردمان
موقوف است .... حالانکہ آمدنی مردمان برائے کفش ہائے
درویشان ہم کفایت نمیکند تا بدیگر چہ رسد و خرچ لنگر خانقاہ شریف وغیرہ این فقیر بر توکل خدا تعالیٰ
موقوف است باز فرمودند کہ اگر کسی شخص حالا از فقیر لکھ روپیہ در این جا کہ استادہ ام طلب میکند واللہ باللہ

---

[1] بوری یعنی جوال

تا اللہ کہ تا بخانہ ہم نمیرم و پا ہم ازیں جہاں بروارم کہ لکھ روپیہ حسب طلب او میدہم ولکن نسبت خدای نمی ماند پس آن ہر دو شخص بسیار شرمندہ شدند۔

مکاشفہ۔ مولوی غلام حسن صاحب سکنہ گرہ شوانک کہ یکی از خادمان حضرت قبلہ ماقبلی ورو حی فداہ اند روزی در تسبیح خانہ پیش حضرت قبلہ نشستہ بودند و در دل خطرہ گذشت کہ از عرصہ بخدمت حضرت صاحب می آیم و میروم و آرزوی من از حق تعالی ہمیں است کہ بطفیل ایں بزرگ پیر و مرشد خاتمہ بالخیر شود و از فیض و برکات ایں خاندان بے بہرہ نشوم پس در ہماں ساعت حضرت قبلہ باو شاں مخاطب شدہ ارشاد فرمودند کہ مولوی صاحب اللہ تبارک و تعالی خاتمہ شما با ایماں کند و از فیض و برکت حضرات کرام علیہم الرضوان محروم نگرداناد از شنیدن ایں کلام فیض نظام از زبان درافشاں حضرت قبلہ مولوی صاحب موصوف را خوشی و تسلی حاصل گردید و خطرہ کہ در دل آمدہ بود دفع شد ۱۲

مکاشفہ۔ حضرت قبلہ ماقبلی ورو حی فداہ چوں بتقریب زیارات مزارات حضرات قدس اللہ تعالی اسرارھم بدہلی تشریف تشریف بردہ بودند و از آنجا در سنبھل[1] بمکان محمد امتیاز علی خاں صاحب رفتہ بودند چوں از آنجا واپس می آمدند در اثنائی راہ بر اسٹیشن ریلوے عبد الشکور خاں صاحب رئیس دہرمپورکہ از قوم راجپوت است دعوت نمود و بداں تقریب در قلعہ دہرمپور کہ مسکن خاں موصوف بود تشریف بردند اتفاقاً روز جمعہ آمد محمد عبید اللہ خاں برادر زادہ عبد الشکور خاں عرض نمود کہ امروز اگر حضرت قبلہ در مسجد تشریف صلوٰۃ جمعہ ادای فرمایند موجب برکات خواہد بود حضرت قبلہ التجای او را منظور فرمودہ در مسجد تشریف تشریف بردند چوں از نماز فارغ گشتہ ارادہ معاودت قیامگاہ فرمودند عبید اللہ خاں صاحب عرض نمود کہ گورستان بزرگان ما بنہایت قریب است اگر حضرت بر قبور ایشاں دعای بفرمایند برای او شاں موجب فلاح و صلاح خواہد شد حضرت قبلہ حسب درخواست آں بطرف گورستان تشریف بردند لکن چوں در ایام سفر حضرت را عارضہ تپ ذات الجنب لاحق شدہ بود و ازاں جہتہ بنہایت ضعیف بودند و از جہتہ ضعف قوت رفتار و نشست برخواست نیز نداشتند عبید اللہ خاں

---

[1] نام قصبہ ایست متصل ضلع مرادآباد ... [illegible] ... نام شہر ایست بضلع مرادآباد ۱۲ منہ

پالکی آوردہ بود حضرت در پالکی سوار بودند چوں بر قبور تشریف بُردند عبید اللہ خاں پیش از وُرود حضرت فرش نرم در محاذی قبر والد خود برابر کردہ بود حضرت در آنجا نشستہ مراقب شدند و تا یک ساعت تقریباً مُراقب بودند بعد ازاں دعای خیر فرمودہ واپس تشریف آوردند چوں مجلس از معرکہ ہندوستانیاں خالی شد حضرت قبلہ فرمودند کہ در حدیث شریف وارد است کہ بعد از وفات انسان اگر اولاد صالح بماند برای امجاد خود فائدہ میرساند حقدادخاں صاحب ترین کہ شرف یاب این سفر بودند عرض نمود کہ امروز حضرت قبلہ تا دیر مراقب بر قبور ماندہ احوال اہل قبور چہ طور مشاہدہ فرمودند حضرت قبلہ فرمودند کہ چوں اول قبر والد عبید اللہ خان نگاہ کردم تمامی قبر او از ظلمت مملو بود در جناب حضرت باری تضرع وزاری نمودم المنت تعالیٰ علی احسانہ کہ آن ظلمت از قبر او بیروں رفت و قبر او نورانی گشت باز متصل آن قبر قبر عم عبید اللہ خان بود بطرف او نگاہ کردم آن قبر ہم از ظلمت مملو یافتم و بجانب او متوجہ گشتم ظلمت از قبر او بیرون شد و نوری در آن قبر ظاہر گردید لکن در آن نور ہم ظلمت قلیل مختلط بود اما از جہۃ ضعف زیادہ از طاقت نشستن نماندہ بود برخواستم ۱۲

مکاشفہ۔ میاں فضل علی صاحب کہ منشی خان بہادر محمد رب نواز خان صاحب میاں خیل تاجو خیل[۱] رئیس موسیٰ زی بودند سہ شبانروز در سکرات موت مبتلا گردید بعدہٗ وفات یافت برای نماز جنازہ در خانقاہ تشریف آوردند نماز جنازہ حضرت قبلہ خواندند در اثنای نماز جناب مولوی عبد الحکیم صاحب اشتراتی[۲] کہ یکی از مخلصان حضرت قبلہ اند خطرہ آمد کہ بر میاں فضل علی صاحب بسیار تکلیف جانکندن گذشتہ است واللہ اعلم کہ انجام خاتمہ چہ طور شدہ باشد بعد فراغ نماز کہ حضرت قبلہ واپس بہ تسبیح خانہ تشریف آوردند و مولوی صاحب موصوف نیز تنہا ہمراہ بودند حضرت قبلہ باوشاں مخاطب شدہ ارشاد فرمودند کہ مولوی صاحب بعض بعض خبرایں چنیں میباشد کہ در مجمع عام گفتہ نمیشود میاں فضل علی صاحب بوقت نماز جنازہ با فقیر ملاقات کردہ اند پرسیدم کہ چہ حالست تبسم کردہ بیان کردند کہ سختی سکرات موت کہ بر ما گذشتہ لا بیان است ولکن بفضلہ تعالیٰ خاتمہ با ایمان شدہ است پس شنیدن این

---

[۱] نام قومیت از افاغنہ ۱۲ منہ [۲] اشترانہ نام قومیت از افاغنہ ۱۲ منہ

کلام از زبان درافشان حضرت قبلہ خطرہ کہ در دل مولوی صاحب بود دفع شد و تسلی حاصل گردید ۱۲

مکاشفہ۔ حضرت قبلہ ما قلبی و روحی فداہ یک روز بر دروازۂ خانقاہ شریف نشستہ ملاحظۂ لشکر افسران خویش مینمودند و با افغانان پیوندہ نامراں نشادیزی بزبان پشتو کلام میکردند جناب مولوی حسین علی صاحب نیز حاضر نشستہ بود درآں وقت در دل او شان خیالات و تفکرات عیال خانہ خویش گزشتہ بودند حضرت قبلہ قلبی و روحی فداہ فی الحال باو شان متوجہ شدہ ارشاد فرمودند انما ازواجکم واولادکم عدوالکم تا آیۃ باز بدستور سابق در گفتگوئی افغانان دربارۂ افسران مشغول شدند۔

مکاشفہ۔ بوقت تہجد بخدمت حضرت قبلہ ما قلبی و روحی فداہ قاصدے برائے اطلاع دادن از موضع نڈی آمدہ بیان نمود کہ گلداد خان صاحب را نہ زئی را کہ یکی از خادمان حضرت قبلہ دو روز شدہ کہ مار گزیدہ است لکن امروز قدری بے ہوش اند ہر چند کہ علاج کردہ شد ہیچ فائدہ نیافت بعد تسلیمات بیغایات عرض مینماید کہ حضرت صاحب بر نمک دم فرمائید حضرت قبلہ بر نمک دم کردہ قاصد را داد کہ بمجرد رسیدن بخورانید و بر موضع زخم گزیدن مار نیز بمالید پس قاصد باآں طرف روانہ شد بوقت صبح حضرت قبلہ از زبان گوہر فشان ارشاد فرمودند کہ گل داد خان صاحب بعد از تہجد بہوش آمدہ بطرف من نگریست ؎

چوں قضا آید طبیب ابلہ شود دار وئی دفع مرض گمراہ شود

انا للہ وانا الیہ راجعون ۝ ازیں کلام حضرت قبلہ جمیع محفل فہمیدند کہ گل داد خان فوت شدہ اند روز دیگر اطلاع رسید کہ گل داد خان صاحب قبل از رسیدن قاصد پس از وقت تہجد در افاقت آمدہ یک ساعت بطرف حضرت قبلہ متوجہ بودند بعد ازاں وفات یافت۔

لہ جناب مولوی عبد الحکیم صاحب بیان فرمودند کہ روزے حضرت قبلہ بوقت اشراق بما مخاطب شدہ ارشاد فرمودند کہ شب گذشتہ جنیان برائی بیعت نزد فقیر آمدہ بودند بعد حصول مطلب خویش واپس شدند ۱۲ منہ

فصل پنجم

دربیان معمولات حضرت قبلہ ما قلبی و روحی فداہ راقم گوید عفی عنہ

عرصہ قریبًا بست سال پنج ماہ بست و پنج یوم منقضی گردیدہ کہ بخدمت حضرت قبلہ حاضر بودم منجملہ ازان ہفت سال خدمت تحریر جواب عرائض کہ از اکناف آفاق و اطراف عالم بخدمت سامیہ میرسیدند و تحریر معمولات وغیرہ کہ مردمان از حضرت قبلہ بالحاح تمام و آرزوی کمال ہموارہ طلب مینمودند گذرانیدم روزی حسب الارشاد حضرت قبلہ ہر قسم تعویذات نوشتہ چند خلطہ جدا جدا پیچیدہ پیش حضور اقدس نہادم تبسم کردند و فرمودند کہ حالا شما دریں کار عامل شدہ اید کہ ہزارہا تعویذات از دست شما نوشتہ شدہ اند پس من ہا بار تجربہ کردہ ام بسیار سریع التاثیر یافتم لہذا بعضے معمولات حضرت قبلہ کہ درین مدت ہفت سالہ این احقر را از پیر و مرشد خود بہ تحقیق رسیدہ اند و اجازت یافتہ ام برای نفع عام مردمان حسب فحوای مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم خَیْرُ النَّاسِ مَنْ یَنْفَعُ النَّاسَ بشارت برائے خویش پنداشتہ مینگارم

معمول سورۃ فاتحۃ الکتاب وآیۃ الکرسی وچہار قل یعنی قل یا ایہا الکفرون ۔ وقل ہو اللہ احد ۔ وقل اعوذ برب الفلق وقل اعوذ برب الناس این مجموعہ را خواندہ دم کنند برای جمیع آفات وبلیات ارضی وسماوی از حد مفید خصوصًا برای دفع سحر وجادو وبرای دفع زہر گزیدن مار بسیار مجرب است برائے سحر وجادو در روز سہ بار خواندہ برتمام وجود دم کنند وبرائے دفع زہر گزیدن مار بہ نمک دم کردہ مار گزیدہ را بخورانند و بر موضع زخم گزیدن مار نیز بمالند و برای دفع تاثیر گزیدن سگ دیوانہ بغیر شمول آیۃ الکرسی خواندہ دم کنند از مجربات است

معمول سورۃ فاتحۃ الکتاب وقل یا ایہا الکفرون وقل ہو اللہ احد ۔ وقل اعوذ

برب الفلق وقل اعوذ برب الناس - وان یکاد الذین کفروا لیزلقونک بابصارھم لما سمعوا الذکر ویقولون انہ لمجنون وما ھو الا ذکر للعالمین وبالحق انزلناہ وبالحق نزل اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ كُلِّهَا مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ الٰہی بحرمت حضرت حاجی دوست محمد صاحب قندھاری قدس اللہ تعالیٰ سرہ الاقدس اللھم اشف بصاحب ھذا المرض بحولک وقدرتک وجبروتک برحمتک یا ارحم الراحمین ایں مجموعہ را خواندہ دم کنند و نوشانند برای جمیع امراض واسقام وآلام ودفع جن وآسیب ونظر بد وغیرہ از حد مفید است۔

معمول برائے سخت امراض بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ كُلِّهَا مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ وَمِنْ شَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّیَاطِیْنِ وَاَنْ یَّحْضُرُوْنِ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ یَا شَافِیْ یَا شَافِیْ یَا شَافِیْ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ ؛ نوشتہ در بازو یا در گلو بندد واگر در تمام وجود واعضا کسی جا درد باشد پس ایں تعویذ را برکاغذ نوشتہ در آب بشوید اکثر آب را نوش کند وقدری آب باقی را در روغن تلخ انداختہ از آں روغن جائے درد را چرب سازد بفضلہ تعالیٰ بالکل خیر خواہد شد۔

تعویذ برائے طفل ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ عَیْنٍ لَامَّةٍ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ شَیْطَانٍ وَّھَامَّةٍ تَحَصَّنْتُ بِحِصْنِ اَلْفِ اَلْفِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ ؛

برائے محافظت زراعت بکاغذ نوشتہ در سفالہ آب نارسیدہ بند کردہ در میان آں تختہ کشت دفن کند بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یَا رَزَّاقَ الْعِبَادِ یَا خَلَّاقَ الْخَلَائِقِ یَا فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَیَا

ف ۔ ایں معمول مجز حضرت وحضرت حضرت معصوم نگاشتہ ۔

مُنْبِتَ الزَّرْعِ فِي الْاَرْضِ وَالنَّبَاتِ وَيَا مُجِيْبَ الدَّعْوَاتِ اِدْفَعْ مِنْ هٰذَا الزَّرْعِ شَرَّ الْهَوَآمِ وَالْوُحُوْشِ وَشَرَّ الْفَارَةِ وَالْخَنَازِيْرِ الْمُفْسِدَةِ وَارْزُقْنَا رِزْقًا حَسَنًا وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ ۞

تعویذ اسمار اصحاب کہف برائے برکت و امان از غرق و حرق و سرق و غارت وغیر ذلک از امراض و حاجات یعنی نوشته کنند اسمار ایشان را در مکان یا کشتی یا در متاع نہد یا نزد خود دارد در امان الٰہی باشد بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ الٰہی بحرمت تملیخا ۔ مکسلمینا ۔ میلسنا ۔ مرنوش دبرنوش ۔ شاذنوش ۔ مرطونس ۔ واسم کلبهم قطمیر[۱]

تعویذ برائے شفای ہر دردی کہ باشد این آیۃ شریفہ را سہ روز متواتر بر کاغذ نوشتہ در آب بشوید و آن آب را بنوشد و بجائے درد بمالند انشاء اللہ تعالیٰ مفید خواہد شد لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ يَا شَافِيْ يَا شَافِيْ يَا شَافِيْ ۔

تعویذ برائے حاملہ شدن زن و زائیدن فرزند نرینہ بنویسد این تشت اسم یَا مُبْدِئُ بر دو پرچہ کاغذ وقتیکہ زن از حیض فارغ شود در اول ماہ سہ روز متواتر یک یک بخورد ہمیں طور تا سہ ماہ[۲] ونشت را بنوشد و این آیۃ شریفہ اَللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰى وَمَا تَغِيْضُ الْاَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيْرُ الْمُتَعَالِ وآیۃ يَا زَكَرِيَّا اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ اسْمُهٗ يَحْيٰى لَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ نوشتہ بدہند کہ زن در گلو اندازد و با این طور کہ دو انگشت زیر ناف آویزان باشد انشاء اللہ تعالیٰ زن حاملہ شود و فرزند نرینہ زاید ۱۲

تعویذ برائے زنی کہ حملش خشک شدہ باشد ۔ بر ظرف چینی سفید نوشتہ چہل روز بلا ناغہ

---

[۱] حضرت قبلہ ارشاد فرمودند کہ اسمار اصحاب کہف در کتب چند طریقہ نوشتہ اند ولکن از پیر و مرشد خویش ہم باین نمط رسیدہ اند ۱۲ منہ

[۲] در شب مجامعت کنند و بوقت صبح زوجین این تشت را بنوشند و وقت ہمیں طور کنند ۱۲ منہ

بو شان بفضل تعالیٰ اصلش نمو پیدا کرد ظہور خواہد کرد بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط سُبْحٰنَ الَّذِیْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ کُلَّھَا مِمَّا تُنْبِتُ الْاَرْضُ وَمِنْ اَنْفُسِھِمْ وَمِمَّا لَا یَعْلَمُوْنَ ہ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ہ

تعویذ برائے دفع تپ ہر قسم کٓھٰیٰعٓصٓ ہ ذِکْرُ رَحْمَتِ رَبِّکَ عَبْدَہٗ زَکَرِیَّا ہ اِذْ نَادٰی رَبَّہٗ نِدَآءً خَفِیًّا ہ قَالَ رَبِّ اِنِّیْ وَھَنَ الْعَظْمُ مِنِّیْ وَاشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَیْبًا وَّلَمْ اَکُنْ بِدُعَآئِکَ رَبِّ شَقِیًّا ہ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ نوشتہ در گلو بندد و بر سہ پرچہ کاغذ نوشت یا محیط اللہ نوشتہ سہ روز یک یک بخورد انشاء اللہ تعالیٰ تپ دفع خواہد شد۔

تعویذ برائی تپ سویم اول شروع شدن تپ بروز نوبت اول و آخر درود شریف ویک بار سورۂ رعد خوانده دم کن انشاء اللہ تعالیٰ صحت خواہد شد پس باید کہ ہر سہ نوبت دم تمام کند اگرچہ تپ اول یا دوم نوبت دفع شود و اگر سہ نوبت دم نکند چند روز بعد باز تپ عود خواہد کرد۔

تعویذ برائی دفع بواسیر ہر قسم یَا رَحِیْمَ کُلِّ صَرِیْخٍ وَّمَکْرُوْبٍ وَّغِیَاثَہٗ وَمَعَاذَہٗ یَا رَحِیْمُ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ نوشتہ در کمر بندند۔

ایضاً اگر صبح و شام فاتحۃ الکتاب مع تسمیہ ہفت بار خوانده شود بہتر و اگر این نشود محض تسمیہ صبح و شام خوانده بر اندام خود از ناف تا زانو پیش و پس دست بگرداند و دم کند ۱۲

تعویذ برای دفع درد باد اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْبَاعِثُ وَاَنَا الْمَبْعُوْثُ وَمَنْ یَّدُمُّ الْمَبْعُوْثَ اِلَّا الْبَاعِثُ یَا رَبِّ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ نوشتہ بر موضع درد بہ بندند۔

تعویذ برائی زود فروشی مال بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَیْعِکُمُ الَّذِیْ بَایَعْتُمْ بِہٖ وَذٰلِکَ ھُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ط وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ط نوشتہ در متاع نہند۔

برائے تیزی ذہن و کشائش مطالعہ اَللّٰھُمَّ نَوِّرْ قَلْبِیْ بِعِلْمِکَ وَاسْتَعْمِلْ بَدَنِیْ

بِطَاعَتِكَ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ ؕ قبل از شروع سبق ہفت بار خواندہ بر وجود خود دم کند۔

تعویذ برائے صبر گریہ کودک ط ط ط ط ط ط ط ہ ہ ہ ہ ہ ہ ہ قدوس قدوس قدوس قدوس قدوس قدوس قدوس قدوس وصلی اللّٰہ تعالیٰ علیٰ خیرِ خلقہٖ محمدٍ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ؕ نوشتہ در گلو بندد۔

تعویذ برائی دفع طحال بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ اِنَّ اللّٰہَ یُمْسِکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَاۃ وَلَئِنْ زَالَتَا اِنْ اَمْسَکَھُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْ بَعْدِہٖ ط اِنَّہٗ کَانَ حَلِیْمًا غَفُوْرًا ۃ یا طحال ارجع الی مکانک بحق ابی بکر الصدیق رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ نوشتہ بر موضع طحال بندد۔

ایضًا ہفت تہ پارچہ کرپاس نیل کچ بآب تر نمودہ بالائی طحال نہد و بالائی آں کرپاس خزف آب نارسیدہ گذاشتہ و در آں خزف اخگر آتش نہادہ برآن این دائرہ تعویذ ہذا نہد انشاء اللّٰہ طحال زائل خواہد شد۔

ایضًا بروز یکشنبہ یک قرص گل برابر طحال ساختہ بر موضع طحال نہد و در دست راست چاقو گرفتہ یک بار سورۃ الانشراح با تسمیہ خواندہ از چاقو آں قرص را ببرند و ہمیں طور ہفت بار کنند ولکن اول و آخر بار درود شریف زیادہ کنند و این معمول را سہ یکشنبہ در عمل آرند انشاء اللّٰہ تعالیٰ طحال بریدہ شود۔

معمول برائی بریدن یرقان بروز یکشنبہ چند برگ کلان گیاہ سبز آوردہ یک جانب در دست مریض یرقان بدہند کہ بگیرد و جانب دیگر خود از دست چپ بگیرند و در دست راست خود چاقو گرفتہ یک بار سورۃ القریش با تسمیہ خواندہ از چاقو آں گیاہ ببرند و ہمیں طور ہفت بار کنند ولکن اول و آخر بار درود شریف زیادہ کنند و این معمول را سہ یکشنبہ در عمل آرند انشاء اللّٰہ تعالیٰ یرقان بریدہ شود۔

ذکر طریق کیفیت ختم حضرت غوث الثقلین شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ

برائے حصول جمیع مقاصد و حل مشکلات دینی و دنیاوی مجرب است اول درود شریف صد بار بعد ازاں

حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلِ نِّیْ زیادتی براں پانصد بار بعد ازاں نیز درود شریف صد بار ہمیشہ باید خواند تا مطلب حاصل شود و حل مشکلات گردد و ثوابش بروح پُرفتوح حضرت ممدوح بخش نموده حاجات خویش بواسطۂ جناب ایشاں از بارگاہ الٰہی جل شانہ می خواستہ باشد ان شاء اللہ تعالیٰ سرانجامی مطلب خواہد شد ۱۲

معمول برای خیر و برکت در امورات دارین وکشائش و فراخی معاش و ترقی رزق

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَفْضَلَ صَلَوَاتِكَ بِعَدَدِ مَعْلُوْمَاتِكَ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ ہزار بار بلا ناغہ در شبانروز خوانده شود بسیار مفید است و نہایت مجرب است۔

تعویذ برائے حبّ

(در بازوی راست بندد و عطر و خوشبوئی براں بمالند)

۱	۱۴	۱۱	۸
یحبونهم کحب الله یا غفار	والذین امنوا اشد حبا لله یا کریم	والقیت علیک محبة منی یا کریم	انه لحب الخیر لشدید یا ودود
انه لحب الخیر لشدید یا ودود ۱۲	والقیت علیک محبة منی یا کریم ۷	والذین امنوا اشد حبا لله یا رحیم ۲	یحبونهم کحب الله یا لطیف ۱۳
والذین امنوا اشد حبا لله یا لطیف ۶	یحبونهم کحب الله یا رحمن ۹	انه لحب الخیر لشدید یا رحیم ۱۶	والقیت علیک محبة منی یا رحمن ۳
والقیت علیک محبة منی یا رحمن ۱۵	انه لحب الخیر لشدید هو	یحبونهم کحب الله یا کریم ۵	والذین امنوا اشد حبا لله یا رحیم ۱۰

تعویذ لکل شئ

ن ن ن

ع م م م م

حم حم حم حم حم حم حم الله حم الامر وجاء النصر فعلینا لا ینصرون

وصلی الله تعالیٰ علی الله خیر خلقه محمد واله واصحابه اجمعین

الله

---

۱ قولہ نّیْ زیادتی براں یعنی لفظ نعم المولیٰ ونعم النصیر براں منضم نماید بلکہ بر ہمیں قدر اکتفا کند ۱۲ منہ

۲ اجازت این تعویذ برائے مخالفت زوجین است و بغیر ازیں اجازت نیز و اگر کسی دیگر جا کند ان شاء اللہ تعالیٰ بجائی نفع ضرر خواہد یافت منہ

تعویذ برائی بقائی حمل

یاقابض	یاقابض	یاقابض
یاقابض	یاقابض	یاقابض
یاقابض	یاقابض	یاقابض

بسم اللہ الرحمن الرحیم یا یحییٰ خذ الکتاب بقوۃ واتینٰہ الحکم صبیا ۰ وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد والہ واصحابہ اجمعین

تعویذ برائے دفع درد سر

۴۸۶

یابدوح	یابدوح	یابدوح	یابدوح	یابدوح	یابدوح	یابدوح
یابدوح	یابدوح	یابدوح	یابدوح	یابدوح	یابدوح	یابدوح
یابدوح	یابدوح	یابدوح	یابدوح	یابدوح	یابدوح	یابدوح
یابدوح	یابدوح	یابدوح	یابدوح	یابدوح	یابدوح	یابدوح
یابدوح	یابدوح	یابدوح	یابدوح	یابدوح	یابدوح	یابدوح
یابدوح	یابدوح	یابدوح	یابدوح	یابدوح	یابدوح	یابدوح

یاروح یاروح یاروح یاروح یاروح یاروح یاروح

وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد والہ واصحابہ اجمعین

تعویذ برائے دفع درد چشم

۴۸۶

یابدوح	یابدوح	یابدوح
یابدوح	یابدوح	یابدوح

یاروح یاروح یاروح

یاروح یاروح یاروح

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فکشفنا عنک غطاءک

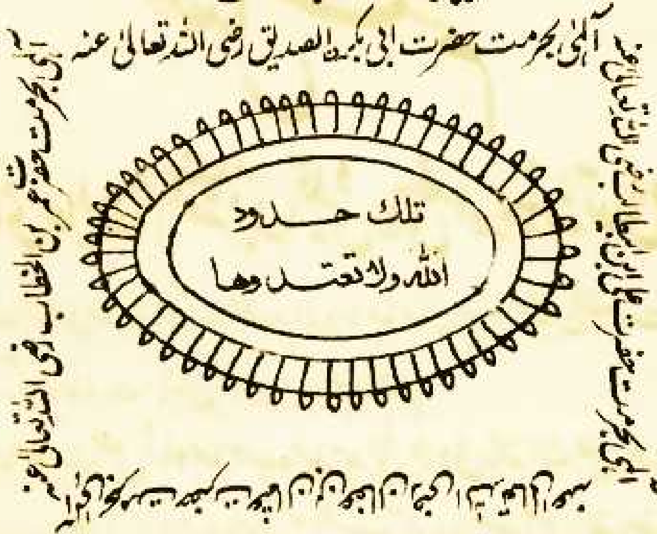
فبصرک الیوم حدید

وصلی اللہ علی خیر خلقہ

محمد والہ واصحابہ

اجمعین

تعویذ برائے بجا شدن ناف



تعویذ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ معمول حضرت قبلہ ما بود

منقول است از امیر المومنین علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ وکرم اللہ وجہہ کہ فرمودہ کہ ہر کہ ایں طلسم را با خود دارد از سحر و بلا و امراض در حفظ خدا تعالیٰ باشد با عزت و آبرو گردد و فتوحات غیبی و فیوضات لاریبی بروی متوجہ گردد۔ اینست

خمس ہاءات وخطٌ فوق خط	وصلیبٌ حولہ سبعُ نقط	ثم ہمزاتٌ اذا اعددتہا
فہی سبعٌ لا یُری فیہا الغلط	ثم واو ثم ہاء رابعہ	ثم صاد ثم میم فی الوسط
وبہا یُدفع عن حاملہا	کل سحر و بلاء وسخط	
یتقی الاسقام والداء الذی	عجزت عنہ الاطباء النمط	

فصل ششم

در ذکر خلفای عالیمقام حضرت قبلہ ما قلبی و روحی فداہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ رحمۃ واسعۃ

خلفا خدا شناس حضرت قبلہ کہ مرا معلوم اند و سالہا سال ہمراہ ایشان نشست برخواست کردہ ام و ہر قدر کہ از حالات ایشان آگاہی میدارم مینگارم

جناب حضرت لعل شاہ صاحب سید ہمدانی بلاولی رحمۃ اللہ علیہ سکنہ ونده شاه بلاول صاحب قدس سرہ العزیز از ساداتِ کبار صحیح النسب آن دیار خلیفہ جلیل القدر حضرت قبلہ ما بودند و بزرگان ایشان از قدیم الایام در ہمدان سکونت میداشتند مدتہا است کہ از خاندان ایشان حضرت شاہ بلاول صاحب و ونده تشریف آمدہ استقامت نمودہ بودند و مزارِ شریف شان نیز در ونده شریف است ازین سبب ونده شاہ بلاول میگویند ۔ عالم فاضل ۔ صالح متقی ۔ دائم الذکر والفکر صاحب استغراق و صاحب حلم و خلق و صاحب سخاوت و صاحب توکل بودند و تلمیذ مولوی احمد دین[1] صاحب انگوی کہ از خلفائے حضرت حاجی دوست محمد صاحب بودند و در عرصہ دہ سال از تحصیل علوم دینیہ معقول و منقول فارغ گشتہ تا مدت پانزدہ سال طلاب مولوی احمد دین صاحب را تدریس کردند ۔ بعد وفات مولوی صاحب موصوف بخدمت جناب حضرت حاجی دوست محمد صاحب در خانقاہ دامان در شروع موسم تابستان کہ وقت روانگی حضرت ایشان بطرف خانقاہ خراسان بود حاضر آمدہ اخذ طریقہ شریفہ کردہ پس روانہ بطرف خانہ خود گردیدند وقتیکہ جناب حضرت حاجی صاحب ممدوح واپس از خراسان در خانقاہ دامان تشریف آوردند باز بزودی تمام بخدمت حضرت ایشان وجود خویش را رسانیدہ التزام صحبت شریف و ذکر و اذکار و حلقہ نمودہ بمدت قریباً یک ماہ در ولایت صغریٰ اجازت

---

[1] مولوی احمد دین صاحب از خلفائے حضرت حاجی دوست محمد صاحب قندہاری بودند ۱۲ منہ

یافت پس ازاں تا مدت انقضائی دو سال بخدمت حضرت ایشان بہمیں دستور سابق می آمدند و میرفتند و فیوضات و برکات حاصل مینمودند بوقت آخرین در بیماری شدید حضرت ایشان نیز حاضر بودند و در آن حالت مرض الکمال مہربانی نزد خود طلبیده دست مبارک بر سینۂ ایشان مالیدپس چند ساعت بے ہوش گردیده و قتیکه بافاقت آمدند بیان نمودند که از سینۂ من جمیع کدورات و آلائش بہ برکت مالیدن دست مبارک حضرت صاف گردیده است مانند شیشه و بعد وصال حضرت حاجی صاحب مغفور بخدمت حضرت قبلۂ ما قلبی و روحی فداه تجدید بیعت نموده سالہا سال درخدمت شریف می آمدند و میرفتند و خدمتہا میکردند و از صحبت شریف و حلقه مشرف شده فیض ہا و انوار ہا در باطن خویش مشاہده میکردند و سیر سلوک در جمیع مقامات بتفصیل و تحقیق قطع نموده از شرف اجازت و خلافت مشرف گردیده بودند و در ارشاد مشہور گشته که حالات قویه و مقامات سنیه میداشته بودند و صدہا مردمان را خصوصاً از قوم اوان از القائی فیض ربانی منور ساخته بود و از وقت اجازت اول تا وقت وفات بمدت سی[۳۰] سال بر مسند ارشاد قیام نموده در ہدایت خلق الله عمر عزیز بسر کرده یازده ماه بست و پنج یوم قبل از انتقال حضرت قبلۂ قلبی و روحی فداه به یوم چہار شنبه بوقت ظہر بتاریخ بست و ہفتم شہر شعبان المعظم ۱۳۱۳ھ یک ہزار سه صد و سیزده ہجری بحکم کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ بجوار رحمت حق ارامید طاب الله تعالیٰ ثراہ مزار شریف ایشاں در خانقاه ونده شریف است۔

میاں فاضل صاحب قوم اوان سلمه الله تعالیٰ۔ از قدیم ساکنه موضع کوٹلی علاقه سون سکیسر ضلع شاه پور تحصیل خوشاب اند حالا از عرصه چندیں سال در شہر کہٹہ تحصیل پنڈی گھیب ضلع راولپنڈی استقامت می دارند اول محبت و شوق الہیه در دل ایشاں پیدا شده که بخدمت کسی اہل الله رفته فیض حاصل نمایم پس بعد تلاش بخدمت جناب پیر محمد شاه صاحب المعروف پیر میاں صاحب که از اولاد امجاد حضرت شیخ عبدالقادر صاحب و خلیفه خاص جناب حضرت حاجی دوست محمد صاحب رضی الله تعالیٰ عنه رفته بیعت نموده پنج سال خدمت کرده سلوک از قلب تا

نفی و اثبات حاصل نمودند بعد از انتقال او شان بالحاح تمام بخدمت حضرت قبلہ ما قلبی و روحی فداہ حاضر آمدہ بیعت کردہ ملازم صحبت شریف گشتند چند سال کہ حضرت قبلہ برای گذاردن تابستان اول بار در خانقاہ شریف سون تشریف بردند دراین سفر ایشان نیز حاضر بودند بوقتیکہ بر کنار نمل[1] رسیدند از حضرت قبلہ رخصت خواست حضرت بایشان مخاطب شدہ ارشاد فرمودند کہ جمیع ختوم خواجگان نقشبندیہ مجددیہ ہر روز بخوانید شمارا اجازت است و ختم جناب شاہ ابوسعید صاحب کہ سہ بار سورۃ الاخلاص و یکبار معوذتین و یکبار سورۃ الفاتحہ است نیز ہموارہ خواندہ بروح پرفتوح حضرت ممدوح بخش نمایند اجازت است ایشان عرض نمودہ کہ این ختم شریف در کتاب مناقب و مقامات احمدیہ سعیدیہ نوشتہ است کہ در آنجا می بینم فرمودند کہ این ختم مبارک در آن کتاب مندرج نیست این محض معمول حضرت پیر و مرشد من حضرت حاجی دوست محمد صاحب قدس سرہٗ و برد مضجعہ بود کہ ہمیشہ بلاناغہ خواندہ بر روح پاک جناب حضرت شاہ ابوسعید صاحب بخش میفرمودند بعد ازان بوقت واپسی حضرت قبلہ از خانقاہ شریف سون بطرف خانقاہ شریف موسیٰ زئی باز از شہر نمل ایشان ہمراہ خدمت حضرت قبلہ شدہ تا بخانقاہ شریف موسیٰ زئی رسیدند روزی بوقت افتراق حضرت قبلہ قلبی و روحی فداہ در تسبیح خانہ تشریف میداشت بایشان مخاطب شدہ ارشاد فرمودند کہ خواندن دلائل الخیرات و حزب البحر رخصت است و از شرف اجازت فرمودند و فرمودند کہ اگر نزد شما کسی طالب خدا می آید و طلب ذکر خدا تعالےٰ مینماید بلا فرصت اوراد ذکر نشان بدہند و توجہ کنند باز فرمودند کہ لباس فقر پوشیدن آسانست و ایمان پرورش کردن مشکل است یعنی ہر کار کہ انسان میکند دران لحاظ شرع باید داشت روزے جناب مولوی ہاشم علی صاحب بیان کردہ بودند کہ حضرت قبلہ یک روزی فرمودند کہ بحال میاں محمد فاضل صاحب این چنین مہربانی و شفقت میکنم کہ کسی برادلا خود میکند قریباً بست سال منقضے شدہ کہ در ہر سال بخدمت حضرت قبلہ آمدہ خدمت کردہ توجہات گرفتہ بعد قیام چندین ایام باز بوطن

---

[1] نمل نام قصبہ الیست ضلع نمری تحصیل میانوالی ۱۲ منہ

خویش میرفتند و سلوک مقامات قریب بآخر رسانیدہ تا حال در شہر کہنہ مقیم اند حق تعالیٰ ایشاں را بسلامت و استقامت دارد۔

مولوی مہر محمد صاحب انگوی قوم اوان سلمہ اللہ تعالیٰ بسیار آدم خلیق و مسکین طبع و خوش تقریر اند بخدمت حضرت قبلہ ما قلبی و روحی فداہ حاضر آمدہ اخذ طریقہ شریفہ کردہ قریباً بست و دو سال ہیں وطیرہ میداشتہ بود کہ گاہ گاہ از خویش بخدمت حضرت قبلہ آمدہ چند ایام قیام نمودہ توجہات گرفتہ باز بوطن خویش میرفتند مقامات سلوک قریب باختتام رسانیدہ از شرفِ اجازت مشرف گشتند یک ماہ در خانقاہ شریف سوں امامت حضرت قبلہ کردند اکثر اوقات در خانہ کار تدریس میکنند از عرصہ بسبب عیالداری افلاس بغایت درجہ میدارند از تنگی معاش ہمیشہ متردد الحال میمانند ازین جہت در احوال شان تغیر راہ یافتہ است حق تعالیٰ با صلاح آرد و استقامت عنایت کند آمین۔

مولوی نور خان صاحب چکڑالوی قوم اوان سلمہ اللہ تعالیٰ از عمدہ اصحاب و زبدۂ خلفائے حضرت قبلہ ما قلبی و روحی فداہ اند عالم فاضل صالح حلیم خوش طبع علم فقہ و حدیث در ہندوستان حاصل کردہ و اخذ طریقہ شریفہ نقشبندیہ مجددیہ از حضرت قبلہ گرفتہ ملازم صحبت شریف گشتہ بعد چند سال یک بار ہمراہ حضرت قبلہ سفر خراسان کردند چند ماہ اُستاد صاحبزادگان حقائق و معارف آگاہ جناب حضرت مولانا مولوی محمد سراج الدین صاحب و حضرت محمد بہاء الدین صاحب بودند از حضرت قبلہ کمال اخلاص و محبت داشتند و حضرت قبلہ را بر او شان نہایت شفقت و عنایت بود قریباً ہفدہ سال شدہ اند کہ در ہر سال از خانہ خویش بخدمت حضرت قبلہ آمدہ توجہات گرفتہ و خدمت ہا کردہ باز بوطن خویش میرفتند و سلوک مقامات تمام کردہ از شرف اجازت مشرف گشتند حق تعالیٰ ایشان را استقامت بر طریقہ مجددیہ احمدیہ عطا فرماید آمین یا رب العالمین ط

---

[1] پیش از وفات حضرت قبلہ از زر و عیال فارغ شدہ اند حالاً خوش وقتی در شغل با فکار بیان فرمودہ اند ۱۲

مولوی ہاشم علی صاحب بگھاروی[1] علیہ الرحمۃ از خلص احباب قدیم و اعظم خلفائی حضرت قبلہ ما قلبی و روحی فداہ بود مردصالح خلیق مسکین الطبع و ہموارہ ہمیں آرزو میداشتند کہ اللہ تبارک تعالیٰ تا وقت زیست مرا مسکین دارد و خاتمہ بمسکنت کند و در روز قیامت در زمرۂ مسکینان محشور گرداند غذ طریقہ شریفہ از حضرت قبلہ کردہ قریبًا بست و دو سال شدہ کہ در ہر سال بخدمت آمدہ ملازم صحبت شریف گشتہ توجہات گرفتہ چند ایام قیام نمودہ باز بوطن خویش میرفتند سلوک مقامات تمام نمودہ بشرف اجازت مشرف گردیدہ بعد ازان در اندک زمانہ یک سال بست و پنج یوم قبل از وصال حضرت قبلہ بروز یک شنبہ بتاریخ بست و ہفتم شہر رجب المرجب ۱۳۱۳ھ یک ہزار سہ صد و سیزدہ ہجری در بلدۂ خویش برحمت حق سبحانہ پیوستند حضرت قبلہ از فوت او قبان بکمال محزون گشتند رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ۔

مُلا بیگ محمد صاحب سر بریدہ[2] خراسانی سلمہ اللہ تعالیٰ۔ بسیار آدم جوانمرد و دلاور از گزیدہ مخلصین و محبین حضرت قبلہ ما قلبی و روحی فداہ اند خدمت شائستہ از تہ دل میکردند بارہا در سفر خراسان ہمراہ بودند توفنگ در دست گرفتہ پیش سواری اسپ حضرت قبلہ میدویدند ازین جہت ایشان را مردمان خراسانی شاطر حضرت قبلہ میگفتند۔ در مراقبہ کمالات نبوت از شرف اجازت مشرف گشتند و وقت روانگی حضرت قبلہ جبہ عطا فرمودند بعد تا مدت چند سال توجہات گرفتہ سلوک بمراقبہ حقیقت موسوی رسانیدند۔ و دستار و کلاہ مستعملہ باز عطا شد و پیش ازین در ابتدائے سلوک از تبرکات حضرت حاجی دوست محمد صاحب قدس سرہ و بید و مضجعہ نعلین شریف و تسبیح و دلائل الخیرات قلمی سنہری از روی مہربانی مرحمت شدہ بودند بَارَكَ اللّٰهُ فِيْمَا اَعْطَاهُ۔

ملا محمد رسول صاحب لُوُن افغان خراسانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ از خلفائے جلیل القدر حضرت قبلہ ما قلبی و روحی فداہ بودند کثیر الذکر و الفکر صاحب حالات و جذبات قویہ و واردات عظیمہ زاہد و متوکل و متقی دہ سالہ بودند کہ اول بیعت تبرکًا بر دست مبارک جناب

---

[1] بگھار نام قصبہ ایست بضلع راولپنڈی تحصیل کہوٹہ ۱۲ منہ [2] سر بریدہ نام قومیت از افاغنہ ۱۲ منہ

حضرت حاجی دوست محمد صاحب که پیر و مرشد حضرت قبله بودند کردند بعد ازاں پنج سال در طالب العلمی گذرانیده یکبار اتفاقاً بخدمت حضرت حاجی صاحب ممدوح حاضر گشتند ارشاد فرمودند که ذکر میکنید یا نه عرض کردند که میکنیم فرمودند که شما ذکر میکنید باید که بر ذکر مداومت نمائید که شما لائق طریقت هستید بعده پانزده سال دیگر در طالب العلمی بسر کرده بعد انتقال حضرت حاجی صاحب مغفور بخدمت حضرت قبله ما قلبی و روحی فداه حاضر آمده از کمال اشتیاق و محبت قلبی بیعت کردند و این قدر تاثیرات و جذبات حاصل شد که زوجهٔ خویش را که غایت شکیل بود طلاق دادند و اکثر اوقات مجذوب میماندند پنج سال خدمت کارگل خانقاه شریف مشغول شدند و سه سال امامت حضرت قبله کردند پس حضرت قبله قلبی و روحی فداه اجازت طریقه شریفه عطا فرموده برائی حج راهی بطرف حرمین الشریفین زادهم الله شرفاً و تعظیماً شدند بعد از فراغ مناسک حج و زیارت مدینه منوره روضهٔ مطهرهٔ رسول اکرم صلی الله علیه وسلم حضرت قبله واپس در خانقاه شریف تشریف ارزانی فرمودند هفت سال دیگر ایشان خدمت امامت و کارگل وغیره خانقاه شریف کردند بار دویم از شرف اجازت مشرف فرموده اجازت نامه نوشتند و خدمت خانقاه شریف خراسان که در غنذان[1] است سپرد ایشان کرده برائی اشاعت طریقه شریفه قائمقام خویش ساخته روانه بآں طرف فرموده بودند حسب الارشاد حضرت قبله خدمت خانقاه مذکوره سالها سال اختیار کرده و در آنجا استقامت نمودند و فیوضات و برکات و حالات باطن حضرات کرام علیهم الرضوان در قلوب مردمان اطراف و جوانب آں دیار القا میکردند بسیار مردمان آں نواحی مریدان میداشتند عالمی را منور میکردند عجیب صاحب تاثیر بودند و بارها می فرمودند که بر من ایں چنیں جذبات غالب هستند که بغیر نام خدا و نام رسول خدا یعنی کلمهٔ طیبه لا اله الا الله محمد رسول الله دیگر هیچ چیز یاد نمی ماند پس در اندک زمانه چهار ماه هفت یوم بعد از وصال حضرت قبله بروز سه شنبه بعد نماز ظهر بتاریخ بست و نهم شهر ذی الحجه ۱۳۱۲ھ یک هزار و سه

---

[1] غنذ بزبان افغانی قلعه کوه را گویند جمعش غنذان و آن خطه ایست در وادی با زراعت و آبادی مابین غزنی و قندهار که در آن قلعه های کوه بسیار اند و در آں خانقاه شریف حضرت حاجی دوست محمد صاحب قندهاری واقع است ۱۲ منه

صد و چہاردہ ہجری بحظیرۂ قدس آرامید مزار شریف ایشان در خانقاہ شریف خراسان است غفراللہ تعالیٰ لہٗ۔

جناب مولوی محمود شیرازی صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ ۔ از اکابر اصحاب و اجلہ خلفائے حضرت قبلہ ما قلبی و روحی فداہ اند حاجی قاری خوش لحن عالم فاضل جید علوم در ملک خویش و ملک استنبول تحصیل کردہ اند ہیچ علمی نیست کہ در آں ماہر نباشند در علم حدیث و تفسیر و فقہ گویا نظیری ندارند و در علم منطق و فلسفہ و ہیئت گویا از راسخین فن اند و در علم شعر و لغت عربی و علم ادب و انشار چہ بلسان فارسی و چہ بلسان عربی یک نمونہ قدرت الٰہی ہستند سے تثنیہ کہ بود مانند ندیدہ ؛ نسبت عالی و حالات جلیلہ میداراند یک شب بوقت عشاء در مسجد خانقاہ شریف حضرت قبلہ تشریف ارزانی میداشتند و گرداگرد جمعی کثیر نشستہ بودند ارشاد فرمودند کہ توجہ پیر و آمدن حالات بر استعداد طالب موقوف اند کسی استعداد کم میدارد و کسی زیادہ پیر کہ بعضی مرید خویش را توجہ در یک مقام می فرماید مریدی کہ ذی استعداد باشد حالات دیگر مقام کہ فوق آں مقام است نیز می یابد و کیفیت را می شناسد مثل مولوی محمود شیرازی صاحب روزی مولوی صاحب ممدوح بطرف ہندوستان روانہ شدند حضرت قبلہ بپاس خاطر ایشان تا بیرون دروازہ خانقاہ شریف ہمراہ رفتہ دعا خواستہ رخصت کردند و ہنگامیکہ واپس آمدند در دالان نشستہ فرمودند کہ مولوی شیرازی صاحب بوقت روانگی گفتہ اند کہ در ولایت صغریٰ و کبریٰ علیہما اللہ تعالیٰ مرا آں حالاتی عطا فرمودہ است کہ متقدمین ہم بیان نکردہ اند و در مقامات عالیہ تحریر است پس فقیر او شان را گفت کہ شکر خدا بجا آرید و طالب مزید باشید ۔ روزی مولوی صاحب موصوف بیان کردند کہ والد بزرگوار من میفرمودند کہ برائے تحصیل کنانیدن علوم تو زر کثیر بر استادان صرف کردہ ام کہ اگر ہمراہ تو وزن کردہ شود بیش خواہد شد بسیار خوش بیان و خوش کلام و ہفت زبان اند و در تحریر و تقریر ثانی ندارند و در اول ملاقات انسان را فریفتہ میکنند اگر دشمن باشد ہم دوست می گردد و استاد حضرات صاحبزادگان اند و کار امامت و تحریر و دیگر خدمتہائے شائستہ کردند ہفت سال توجہات گرفتہ سلوک

لہ شیراز نام شہر یست توابع ایران ۱۲ منہ

مقامات بآخر رسانیده از شرف اجازت مشرف گردیدند اگرچه حالات باطن جناب مولوی محمود شیرازی صاحب بسیار اند ولکن این احقر بپاس ادب گاهی دریافت نکرد بهر تقدیر حالات ایشان که مرا معلوم بود درج کتاب کردم جزاهم الله سبحانه عنا خیر الجزاء وبلغهم الی مرتبة الاقصی.

قاضی عبد الرسول صاحب انگوے قوم کہی سلمه الله تعالی از خاصه اصحاب کبار گزیده جیده خلفاے حضرت قبله قلبی وروحی فداه اند حافظ القرآن صالح سحرخیز ذاکر صاحب ذوق وشوق بیعت بردست مبارک حضرت قبله کرده هر سال بخدمت شریف آمده صحبت حاصل نموده توجهات گرفته باز بوطن خویش میرفتند تا مدت ده سال از شرف اجازت مشرف گشتند بعد ازان دیگر ده سال همین طور بدستور سابق می آمدند ومیرفتند وخدمتها کرده سلوک مقامات بآخر رسانیدند ودر بنای خانقاه شریف سوان خدمتهای شاقه وکارهای شدیده شب وروز می کردند جزاهم الله عنا خیر الجزاء

میرا صاحب قلندر از باشندگان پشین سلمه الله تعالی از گزیده اصحاب وزبده خلفاے حضرت قبله قلبی وروحی فداه اند جوانمرد ولاور سخی صاحب توکل وصاحب قناعت کثیر الذوق والشوق دائم الذکر والفکر در علم تصوف بسیار صاحب استعداد خوش طبع تعلقات جانداری را یک لخت گذاشته وخطرات ماسوی الله را پس پشت انداخته اند بیعت بردست مبارک حضرت قبله کرده قریبا هیجده سال شده اند که در هر سال بخدمت اقدس آمده چند ماه قیام نموده از صحبت شریف بهره یافته توجهات گرفته باز میرفتند مثنوی مولانا روم صاحب وغزلیات دیوان حافظ وغیره اکثر زبان یاد میدارند وبوقت غلبه شوق میخوانند واز شرف اجازت مشرف گردیده اند یکبار حضرت قبله ایشان را فرمودند که شما را اجازت است که در ملک هند وسنده وخراسان وهندوستان هرجا که استقامت یابند قیام نمایند واگر طالب خدا بشما رجوع کند توجه کنید عرض نمودند که قبله من لیاقت آن ندارم واین پابندی هم از من نمیشود الغرض که سخت آزاد اند باین چیزها التفات نمی نمایند چنانچه اسم قلندر راست فی الحقیقت هم قلندر اند جعله الله تعالی من الهادین المهدیین

سید امیر شاه صاحب همدانی بلاولی سلمه الله تعالی از خلص اصحاب وکمل خلفای حضرت

قبلهٔ ما قلبی و روحی فداه اند حافظ القرآن ذاکر جوانمرد دلاور خوش طبع بیعت اول در حالت طفلی بر دست
مولوی احمد دین صاحب انگوی کرده بعد انقضائے چندین سال که مولوی صاحب موصوف وفات یافتند
بخدمت حضرت قبله آمده بیعت کردند قریباً نه سال و سه ماه خدمت کارگل و اکثر اوقات امامت
خانقاه شریف کرده التزام صحبت نموده توجهات گرفته از شرف اجازت مشرف گشتند و چند
تبرکات تدریجاً ایشان را حضرت قبله عطا فرموده اند رَزَقَهُ اللّٰهُ الْاِسْتِقَامَةَ عَلَی الشَّرِیْعَةِ وَالطَّرِیْقَةِ

مولوی حسین علی صاحب قوم میانه ساکن وان بھچران[1] سلمه الله تعالیٰ از خاصهٔ اصحاب
و اعظم خلفائے حضرت قبلهٔ ما قلبی و روحی فداه اند عالم فاضل جید صوفی کامل خوش استعداد ظاهری
و باطنی و استاد حضرات صاحبزادگان اند علم صرف و نحو و منطق تا حمد الله در ملک خویش خوانده باقی
علم حدیث و اصول و فقه و منطق و فلسفه و چغمینی و اقلیدس وغیره در هندوستان خواندند بعد تحصیل
علوم که از عمر ایشان بست سال گذشته بود که شوق جستجوی و تلاش پیری خدا تعالیٰ را شروع
کردند در خواب درویشی دیدند و مکانی احوال درویشان پرسیدن شروع کردند و نشان مقام یکے
آن درویشان آخر یک طالب علم که از ایشان علم حدیث شریف میخواند نشان خانقاه سون و شکل
حضرت قبله بیان نمود از شنیدن این خبر فرحت اثر روانه شدند وقتیکه در خانقاه شریف سون رسیدند
همان طور مقام و همان شکل حضرت قبله چنانچه در خواب اذن شده بود دریافتند حضرت قبله پرسیدند
از کدام جائی عرض کردند از قصبه وان بھچران فرمودند از حال مولوی حسین علی خبر داری بچه طور بود عرض
کردند بخیریت باز فرمودند تو از خویشان او هستی یا نه عرض کردند که قبله من خود حسین علی هستم باز بجائی دیگر معزز
نشاندند پس یک لحظه عرض بیعت کردند فرمودند درین طریق کشف و کرامات نیست درین طریق رنج
است چندین عمر در تکلیف تحصیل علم گذاردی باز چرا می سوزی عرض کردند که قبله محض برائی دین آمده
ام پس آخر الامر حضرت قبله ایشانرا بیعت داده داخل طریقهٔ عالیه فرمودند و بسیار مورد الطاف گردیده
وقتیکه سبق ایشان بمقام کمالات نبوة رسید پس حضرت قبله ایشان را سراپا عطا فرموده از شرف اجازت

---

[1] وان بھچراں نام قصبه ایست ضلع بنوں تحصیل میانوالی ١٢ منه

مشرف فرمودند اجازت نامہ نوشتہ دادند اجازت دلائل الخیرات وحزب البحر نیز عطا شد وہمراہ صاجزادگان بکمال اُلفت فرمودند کہ بعد وفات حضرت قبلہ یک روز مولوی صاحب ممدوح میفرمودند کہ در حلقہ جناب حقائق ومعارف آگاہ حضرت صاجزادہ مولانا مولوی محمد سراج الدین صاحب نشستہ بودم دیدم کہ متوجہ حضرت صاجزادہ صاحب ہستم دو شخص متوجہ بحضرت قبلہ اند۔ ندائی خدائی آمد کہ این ہر دو راز خانقاہ تشریف بدر کنید ازان بعد توجہ بحضرت قبلہ نمیکنم ومتوجہ حضرت صاجزادہ صاحب کہ بعینہ این حضرت ہمان حضرت ہستند متوجہ میباشم بسیار صاحب حالات اند کشف ہای صحیح میداراند واکثر اوقات خوابہائی خوب خوب می بینند اگرچہ حالات باطنی ایشان بسیار اند ولکن بسبب طول عبارت در تحریر آنہا راہ اختصار کردہ شد بارک اللہ تعالیٰ فی عمرھم وصلاھم ونفع بعلومھم وعرفانھم المسلمین۔

(احوال والد ماجد راقم الحروف)

حاجی حافظ سید میر احمد علی صاحب دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حاجی الحرمین الشریفین حافظ القرآن عابد ذاکر سحر خیز دلاور خوش طبع از سادات صحیح النسب اہل دہلی ساکن بھوجلا پہاڑی قریب دروازہ شاہ ترکمان صاحب بودند واز ابتدا بزرگان این فقیر از خراسان بعہد محمد شاہ بادشاہ دہلی در شہر دہلی تشریف آوردہ بودند پس ازآن وقت تا آخر زمانہ بہادر شاہ بادشاہ دہلی بعہدہ سرچوکی خواصان منسوب بودند واکثر بزرگان خاندان این فقیر در ہنگامہ غدر دہلی از دست اہل فرنگ شہید شدند رضوان اللہ تعالیٰ علیھم اجمعین بعد گذشتن ہنگامہ جنگ والد شریف را ذوق وشوق الٰہیہ ومحبت اہل اللہ در دل پیدا شد وبرگرد فقرا بسیار گشتہ ہر جا کہ میرفت تسکین دل نمیگشت بعد چند مدت کہ جناب حقائق ومعارف آگاہ قدوۃ السالکین پیشوائی عارفین حضرت حاجی دوست محمد صاحب در خانقاہ شریف دہلی تشریف آوردند پس بخدمت اقدس حاضر شدہ در حلقہ محفل ایشان شریک شدند جمعیتی وتسلی دست داد واز شرف بیعت بہرہ یاب گشتند یک نسخہ کتاب مناقب ومقامات احمدیہ سعیدیہ ویک سلسلہ شریف پیران نقشبندیہ مجددیہ کہ از دست مبارک بمہر خویش مُزَیَّن فرمودہ عطا شد ومورد الطاف حضرت ایشان گردیدند بعد عرصہ چند سال محبت زیارت حرمین الشریفین زادہما اللہ شرفاً وتعظیماً در دل افتاد پس روانہ گردیدند در مکہ معظمہ

رسیدند در آنجا چند روز قیام نمودہ بخوبی از ارکان حج فارغ گشته از کمال ذوق و شوق برائے زیارت مرقد
عالم صلی اللہ علیہ وسلم راہی بمدینہ منورہ شدند بعد حصول زیارت حبیب خدا ایں بار بخدمت
حاجی الحرمین الشریفین مہاجر مدینہ منورہ روضۂ مطہرہ حقائق و معارف آگاہ جناب حضرت حاجی حافظ
مولوی محمد مظہر صاحب قبلہ قدمبوس شدند چونکہ از وقت طفلی با حضرت ممدوح الفتی بود کہ در خانقاہ شریف
دہلی حفظ کلام اللہ شریف یکجا کردہ بودند از کمال مہربانی ارشاد شد کہ جائی فقیر خانہ ایشانست و بسیار
تلطفات و عنایات برحال ایشان مبذول فرمودند پس تقریبًا یکسال در آن بلدہ منورہ اقامت نمودند
و ہر روز زیارت روضۂ منورہ مطہرہ میکردند و بسبب کثرت شوق اوقات عزیزہ خویش را خوش میساختند۔
روزی جناب حضرت ممدوح ارشاد فرمودند کہ میر صاحب اہل و عیال ایشان در دہلی اند پس رفتن شما
بآں طرف و خبرگیری اوشان ضروریست عرض کردند کہ قبلہ راست میفرمائید ولکن دل نمیخواہد کہ ازین جا
روم و طوق عیالداری کہ در گردن ما افتادہ است بیشک رفتن ازین نبستہ ام ؎

در دلم بود کہ ہرگز نشوم از تو جدا   چکنم چارہ ندارم کہ خدا کرد جدا

پس ازاں جا روانہ شدہ بدہلی رسیدند۔ دو ماہ در آنجا قیام نمودہ آخر دل برداشتہ شدند و یک عریضہ
باز بخدمت اقدس جناب حقائق و معارف آگاہ حضرت حاجی حافظ مولوی محمد مظہر صاحب قبلہ بایں
مضمون تحریر نمودند کہ قبلہ ازاں روزیکہ از مدینہ شریفہ درینجا آمدہ ام تشویش بر ما مستولی گردیدہ و پریشانی
غلبہ کردہ اطمینان قلبی میسر نمی گشت و این قدر وسعت ندارم کہ با زمرہ عیال و اطفال جان خود را
بمدینہ منورہ میرسانم پس حالا از تہ دل ہمیں ندامی برآید کہ مع جمیع اہل خانہ خود بطرف خانقاہ شریف
موسیٰ زئی رسیدہ بقیہ عمر را در آنجا می گذارم و جاروب کشی مزار پر انوار حضرت پیر و مرشد خود جناب
حضرت حاجی دوست محمد صاحب برد اللہ مضجعہ الشریف و نور اللہ مرقدہ المنیف اختیار کنم و تکمیل
سلوک مقامات بخدمت جناب حضرت خلیفہ عثمان صاحب کنم ارادۂ مصمم داشتہ ام و طالب دعا ہستم
اگر در حق این فقیر دو لفظ سفارش بحضرت عثمان صاحب تحریر فرمائید بعید از الطاف قدیمانہ نخواہد بود
پس در جواب این عریضہ حضرت ممدوح سرفراز نامہ ارقام فرمودہ ارسال نمودند کہ بعینہ نقل آن تبرکًا در

این جا ایراد مینمایم۔

مکتوب شریف آمده از مدینه منوره۔ بسم الله الرحمن الرحیم۔ بعد الحمد والصلوٰة از فقیر محمد مظهر احمدی کان الله له برادر عزیز حاجی حافظ میر احمد علی صاحب سلام خیر انجام و دعا استقامت شریعت و طریقت مطالعه نمایند مکتوب محبت اسلوب رسیده خوش وقت ساخت و دعا کرده شد و بشیوه انشاء الله تعالیٰ همه خیر خواهد شد حق تعالیٰ منتسبان این طریقه علیه را ضائع نخواهد کرد خاطر جمع دارند و لفظ برادر کنند نوشتن بخلیفه عثمان صاحب مناسب نیست ایشان خود صاحب علم و کرم و لطف اند و موافق استعداد هر کس تربیت میفرمایند شخصی ثالث در میان پیر و مرید خوب نیست شما را لازم که بحسب مرضی شان کار کنند۔ و برای فقیر و فقیر زاده احمد دعا کرده باشند والسلام۔

پس ازین مع اهل و عیال که این احقر نیز همراه بود در خانقاه شریف موسیٰ زئی رسیده بجا آوردن بیعت دست مبارک حضرت قبله قلبی و روحی فداه کرده سالها سال ———— التزام صحبت بابرکت نموده توجهات گرفته و خدمتهای شایسته کرده سلوک مقامات قریب بآخر رسانیده از شرف اجازت مشرف گردیده اند بعد ازان در اندک زمانه سیزده سال یازده ماه بست یک یوم قبل از وصال حضرت قبله روز یکشنبه بوقت صبح بتاریخ دوم ماه مبارک رمضان سنه ۱۳۰۰ یک هزار و سه صد هجری بجوار رحمت حق جل شانه پیوستند مزار شریف ایشان قریب بخانقاه شریف موسیٰ زئی بفاصله بعید دو سی قدم جانب شمال است برد الله مضجعه و نور الله مرقده و رضی الله تعالیٰ عنه۔

احوال راقم الحروف اکبر علی عفی عنه این نالائق اگرچه این لائق نیست که احوال خود را بنویسد لیکن بعضی عنایات حضرت قبله ما قلبی و روحی فداه که بحال این احقر مبذول شده اند چیزی ازان تبرکا مینگارم در اول وهله اندکی همراه حضرت والدی ماجدی خویش بخدمت اقدس جناب قبله قلبی و روحی فداه آمده بتوسط حضرت والد شریف عرض بیعت کردم منظور فرمودند بعد نماز عشا در خلوت طلب فرموده از بیعت مشرف ساختند و بسیار مهربانی ها می فرمودند و بعض بعض اوقات از کمال شفقت و عنایت میفرمودند که چیزی از کلام الله شریف باواز بلند بخوان پس حسب الارشاد سوره های قرآن شریف میخواندم و در آن

زمان کہ ذکر لطائف میکردم بارہا درحالت رویا میدیدم کہ حضرت قبلہ بما متوجہ ہستند و توجہ می فرمایند وحالت جذب بر من غلبہ کردہ است وقتیکہ بیدار میشدم لطائف خود را میدیدم کہ بذکر جاری ہستند وہمیں حالت جذب در بیداری تا وقتی زائل نگشت پس تدریجاً بطریق لطف حضرت قبلہ این احقر را بمقام قوس رسانیدند. درآن ایام عریضہ متضمن حالات خود نوشتہ بخدمت اقدس گذرانیدم حضرت قبلہ در جواب این عریضہ سطری چند ارقام فرمودند آنرا تبرکاً ایراد مینمایم وآں اینست۔

عبارت دستخط خاص حضرت قبلہ ما قلبی وروحی فداہ بعینہ۔ جناب من اگر کار سلوک بطلق زبان میشدی از طرف فقیر از دائرہ قوس تا لاتعین اجازت است امروز برو بہر طرف کہ مرضی مبارک میباشد مگر حکیم کہ کار سلوک کار یک روزہ نیست مدت مدید میخواہد از بار رسال فقیر از قلب تا قوس توجہ کردہ ام این قدر سلوک دریں وقت ہیچ جائی نشنیدہ ام حالا بیا خاطر جمع و بے اندیشہ بروند اگر حیات باقی تمام سلوک کردہ خواہد شد واگر حیات فقیر نبود پس مطلق باجازت زبانی صبر فرمانید. والباقی عند التلاقی ۱۲

روزی این خادم عریضہ متضمن حالات ومکشوفات خویش بحضور گذرانید کہ قربانت شوم دراین روزہا این احقر را بہ برکت حضرت قبلہ صفائی باطن وانکشاف صحیح بجای رسیدہ کہ ہر امورات ومعاملات وحالات وکیفیات دور ونزدیک کہ در باطن خویش ملاحظہ می کنم در ظاہر آنرا موافق ومطابق می بینم وراست می یابم این محض از تصرفات وتوجہات حضرت قبلہ است ورنہ این کمترین نالائق محض است ؎

رستن ازیں پردہ کہ برجان تست　　　بے مدد پیر نہ امکان تست

حضرت قبلہ ما قلبی وروحی فداہ درجواب برپشت عریضہ چنین کلمات ارقام فرمودند آں را تبرکاً مینگارم وآن اینست۔

عبارت دستخط خاص حضرت قبلہ ما قلبی وروحی فداہ بعینہ الحمد للہ علی ذالک حمداً کثیراً لکن سعی باید نمود وبذکر ومراقبہ وشب خیزی بسیار شاغل باشند وباین وآن نظر نفرمایند ۱۲ بعد انقطاع سیر مراقبہ اسم الظاہر بسیر وسلوک در مراقبہ اسم الباطن سبق مراقبہ کمالات نبوت ارشاد فرمودند وایضاً فرمودند کہ دراین مقام سالک را جہالت ونکارت درباطن زیادہ میشود از ین باعث شما را دراین مراقبہ تاخیر کردہ بودم تاکہ

رابطه مقام زیرین پخته شود که حالات مقام کمالات نبوت در کارخانهٔ ایشان خلل اندازنشود پس ازاں فرمودند که خاتون جنت فاطمة الزهراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا که شما سیدان ازان فخر میدارید که تمام عالم فخر میدارند غور کنید که چه طور اوقات بسر کرده اند بازاین حدیث شریف خواندند (حدیث) ماشبع آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم من خبز الشعیر یومین متتابعین حتی قبض ۱۲ پس ازاں روز بوقت صبح روز دیگر بغیر یاد کردن نیت مراقبه کمالات نبوت در حلقهٔ حضرت قبله شامل شدم پس در دل خطره آمد که نیت مراقبه یاد نداردم و درین خیال متفکر بودم که از هر چهار اطراف حلقهٔ شریف آوازی از غیب شنیدم که کسی از غیب مے گوید که ای فلان بگو فیض می آید از ذات بحت پس همین نیت متوجه فیض شدم بعد فراغ از حلقه این احوال نوشته پیش حضور اقدس نهادم بر پشت عریضه از دستخط مبارک خویش نیت مراقبه کمالات نبوت ارقام فرمودند پس سبق این احقر درین مقام بود که روزی در گوشهٔ تنهائی نشسته ذکر میکردم در آں حال غنودگی بر من غالب آمد دیدم که برای زیارت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بطرف مدینه بے زاد و راحله پاپیاده روانه هستم بعد قطع مسافت روضهٔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنظر آمد بمجرد زیارت کردن روضهٔ مطهره ذوق و شوق از حد غلبه کرد حتی که پا از رفتن بماند و هوش از سر رفت جان و جهان را فراموش کردم بعد یک لحظه که بافاقت آمدم جان خود را دیدم که همان شوق و محبت باقیست پس متوجه آنحضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم شده بکمال ادب و خلوص قلب چند تسبیح درود شریف خواندم پس از عبور کردن سیر و سلوک مقام کمالات رسالت سبق مراقبه کمالات اُولوا العزم ارشاد شد و فرمودند که ذکر اسم ذات و نفی اثبات بسیار کنید عرض کردم که قبله پیش ازیں ذکر تهلیل لسانی پنج هزار در روزانه فرموده بودند و این خادم برین مواظبت میکند فرمودند که تهلیل لسانی برائے دفع خطرات خوب است و برائے ازدیاد تیزی نسبت ذکر اسم ذات و نفی اثبات مفید است چونکه حالاً سبق شما بمقام بالا رسید پس درین جا تیزی نسبت بکار است ذکر اسم ذات روزانه ده هزار بر قلب و دو هزار بر نفس و یک یک هزار بر دیگر لطائف کل نوزده هزار ورد سازند بعده در عرصهٔ قلیل مهربانی فرموده سبق مراقبه حقیقت کعبه ارشاد فرمودند و فرمودند که انشاء اللہ تعالیٰ درین مقام تاثیر بسیار ظهور میکند و ایضاً فرمودند

که اتمام کردن سلوک وعبور کردن مقامات سهل است در یک ماه هم طی کرده میشود ولکن اصل
مراد جمیع سلوک مقامات نقشبندیه مجددیه از قلب تا دائره لاتعین نفرت از ما سوی الله وسردی از
تعلقات است وبجز ذوق وشوق حق تعالی در دل هیچ نماند تا وقتیکه طالب این حالت را در باطن
خویش مشاهده نکرد هنوز روز اول است روزی بعد نماز ظهر معرفت میاں غلام مصطفے صاحب قوم
بائی این احقر را طلبیده از شرف اجازت مشرف فرمودند و از کمال مهربانی وعنایات چند تبرکات
مستعمله خویش تاریخها حسب ذیل - دستار مبارک - کلاه سعادت - جبه شریف - عصای مبارک
عطا فرمودند - وهمواره برای این احقر نان از خانه میفرستند چندین بار عرض نمودم که قبله من ادنی
ترین از خادمان هستم پس همراه درویشان خانقاه شریف نان در لنگر میخوردم فرمودند که فقیر برای شما هیچ
تکلیف نمیکند مثل فرزندان خویش میشمارد هر چیزیکه در خانه میسر میباشد برای شما نیز فرستاده میشود ودیگر
مهربانی وعنایات وشفقتهای ظاهری باطنی که حضرت قبله بحال این احقر مبذول میفرمودند لاتعد و
لاتحصی اند اگر مرا از حق تعالی عمر نوح عطا شود وهر روز شکریه احسانات حضرت قبله ادا کنم هرگز
ادا نخواهم کرد ؎

گر بر تن من زبان شود هر موئی ، یک شکر تو از هزار نتوانم کرد
اگر هر موی من گردد زبانی ، ز تو رانم بهر یک داستانی
نیارم گوهر شکر تو سفتن ، هری موی ز احسان تو گفتن

عرصه قریباً بست سال پنج ماه بست وپنج یوم بخدمت حضرت قبله گذرانیدم ودرین مدت دراز گاهی
این احقر را اتفاق سفر دور ودراز نیفتاد ازین باعث کسی مکتوب شریف وکدامی عبارت از حضرت قبله
بنام این احقر بطریق رسل ورسائل صدور نیافت پس خدمت حضرت قبله ودولت حضور ایشان که نعمت
عظمی وسعادت کبرا بود نصیب گردید الحمد لله علی ذلک حمداً کثیراً متوافراً والشکر لله شکراً متکاثراً
الله تبارک وتعالی این احقر را وجمیع برادران طریقه عالیه نقشبندیه مجددیه را اتباع حبیب خدا صلی الله علیه
وسلم وپیروی پیران کبار علیهم الرضوان ظاهراً وباطناً عطا فرمایاد بحرمة النون والصاد بالنبی وآله الامجاد

علیه وعلی آله من الصلوات افضلها ومن التحیات اکملها وبا اینهمه که نوشتم احوال این روسیاه تباه در تباه است تمام عمر در بطالت رفت ومیرود مثل من مثل نجاستی است زر اندوده وحکم من حکم زهر بیست شکر آلوده نفس آماره من مجبول است بر حب جاه و ریاست میخواهد که همه مردم بوی محتاج و منقاد باشند و او کسی را محکوم نبود اگر این دعوی خدائی نیست پس چیست بوی از ایمان بمشام من نرسیده ولم از گرفتاری بغیر خلاص نشده عمل من همه نافرمانی حق سبحانه است وهمت من مقصور بر ظاهر آرائی نظر گاه خلق را آراسته ام. قال من منافی حال من است وحال من مبنی بر خیال مرض درونی من ذاتیست که اصلا منفک نمی شود وعلت باطنی من اصلی است که علاج نمی پزیرد ؎

دائما در بند عصیان بوده ام   همقرین نفس وشیطان بوده ام

بی گنه نگذشت بر من ساعتی   با حضور دل نکردم طاعتی

قسم است بخداوند عالم که حضور در طاعت کجا نفس طاعت هم بوجه زیاده در تمام عمر یکبار اله نگفته ام که قابل قبول درگاه او باشد بحسب صورت از اهل ایمانم اما در حقیقت از هر کافر بتر گذشته ام دیده شکر احسانهای خداوند کریم که همه آن شنیدی بارتداد و کفر میکنم و توبه می کنم وهی شکنم وتجدید ایمان مینمایم اما از باطن نفاق نمیرود. اگر رحمت او سبحانه دستگیری نفرماید بواسطه مشائخ کرام پس از من محروم تر ومحجوب تر کسی نباشد. وَاِلَّا تَغْفِرْ لِیْ وَتَرْحَمْنِیْ اَکُنْ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ خُسْرَانَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ ذٰلِکَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِیْنُ وبالجمله عیوب مجسمه وذنوب مجتمعه ام شرارت وضلالت نقد وقت است واو بار جهالت برکف دست کار من از معالجه گذشته است بیقین یقین می دانم که اصلا شایان دولت حضور نیستم وباعتقاد جازم حاکم ام که از این ترهات وطاعات که وارد چیزی نمی شود مقصود چیزی دیگر است وهو وراء الوراء ثم وراء الوراء هیهات هیهات ؎

چشم دارم کز گنه پاکم کنی   پیش از آن کاندر لحد خاکم کنی

اندر آندم کز بدن جانم بری   از جهان با نور ایمانم بری

؎ مسکین حسن میگوید ای دست عشاق تو خوش   گر من از ایشان نیستم در کار ایشان کن مرا

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی حُسْنِ اخْتِتَامِهٖ وَعَلٰی رَسُوْلِهٖ وَحَبِیْبِهٖ اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ وَالسَّلَامِ وَاَکْمَلُ التَّحِیَّةِ وَالْاِکْرَامِ عَلٰی مَشَائِخِنَا الْکِرَامِ الْاَمْجَادِ

سید محمد شاه صاحب سید همدانی بلاولی سلمه الله تعالی برادرزاده جناب حضرت سید لعل شاه صاحب مرحوم سکنه ونده شاه بلاول اند واز خلص نیازمندان ومحبان حضرت قبله ما قلبی وروحی فداه حافظ القرآن جوان عمر مسکین الطبع بیعت بردست مبارک حضرت قبله کردند بعد وفات جناب حضرت لعل شاه صاحب مغفور مع خویشان ورفیقان خویش بتعجیل تمام بخدمت حضرت قبله رسیدند پس حضرت قبله بعد ... گوئی تعزیت بروز دیگر دستار خلافت بسر ایشان بستند واجازت نامه بقلم جناب مولوی محمود شیرازی صاحب نویسانیده عطا فرمودند وارشاد شد که حالا شما بخانه خویش بروید که مردمان از اطراف وجوانب برای تعزیت گوئی خواهند آمد باید که بعد فراغ از تعزیت خوانی وکار خیرات وغیره نزد فقیر بیائید که شما را واقفیت از راه سلوک از ضروریات است پس ایشان حسب الارشاد حضرت قبله در عرصه قلیل باز بخدمت اقدس رسیدند وکتاب اربع انهار وکتاب درر المعارف سبقاً از حضرت قبله خواندند سه ماه قیام نموده توجهات گرفته از صحبت شریف فیض یاب گردیدند حضرت قبله بر حال ایشان از حد مهربانی وشفقت مبذول فرمودند ونزدیک ایام روانگی ایشان که این احقر در آن وقت حاضر بود ارشاد فرمودند که حالا بکار باطن خویش تا بولایت علیا که نصف سلوک است مداومت نمایند آینده اگر حیات فقیر باقی دیده خواهد شد باقی احوال ایشان حضرت قبله در مکتوب بست وچهارم که بنام جناب مولوی حسین علی صاحب درج کتاب است نوشته اند حق سبحانه وتعالی شانه ایشان را توفیق بر دوام این کار بزرگ عطا فرماید۔

اسامی بعضی خلفای جناب قطب الارشاد فرد الافراد حضرت حاجی دوست محمد صاحب قندهاری ادام الله تعالی علینا برکاته وفیوضاته که پس از وصال حضرت ایشان بخدمت حضرت قبله ما قلبی وروحی فداه استفاده وفیض سالها سال گرفته اند درین جا می نگارم

حاجی گل محمد صاحب افغانی بوڑی مرحوم | مولوی شیر محمد صاحب مرحوم

مولوی غلام حسن صاحب مرحوم

حافظ محمد یار صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

حاجی محکم الدین صاحب مرحوم

ملا پیر محمد آخوندزادہ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

ملا دوست محمد صاحب قوم کنڈی سلمہ اللہ تعالیٰ

ملا عبد الحق آخوندزادہ صاحب ہریپال مرحوم

ملا عبد الجبار آخوندزادہ صاحب مرحوم

خدایار آخوندزادہ باڑ ساکنہ چودھواں مرحوم

مولوی فتح محمد صاحب اترانہ مرحوم

امیر خان صاحب بادیہ ساکنہ خانگڑھ سلمہ اللہ تعالیٰ

میاں افضل علی صاحب مرحوم

ملا قطار آخوندزادہ صاحب فیرانی سلمہ اللہ تعالیٰ

عطا محمد آخوندزادہ کنڈ از مرحوم

ملا عطا محمد صاحب آخوندزادہ مرحوم

ملا نسیم گل آخوندزادہ صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ

میاں ملا محمد رسول صاحب پیوندہ مرحوم

مولوی عبد الغفار صاحب باڑ سلمہ اللہ تعالیٰ

غالب علا خان صاحب ہندوستانی مرحوم

علی محمد صاحب باڑ مرحوم

فقیر عبد اللہ صاحب مرحوم ڈیرہ والہ

خاتمہ - دربیان بعضی حالات وکیفیات امراض وانتقال وتجہیز وتکفین وتدفین حضرت قبلہ ماقلبی وروحی فداہ مع احوال تاریخی ونقشہ کل عمر شریف واحوال اجازت نامہ وتحصیل علوم ودستار بندی فضیلت وبعد وصال حضرت ایشاں بر مسند ارشاد نشستہ اجرائی طریقہ فرمودن جناب حقائق ومعارف آگاہ حضرت صاحبزادہ مولانا مولوی محمد سراج الدین صاحب مدظلہ وعمرہ ورشدہ مع احوال تاریخی ونقشہ عمر شریف از وقت ولادت باسعادت تا وقت جلوس بر مسند ارشاد وہفت سلاسل ونیات مراقبات مقامات مجددیہ وختم جمیع خواجگان نقشبندیہ مجددیہ قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم ؛

وطن مالوفہ شریف حضرت قبلہ ماقلبی وروحی فداہ از آبا واجداد قصبہ لونی است وقتیکہ بسن تمیز رسیدند والد ماجد حضرت قبلہ کہ نہایت مرد صالح بزرگوار وفقیہ ومنزل فی الشوق بمواندہ ورد بود اشتند حضرت قبلہ را برائے تحصیل علوم دینیہ از خانہ مسافر کردند پس از تحصیل علوم دینیہ ضروریہ فارغ گشتہ بصحبت فقرا اہل اللہ در

لونی نام قصبہ ایست از تحصیل کلاچی ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان از ملک پنجاب [illegible] احوال بیت وتحصیل علوم وحصول نسبت [illegible] حضرت قبلہ ماقلبی وروحی فداہ در ملفوظات مقدم مندرج است ۱۲ منہ

دل افتاد بعد جستجوی و تفتیش اہل کمال باطن بخدمت جناب حاجی الحرمین الشریفین حضرت حاجی دوست محمد
صاحب قندهاری حاضر شده از شرف بیعت مشرف گردیدند و خدمت های شاقه و کارهای شدیده
در سفر و حضر کما حقه چنانکه باید و شاید بدل و جان می کردند چنانچه بارها بلکه اکثر برائے کار خدمت بوقت
صبح از خانقاه شریف موسی زئی شریف بشهر دیره اسمٰعیل خان که فاصله و مسافت بیست کروه است رفته و کار معهوده
را حسب مرضی مبارک پیر و مرشد خود باحسن وجوه سر انجام فرموده تا وقت شام حاضر می آمدند و بسبب غلبه
جذب باطنی بکمال ذوق و شوق تکلیف راه را هیچ معلوم نمیکردند و اینچنین خدمتها کسی از خلفاء جناب حضرت
حاجی دوست محمد صاحب قبله نکرده بودند و بارها در سفر خراسان و هندوستان وغیره در خدمت حاضر حضور
بودند اگرچه خلفاء خدا شناسای جناب حضرت حاجی دوست محمد صاحب بسیار بودند ولیکن محبت قلبی
و رسوخ باطنی حضرت قبله ما قلبی و روحی فداه از حد زیاده بود که علم حدیث و علم اخلاق و علم سیر و علم تصوف از
حضرت پیر و مرشد خویش سند کردند و سیر سلوک در جمیع مقامات بتفصیل و تحقیق قطع نموده فیضهای انوارها
تمام و کمال حاصل نموده در جمیع طرق مشهوره نقشبندیه مجددیه احمدیه و قادریه و چشتیه و سهروردیه و کبرویه و مداریه
و قلندریه و شطاریه وغیرهم اجازت مطلقه یافته از شرف خلافت مشرف گشتند و آخر وقت نیز در بیماری حضرت
پیر و مرشد خویش حاضر بوده شب و روز در خدمت بابرکت برای علاج معالجه پیش حکیمان وغیره میدویدند
و کمر خدمت چست بستند وقتیکه مرض شدید گشته و معامله باخر رسیده جناب حضرت پیر و مرشد حضرت قبله ما
قلبی و روحی فداه را بر مستقر ارشاد و قائم مقام خویش کرده و خلیفه مطلق و نائب مناب برحق خویش نموده کلیم اختیارات
خانقاه شریف موسی زئی و خانقاه شریف دهلی و خانقاه شریف خراسان وغیره از هر وجه سپرد ایشان کردند
بعد ازان شب دوشنبه بیست و دویم شهر شوال المکرم سنه ۱۲۸۴ھ یک هزار و دو صد و هشتاد و چهار هجری
المقدس قدوه عالم و عالمیان جناب حاجی الحرمین الشریفین حضرت حاجی دوست محمد صاحب قندهاری قدس
الله اسرارهم الاقدس ازین عالم فانی بدار جاودانی بمقام اعلی علیین که جای صدیقان لا خوف علیهم ولا هم
یحزنون است شتافتند و بعد وصال حضرت پیر و مرشد خویش ازین تاریخ مندرجه بالا بر مسند ارشاد
قریبا سه سال جلوس فرموده از کمال اشتیاق و غایت محبت قلبی برائے زیارت حرمین الشریفین زادهما الله

شرفاً وتعظیماً با چند خادمان روانه شدند بعد رسیدن در مکه معظمه و فارغ شدن از حج بیت الله شریف را
بطرف مدینه منوره گردیدند وقتیکه در آنجا مبارک داخل و وارد شدند غلبه شوق و رابطه محبت رسول اکرم صلی الله
علیه وسلم بایں حد غالب گشت که از هر در و دیوار صورت محبوب مشاهده کردند و خوردن و آشامیدن باختیار
خود گذاشتند که حاجت بول و براز نشود زیرا آنکه برای قضاء حاجت هر جا که نشسته شود مبادا آن جای پای
مبارک حبیب خدا سید الوری صلی الله علیه وسلم آمده باشد چرا که همه زمین مدینه شریفه جا حضرت پیغمبر خدا است
بپاس ادب یازده روز بدین منوال در آنجا متبرکه قیام نمودند. بعد از آن در خانقاه شریف موسی زئی تشریف
آوردند و بر مسند ارشاد نشسته هزاران مردمان را در خراسان و دامان و دیگر بلاد ها وغیره بیعت داده
داخل طریقه فرمودند و قدم مستقیم براه شریعت مصطفویه سید الوری صلی الله علیه وسلم نهادند که در جمیع
معاملات و امورات و قول و فعل از نشستن و برخاستن و رفتن و خوردن و آشامیدن و پوشیدن وغیره
از اتباع طریقه سنت رسول الله صلی الله علیه وسلم بقدر تار مو فرق نگذاشتند و برای صلوة خمسه بجماعة
تاکید می فرمودند که در اول وقت بخوانید و درویشان معتکفین خانقاه شریف را برای برخاستن صلوة تهجد
و مراقبه و کثرت ذکر نصیحت میفرمودند که یک دم از یاد خدا غافل مشوید این بیت بار ها میفرمودند ؎

ذکر کن ذکر تا ترا جانست   پاکی دل ز ذکر رحمن است

باوجودیکه هزاران مریدان میداشتند از کمال کسر نفسی می فرمودند که دعوی شیخی و پیری نمیکنم
بلکه خدمت گار درویشان و زائرین و واردین خانقاه شریف و جاروب کش مزار پر انوار حضرت
پیر و مرشد خویش حضرت حاجی دوست محمد صاحب قبله برد الله مضجعه الشریف و نور الله مرقده
المنیف هستم و خرچ اخراجات لنگر خانقاه شریف و دیگر مصارف بر توکل خدا جاری بودند و ظاهر
یک فلوس از کسی بجا معین مقرر نبود حالانکه بعض بعض اوقات صد صد و دو صد کس مردمان مهمانان
می آمدند و علاوه ازین مهمانان زائرین و واردین خصوصاً چهل آدم موجوده درویشان خانقاه شریف
معه حرم محترم و دوزنان خدمت گاران وغیره خانه حضرت قبله بودند و بعضی حاسدان ظاهر بینان که این
قدر خرچ کثیر بچشم خود میدیدند پس قیاس میکردند که این فقیر تسخیر میداند یا عامل هستند یا کیمیا میدانند حالانکه

حضرت قبلهٔ ما بسیار صاحب علم و خلق و سخاوت و توکل بودند و گاه گاهی که استفتا می آمد می فرمودند که پیش قاضیان و مفتیان ببرید که درین کار در بارهٔ اجراء حکم فتوی جان خود را شریک نمیسازم که من درویشم و درویشی میکنم و فتوی دادن کار مفتیان است پس هر کسی را کار دیگر است، با وجودیکه کتب خانه کلان میداشتند که این چنین کتب خانه در پنجاب و هندوستان کسی جا قیافته نشد۔

راقم گوید عفی عنه که خلق عظیم حضرت قبلهٔ ما قلبی و روحی فداه بدرجهٔ کمال بود که هر کس در دل خود همی تصور کرده بود که این چنین لطف و کرم و احسان و شفقت مربیانه که بر حال ما میفرمایند شاید بکسی دیگر نباشد و هر سائل که آمده سوال میکرد حسب حیثیت او شان موافق سوال او بخشش میکردند و گاهی احیاناً سوال سائل رد نکردند۔ یکسال حضرت قبلهٔ ما قلبی و روحی فداه در خانقاه شریف غنڈاں که واقع در خراسان است بموسم تابستان قیام میداشتند و جمیع مردمان کُرّی افغانان قوم توخی قتک خیل خارزی خورد و کلان مرد و زن بخدمت اقدس حاضر آمده بالحاح تمام عرض نمودند که قبله یک آب کاریز و زمین متعلقه آن که ملکیت ما مردمان است که در حالت موجوده قیمت او از ده هزار روپیه کم نیست و آمدنی او تقریباً ده هزار روپیه سالانه خواهد شد برای خرچ اخراجات لنگر خانقاه شریف حضرت قبله می بخشیم قبول و منظور فرمایند حضرت قبله انکار کردند و هر چند که آن مردمان برای قبول کردن ملکیت آب کاریز و زمین متعلقه آن اصرار کردند حضرت قبله انکار نمودند تا آخر الامر هرگز قبول نکردند ؏

دوست ما را زرده منت نهد   رازق ما رزق بی منت دهد

فرمودند که جمیع کار فقیر بر توکل خدا تعالی جاری اند۔ روزی حاجی غلام نبی صاحب قوم بازموسی زی سکنه چوہوال که یکی از خادمان حضرت قبله اند یک عرضی پیش حضرت قبله فرستاده مضمون خلاصه عرضی این بود که دو ویل زمین آب سیاه و ۱/۲ حصه خراس و یک باغ میوه دار و یک مکان سکونتی این جمیع جائدات که قریباً یازده هزار روپیه قیمت میدارد و خاص در ملکیت این بنده است برضا و رغبت خود برای خرچ اخراجات لنگر خانقاه شریف حضرت قبله را می بخشم پس منظور فرموده داخل لنگر خویش فرمایند این خادم را نیز در زمرهٔ درویشان شمار فرموده اجازت استقامت خانقاه شریف فرمایند که تعلقات

جهانداری را گذاشته بقیه عمر چند روزه بخدمت آن پیر دستگیر در یاد حق تعالی بسر میکنم حضرت قبله جواب بر پشت عرضی باین مضمون نوشتند۔

خلاصه جواب حضرت قبله۔ جناب من هرچه نوشته اند همه حق است بلا شک و ریب محض خلوص نیت و حسن اعتقاد ایشانست حق تعالی آن عزیز را باین نیت نیک جزاء خیر عطا فرماید بحرمة النون والصاد۔ عزیزا خرچ لنگر وغیره این فقیر بر توکل خداتعالی موقوف است و عادت مستمر حضرات ما از قدیم همین طور جاریست که هیچ تردد و تعب برخود نمی فرمودند و کار خرچ لنگر وغیره بتقوی فرموده اند ؎

تو چنین خواهی خدا خواهد چنین | میدهد حق آرزوی متقین

فقیر را در این امر معذور دارند در خانقاه شریف خانهٔ ایشانست هر وقت که مرضی مبارک باشد بیایند و همراه دراویش خانقاه شریف اوقات متعارفه خویش را بسر نمایند ان شاء الله تعالی از توجه و دعاگوئی دریغ نخواهد شد تسلی فرمایند ۱۲۔ بعد از آن زبانی چند بار شخصے مذکور درباره قبولیت املاک عرض کرد حضرت قبله قبول نفرمودند۔ و در آن دیار اطراف و جوانب دور و نزدیک عند حضرت قبله قلبی و روحی فداه مشهور و معروف است و بعض بعض مردمان سیاح که اتفاقا در خانقاه شریف آمده بحضرت قبله ملاقات میکردند در اول ملاقات از زبان خود تصدیق میکردند که بیشک این چنین فقیر و لیئ از صاحب نسبت کسی جا ندیده ام ؎

پس بهر دوری ولی قائم است | تا قیامت آزمایش دائم است

همیشه وجود مسعود با مراض گوناگون خلاصه با مراض رعشه و فالج و ضیق النفس و درد ای سر دائم المرض می بودند خصوصا در موسم زمستان بکثرت و شدت مرض مینماندند و همیشه خوش می بودند و میگفتند که این ملازمان خدا هستند که بر فقیر مسلط کرده اند ؎

وصل پیدا گشت از عین بلا | زان حلاوت شد عبارت ما قلا

عاشقم بر رنج خویش و درد خویش | بهر خوشنودی شاه فرد خویش

عاشقم بر لطف و قهرش من بجد | ای عجب من عاشقی این هر دو ضد

———— در پنج سال قبل از وصال رشته تعلقات از احباب و درویشان و اهل خانه

وغیرہ گسیختند و بارہا مے فرمودند دل میخواہد کہ گوشہ نشینی اختیار کنم کہ وقت من باخر رسیدہ چنانچہ مولانا روم صاحب میفرمودند ؎

روی در دیوار کن تنہا نشین　　　از وجود خویش ہم خلوت گزین

ولکن چہ کنم مردمان کہ برای استفادۂ فیض باطن تکالیف راہ کشیدہ از بلاد ہای بعیدہ می آیند رو گردانی از او شان مناسب نمیدانم و بعض بعض اوقات میفرمودند مثال من اینست کہ گویا بر کنارۂ قبر نشستہ و پا در لحد انداختہ ام و بعض دوستان را این بیت بنوشتند ؎

دادیم ترا از گنج مقصود نشان،　　　گرما نرسیدیم تو شاید برسی

یک سال پیش از وفات کہ مردمان دوستان از قریب و بعید برای زیارت و قدمبوسی می آمدند باو شان این نصائح میفرمودند این ملاقات را آخری پندارند چرا کہ بر حیات مستعارہ اعتبار نیست باید کہ اوقات عزیزہ را باذکار و افکار وغیرہ طاعات و عبادات معمور دارند کہ موجب برکات ظاہر و باطن است و مطلب اصلی از ایجاد عالم ہمین است غیر ازین ہمہ ہیچ و وقت کار است فردا بجز حسرت و ندامت ہیچ بدست نخواہند آورد و بعضی دوستان را این عبارت مے نوشتند کہ عزیزا دنیا جای اعتماد نیست روزی چند درین جا است باز رفتن بوطن اصلی است پس فقیر را ہموارہ بہر حال دعا گوئی و متوجہ ذات سامی خویش میدانستہ باشند و فقیر را نیز بدعاء حسن خاتمہ یاد و شاد میفرمودہ باشند کہ وقت وقت یاد گیری است جناب حاجی حافظ محمد خان صاحب ترین رئیس الری افاغنہ قریباً چہار ماہ قبل از وفات حضرت قبلہ نفسی و روحی فداہ برای ملاقات و زیارت و قدمبوسی حسب معمولہ خویش قدیمانہ بخدمت حضرت قبلہ آمدہ بودند سبق او شان بمراقبہ احدیت بود حضرت قبلہ او شان را تجدید سبق مراقبات مشارب عطا فرمودند بعد چند روز وقت روانگی او شان ارشاد فرمودند کہ بر حیات فقیر ہیچ اعتبار نیست باز ملاقات میسر شود یا نہ بعد انقضائی یک ماہ در خانہ خویش نیت مراقبہ معیت بکنید کہ فقط سلوک نقشبندیہ ہمین قدر است و وقت فرصت از کار ہائی خانگی وغیرہ ذکر و مراقبہ اشتغال دارند و در ہمون سال آخری از کثرت امراض جسد مبارک بسیار ضعیف و نحیف شدہ بود کہ طاقت برداشت گرمی و سردی بالکل نماندہ

بوده غذا از همواره در حالت صحت هم بسیار قلیل تناول میفرمودند و اکثر از زبان در افشان میفرمودند
که از مسجد شریف تا به تسبیح خانه برائی فقیر حکم سفر دارد و هر روز بوقت صبح که برای نماز تشریف می آوردند
از محلسرای مبارک تا مسجد شریف که فاصله سی قدم است از عدم قوة رفتار سه جا می نشستند و لکن
صلوٰة فجر با طول قرارت مسنونه به ترتیل تمام استاده میخواندند و ختم و حلقه شریف حسب معمول خویش میفرمودند
این محض قوة خداداد بود ے

قوة جبریل از مطبخ نبود   بود از درگاهِ خلاق ودود

شروع مرض حضرت قبله قلبی و روحی فداه بست و نهم شهر رجب المرجب بوقت نیم شب تا مورخه
یوم سه شنبه بست و دویم شهر شعبان المعظم بوقت اشراق که بست و چهار یوم می بود مرض شدید تپ محرقه
و شدت اسهال مرتفع نماندند و صدها با مبالغ خیرات کرده شدند یعنی چندین چندین نرگاؤ و ماده گاؤ و بزها
و گوسفندها بے شمار هر روزه در تمام بیماری حضرت قبله ذبح کرده شدند که اکثر مردمان غریبان
و مسکینان از گرفتن خیرات حضرت قبله دل سیر شدند و بسیار علاج یونانی و ڈاکٹری کرده شدند
هیچ فائده بظهور نه پیوست بلکه بعضی ادویات مجرب بجائی فائده ضرر میرسانیدند ے

از قضا سرکنگبین صفرا فزود   روغن بادام خشکی مے نمود
از هلیله قبض شد اطلاق رفت   آب و آتش را مدد شد همچو نفت
چون قضا آید طبیب ابله شود   وان دوای دفع مرض گمراه شود

پس حسب تاریخ مندرجه بالا بوقت نیم شب که تپ شدید حضرت قبله را لاحق شده بود همان روز بوقت
صبح که سنت فجر را استاده خواندن شروع کردند در عین قیام بسبب غلبه حرارت تپ او فتادند بعد چند روز
حکیمان فتویٰ دادند که تپ محرقه هست باوجود این چنین مرض سخت صلوٰة خمسه استاده با جماعت ترک نکردند
بعده مرض اسهال نیز بکثرت جاری گشت که طاقت نشستن و برخواستن بالکل نمانده بود و بسبب کمال
بی طاقتی در لسان گوهر فشان لکنت افتاده برای کسی امر ضروری که بلاچاری حاجت می افتاد سخن بسیار
قلیل و بار بار میفرمودند و برائی هر کس بسیار شفیق و مهربان لهذا از حد زیاده بودند که زیاده از ان ممکن

نیست حتی کہ در آن نازک حالت ھم کہ صدہا مردمان برائی عیادت مرض حضرت قبلہ ہر روز می آمدند حضرت قبلہ با ہر یک مصافحہ کردہ احوال پرسی اوشان میکردند و بعضی را حسب درخواست اوشان رخصت و بعضی را حسب استدعار اوشان اجازت استقامت میفرمودند روز بروز مرض ترقی کردہ و طول کشید و در آن حالت مرض شدید یک بار بعد نماز عشا کہ قدرے با فاقت آمدند از زبان گوہر افشان ارشاد فرمودند کہ خدمت مہمانان ما از نان وغیرہ کسی کردہ است یا نہ خادم حضور عرض کرد کہ قبلہ خدمت مہمانان بخوبی شدہ است تسلی خاطر فرمائید باز فرمودند کہ در فلان مکان کدام کدام مہمانان را جا دادہ است و در حجرہ ہائی درویشان کدام کدام مہمان شریک است و ہر کس را جامہ ہا و لحاف وغیرہ کفایت شدہ اند یا نہ باز خادم بحضور عرض نمود کہ قبلہ ہر یک مہمان را علیحدہ علیحدہ جا ساختہ ام و جامہ و لحاف وغیرہ ھم تمام را رسیدہ اند پس ہمیں قدر دریافت نمودہ باز بے ہوشی مرض غالب آمد سبحان اللہ چہ خلق عظیم حق تعالی عطا فرمودہ بود کہ در آن حالت بسبب صدمہ مرض عظیم از جان و جہان خبر نداشتہ بودند غم مہمانان میخوردند و بعض بعض احباب را در آخر مرض نصائح میفرمودند۔ ملا صاحب نیازی کہ کبیر السن بودند با وشان مخاطب شدہ ارشاد فرمودند کہ حال من ببین و عبرت گیر غم آخرت بخور و توشہ سفر کلان بساز۔ ملا محمد رسول صاحب لنون را در زبان افغانی ارشاد فرمودند کہ خادری بادوالیعنی کہ غم دین بخور و یک دم از یاد خدا غافل مباش[۱] بمجرد شنیدن این سخن از زبان مبارک حضرت قبلہ محمد رسول صاحب موصوف در جذب آمدند۔ شیخ شہزاد صاحب مخیل سکنہ موسیٰ زئی کہ یکی از خادمان حضرت قبلہ بودند با وشان مخاطب شدہ ارشاد فرمودند کہ ببین احوال من۔ چہ شد تیز رفتاری من۔ و چہ شد خوش بیانی و خوش کلامی من۔ و چہ شد قوت جسمانی من۔ و چہ شد فہم معانی من۔ و چہ شد حواس جوانی من۔ از حال من عبرت بگیر در این وقت را یاد دارد۔ و چہار روز قبل از وفات حضرت قبلہ قلبی و روحی فداہ در مجمع عام مخلوقات کہ برای مزاج پرسی حاضر بودند۔ این بیت خواندند[۲]

---

[۱] یک سال یک ماہ شش یوم بعد وصال حضرت قبلہ قلبی و روحی فداہ وفات یافتند ۱۲ منہ

[۲] پنج ماہ یک روز پیش از انتقال حضرت قبلہ قلبی و روحی فداہ فوت شدند ۱۲ منہ

نیاوردم از خانه چیزی نخست　　تو دادی همه چیز و من چیز تست

باز این بیت خواندم ؎

سپردم بتو مایهٔ خویش را　　تو دانی حساب کم و بیش را

بعد ازان ارشاد فرمودند که برای جمیع حاضرین و غائبین که منتسب اند درین طریقه علیه و تعلق بفقیر دارند
یعنی جمیع حاضرین که حالا موجود اند و جمیع غائبین که از عدم اطلاع مرض فقیر نیامده اند و جمیع واپس شدگان که
عیادت مرض فقیر کرده رخصت شده اند در حق آنها دعای خیر میکنم که حق تعالیٰ از فیض و برکات این دربار محروم
نگرداناد و از کامیابی مرادات دارین بهره مند داراد و این ملاقات فقیر آخر نیست تکیه بخدا سازند. شنیدن
این چنین کلام از زبان مبارک حاضرین محفل در گریه و زاری آمدند درین میان جناب مولوی محمود شیرازی صاحب
عرض نمود که قربانت شوم این کلمات که بیان فرموده اند از روی الهام فرموده اند یا از سبب مرض حضرت
قبله سکوت فرمودند بعد یک لحظه ارشاد فرمودند که ما را قوه بیان نیست یک شب پیش از وفات اجازت
غسل دادن بحقائق و معارف آگاه جناب حضرت صاحبزاده و لد ارشد اسعد مولانا مولوی محمد سراج الدین
صاحب مدظله و عمره و رشده و جناب برادر عزیز خویش حضرت محمد سعید آخوندزاده صاحب و جناب مولوی
محمود شیرازی صاحب را فرموده بودند بعده سنه ۱۳۱۴ یک هزار سه صد و چهارده هجری المقدس بتاریخ
بست و دویم شهر شعبان المعظم یوم سه شنبه بوقت اشراق حضرت خداوندی قبله عالم و عالمیان قدسنا الله
تعالیٰ بسره الاقدس و ضریحه المقدس ازین عالم فانی عنان عزیمت تافتند و بجهان جاودانی شتافتند و
سلسله جمعیت احباب را گسیختند و خاک مصیبت بر فرق عالم ریختند. اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْن طه و وقت
وفات از کثرت تهلیل تمام وجود جنبش میکرد و کلام وقت آخرین لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ بود
و آنچه غم و الم از انتقال حضرت قبله بر احباب گذشت تفصیل آن در تحریر نگنجد ؎

آن زمان خود آسمان گفت با زمین　　گر قیامت را ندیدستی ببین

بعد ازان طیارگی غسل کرده شد وقتیکه از تجهیز و تکفین فارغ شدند جنازه مبارک را برداشتند کثرت مردمان
از حد زیاده بود که دست بچارپائی نمیرسید جناب میرا صاحب قلندر که طویل القامت و جسیم بودند بعد

شکل تمام بود انگشت تا لب پای چارپائی رسیده بود این چنین معلوم میشد که گویا جنازه مبارک بر ہوا میرود سبحان اللہ چه انوار درآن وقت از جنازه مبارک ظاہر گشتند که گویا تمام خانقاه شریف از نور پُر شده ع شنیده کی بود مانند دیده - و آوازه وفات حضرت قبله در یک آن دور و دور رسید که صدہا مخلوقات از بلاد ہای اطراف و جوانب فی الفور برای جنازه حاضر آمدند پس جنازه مبارک را در صحن خانقاه شریف آورده نہادند و انتظام صف با کردند ولکن انبوهی و ازدہام مخلوقات تا باین حد بود که در تمام خانقاه شریف جای پا نہادن نماند حتی که تا بیرون دروازه خانقاه شریف چند صف ہا استادند برای جنازه مبارک جناب حقائق و معارف آگاه حضرت صاحبزاده مولانا مولوی محمد سراج الدین صاحب امام شدند و نماز جنازه خواندند بعد فراغ نماز جناب مولوی محمد شیرازی صاحب در مجمع عام استاده بآواز بلند بیان فرمودند که من در غسل دادن شریک بودم چند کرامات از حضرت قبله بظہور آمدند که در این مجمع عام تفصیل آن بیان کرده نمیشود بعد نماز ظہر کار تدفین کرده شد - جناب حق داد خان صاحب ترین ساکنه ڈیره اسمعیل خان که یکی از خادمان حضرت قبله ما قبلی و روحی فداه اند وقت انتقال حضرت قبله حاضر نبودند خبر کلفت اثر وصال حضرت ایشان رسید بمجرد شنیدن واقعه ناگزیر بسیار غم و اندوه بر دل طاری گشت و از کمال درد فراق این ابیات بزبان راندند -

مرثیه

بر سیه بختی من شام بلا میگرید — از پی ماتم من ابر قضا میگرید
روز و شب در نظرم گشت سراسر تیره — دل جدا نالہ کند دیده جدا میگرید
تیر خوردم بدل و جان سپردم افسوس — چه شد از دیده ما صبح و مسا میگرید
وقت تودیع ندیدم رخ نورافشان را — آنکه از فرقت او خلق خدا میگرید
آرزوی دل من ماند نماکان بدل — شب غم از غم محرومی ما میگرید
مدت العمر اگر گریه کنم ہست سزا — ہر کسی را که فلک زد ابداً میگرید
محرمی حالت محرومی ما را چو شنید — گفت حقداد به حق داده چرا میگرید

حالات تاریخی و تعداد کل عمر شریف جناب حضرت قبلهٔ ما قلبی و روحی فداه از سنه ولادت تا تاریخ و سنه وفات تفصیل وار

ولادت باسعادت حضرت قبلهٔ ما قلبی و روحی فداه سنه ۱۲۴۴ھ یک هزار و دو صد و چهل و چهار هجری تا تاریخ و سنه بیعت حضرت ایشان شب شنبه بعد از صلوٰة مغرب نهم ماه جمادی الثانی سنه ۱۲۶۶ھ یک هزار و دو صد و شصت و شش هجری که ازین حساب از روئ تفریق عرصه درمیانی بست و دو سال میشود کما کثر اوقات در تحصیل علوم دینیه صرف فرموده‌اند و از تاریخ و سنه بیعت حسب مندرجه بالا تا تاریخ و سنه وقت جلوس بر مسند ارشاد حضرت ایشان شب دوشنبه بست و دویم ماه شوال المکرم سنه ۱۲۸۴ھ یک هزار و دو صد و هشتاد و چهار هجری که همین سنه وصال حضرت حاجی الحرمین الشریفین جناب حضرت حاجی دوست محمد صاحب برد الله مضجعه الشریف و نور الله مرقده المنیف اظهر من الشمس است از روئ حساب تفریق عرصه درمیانی هیجده سال چهار ماه سیزده یوم می برآید که در حصول کسب سلوک باطن و خدمت پیر و مرشد خویش کما حقه چنانکه باید و شاید گزرانیده‌اند و از تاریخ و سنه وقت جلوس بر مسند ارشاد حسب اندراج بالا تا تاریخ و سنه انتقال حضرت مغفور وقت اشراق یوم سه شنبه بست و دویم ماه شعبان المعظم سنه ۱۳۱۴ھ یک هزار سه صد و چهارده هجری بحساب تفریق عرصه درمیانی بست و نه سال و دو ماه حاصل آید که بر مسند ارشاد نشسته اجرائ طریقه عالیه نقشبندیه مجددیه بسر فرموده‌اند پس ازین جمله حساب مندرجه بالا از سنه ولادت باسعادت تا تاریخ و سنه انتقال میزان کل عمر شریف حضرت قبلهٔ ما قلبی و روحی فداه هفتاد سال و دو ماه سیزده یوم محقق گشت.

سند باثبات عمر هفتاد سال و دو ماه سیزده یوم حضرت ایشان روزی حضرت قبلهٔ ما قلبی و روحی فداه در آخر موسم تابستان بتاریخ چهارم ماه ربیع الاول سنه ۱۳۱۴ھ یک هزار و سه صد و چهارده هجری باین احقر مخاطب شده ارشاد فرمودند که عمر فقیر بهفتاد سال رسیده است یعنی این سال روان از عمر فقیر هفتادم سال است پس در همین سال آخری بوقت اشراق یوم سه شنبه بست و دویم ماه شعبان المعظم سنه ۱۳۱۴ھ یک هزار سه صد و چهارده هجری المقدس از دار فانی بدار جاودانی رحلت فرموده‌اند لهذا ازین تاریخ و سنه وفات سنه ۱۲۴۴ھ ولادت شریف استخراج کرده شده درمیان هر دو سنین که مدت گذشت

تفصیل وار و تاریخ وار بے کم و کاست ہفتاد سال دو ماہ سیزدہ یوم بثبوت پیوستند۔

سند اول باثبات تاریخ و سنہ بیعت حضرت ایشان از ملفوظ ہفتہ ہم تاریخ و سنہ حضرت قبلۂ ما قلبی و روحی فداہ شب شنبہ بعد از صلوٰۃ مغرب نہم ماہ جمادی الثانی ۱۲۶۶ھ ہجری یک ہزار دو صد و شصت و شش ہجری المقدس ظاہر است۔

سند ثانی دستخط خاص حضرت قبلہ ما قلبی و روحی فداہ کہ از دست مبارک خویش تاریخ و سنہ بیعت خویش برحاشیہ ورق کتاب ارقام فرمودہ اند نزد این احقر موجود است اگر کسی[1] از برادران این طریقہ عالیہ درین اختلاف است نزد فقیر بیاید و ملاحظہ فرمائید۔

نقل مطابق اصل دستخط حضرت قبلۂ ما قلبی و روحی فداہ بی کم و کاست۔ فقیر حقیر لاشیٔ عثمان بیعت شب شنبہ بعد از صلوٰۃ مغرب بتاریخ نہم ماہ جمادی الثانی ۱۲۶۶ھ نمودہ ع۔

---

[1] میگوید حسین علی کہ مرقوم بقلم خود حضرت قبلہ زوار اکبر علی شاہ صاحب دیدہ ام و قصہ بیعت مع بیان تاریخ و سنہ مع جمیع حال از لسان دُرفشان حضرت قبلہ ہیں طور شنیدہ ام ۱۲ منہ ع۔ در ملفوظات قلمیہ درج است کہ دریں وقت لنگری حضرت حاجی صاحب در جنوب شہر چودھوان بمقام سمابیل کہ بفاصلہ دو گردہ از چودھوان است مقیم بودہ است ۱۲۔

(عطا محمد عفی عنہ)

نقشه حالات تاریخی و تعداد کل عمر شریف جناب حضرت قبله ما قلبی و روحی فداه از سنه ولادت تا تاریخ و سنه وفات تفصیل وار

۱ خانه تاریخ	۲ خانه سنه	۳ خانه کیفیت	۴ خانه تعداد گذشته مدت درمیانی	۵ خانه کیفیت تعداد گذشته مدت درمیانی
.	سنه ۱۲۴۴ یک هزار و دو صد و چهل و چهار هجری نبوی	ولادت شریف حضرت ایشان واقع شده و تاریخ به قبوت نه پیوسته		
شب شنبه بعد از صلوة مغرب نهم ماه جمادی الثانی	سنه ۱۲۶۶ یک هزار و دو صد و شصت و شش هجری نبوی	بیعت حضرت ایشان بدست مبارک جناب حاجی الحرمین الشریفین حضرت حاجی دوست محمد صاحب قندهاری تحقیق گشته	۲۲ سال	از سنه ولادت تا تاریخ و سنه بیعت عرصه درمیانی که بست و دو سال می شود اکثر اوقات در تحصیل علوم دینیه صرف فرموده اند
شب دوشنبه بست و دوئم ماه شوال المکرم	سنه ۱۲۸۴ یک هزار و دو صد و هشتاد و چهار هجری	وقت جلوس بر مسند ارشاد حضرت ایشان و وصال جناب حاجی الحرمین الشریفین حضرت حاجی دوست محمد صاحب قندهاری برد الله مضجعه الشریف و نور الله مرقده المنیف واحد است	۱۸ سال ۴ ماه — ۱۳ یوم	از تاریخ و سنه بیعت تا تاریخ و سنه وقت جلوس بر مسند ارشاد عرصه درمیانی هیجده سال چهار ماه سیزده یوم میشود و در حصول کسب سلوک باطن و خدمت پیر و مرشد خویش گذرانیده اند
بوقت اشراق یوم پنجشنبه بست و دوئم ماه شعبان المعظم	سنه ۱۳۱۴ یکهزار و سه صد و چهارده هجری نبوی	وفات حضرت ایشان که مشهور جهان است واقع گردیده	۲۹ سال — ۱۰ ماه	از تاریخ و سنه وقت جلوس بر مسند ارشاد تا تاریخ و سنه وفات عرصه درمیانی که بست و نه سال ده ماه میشود بر مسند ارشاد نشسته اجرای طریقه عالیه نقشبندیه مجددیه بسر فرموده اند

میزان کل عمر شریف حضرت قبله ما قلبی و روحی فداه

از سنه ولادت تا تاریخ و سنه وفات ۷۰ سال ۲ ماه ۱۳ یوم

تاریخ وصال جناب حضرت قبلہ عالم وعالمیان قدسنا اللہ تعالیٰ بسرہ الاقدس

ازفکرِ بکر جناب مولوی محمد شیرازی صاحب مدظلہ

حَمْدٌ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ الْمَاجِدُ

ایضاً فی التاریخ

صلی اللہ علی سید المرسلین والہ وصحبہ کل اجمعین

ایضاً فی التاریخ

فیا واحداً ارخ وکمل بلغا　　سلامی علی مرکز الایمان عثمانا

ایضاً فی التاریخ

فلا زال محمود یقول مورخا　　سلامی علی حل عقل القلب عثمانا

ایضاً فی التاریخ

دع اللوم عنی ان قلبی متیم　　ولومک عدوان وقال اللہ عدوانا

مضی والمقضی من لو ترایہ تربیہ للانسان عینا وللعین انسانا

بیوم قبیل الاربعاء صبیحۃ　　وثان وعشرین من شہر شعبانا

تشمر عن ساق المقاساۃ اسرارا　　شدیداً باحباء الطریقۃ اعلانا

فاصبحت بیضاء لیلہا ونہارہا　　سواء وتزھو فی البریۃ برھانا

فارخ محمود وقال موحداً　　جزاہ اللہ عنہا مفعل الصدق عثمانا

ایضاً فی التاریخ

خیر اصحاب المتقی عثمان　　قام باللہ الی امر اللہ

طال ما اشتاق الی موعدہ　　فالی حضرتہ القدوس دعاہ

غدوۃ الثانی من الاخیر من الشعبان فازبمناہ

نال ما نال ولحسبہ فارغ القلب فی جوار خلیل یھویہ

ایضاً فی التاریخ

بست ودو از ماہ شعبان روز سہ شنبہ صباح
یوسف مصر عطا از سجن دنیا شد برون

ایضاً فی التاریخ

بست ودو ماہ شعبان سہ شنبہ بود
کز زہر خند ہجران تخم مذاق شد

عثمان شہی کہ ذروۂ عرشش رواق بود
این خاکدان کون وفادش وثاق شد

او با وصال یار ولادام خویشش جفت
وز ہجر او چہ صبر وچہ طاقت کہ طاق شد

در ہجر او کہ کاشش نمیدید مے شکیب
تکلیف شاق وعہدۂ مالایطاق شد

شیرآزی از ملال بتاریخ سال گفت
مہر سپہر عالم دین در محاق شد

ایضاً فی التاریخ

آسمان گو تا نگردد سال وماہ
ماہ وخور گو تا نگرید صبح وشام

در فراق خسرو گردوں سریر
در عزای خواجہ کیوان غلام

غوث عالم خواجہ عثمان سترگ
قطب دوران خسرو درویش نام

بست ودو از ماہ شعبان صبحدم
چہرہ بنہفت از شہود خاص وعام

گفت شیرآزی پی تاریخ سال
در جوار قرب حق دادش مقام

تاریخ گفتہ جناب حقداد خان صاحب تزین

آہ از دست سپہر حیلہ ساز وقت بین
ہر زمان صد فتنہ ظاہر مے نماید از کمین

ہر کہ را دلشاد بیند غم برانگیزد براو
ہر کہ را بر تخت بیند می نشاند بر زمین

الغرض نبود در اکاری بجز آزار خلق
بیگمان نبود ورا تدبیر غیر از مکر وکین

صدر دریغا کاین زمان آن مقتدای عارفان
آن امام اصفیا آن پیشوائے متقین

خواجہ عثمان حبیب کبریا مقبول حق
رہنمائے جادۂ توحید وعرفان ویقین

آنچه حاصل میشدی در مجلس یک حلقه اش   می نشد حاصل چنان از دیگران در اربعین

بهره ور از خوان احسانش همه اہل جہان   فیضیاب از نسبت او چہ کہین و چہ مہین

داشت رنگ از وی طریق خواجگان نقشبند   مسند شاہ مجدد را ازو صد زیب و زین

چون وجود نفس بود سر تا پای گنج فیض وجود   عاقبت گردید مثل گنج پنہان در زمین

شوق دیدار جمال یار چون شد جاذبش   زین سبب از دیدۂ مخلوق شد خلوت گزین

بست و دویم ماہ شعبان یوم سہ شنبہ صباح   عزم رحلت کرد و بادا داخل خلد برین

کس نخواہد ماند قائم اندرین دار فنا   غیر ذات لایزال پاک رب العالمین

یارب آن محبوب در درگاہ تو مقبول باد   وز لقائے خاص تو با کام دل بادا قرین

شکر ایزد را کہ بعد از وصل او فرزند او   آن امام حق سراج الدین شدہ مسند نشین

یافت آن فرزند ارشد از حضور قبلہ گاہ   خلعت ارشاد عالم دولت دنیا و دین

این دوم سالست کان مسند نشین باکمال   میکند القائی نسبت در قلوب طالبین

ہست دائم در میان محفل جان بخش او   دور جام عشق و فیہا لذۃ للشاربین

علم ظاہر علم باطن یافت آن محبوب حق   از عنایات خدائی پاک در شش دو سنین

در حریم خانقاہ روشن ہمان ماہست و مہر   و اندران گلشن ہمان سرو ہمان گل یاسمین

ہمچنان جامست و ساقی ہمچنان میخانہ ہمچنان   باد تا روز قیامت یا الہی ہمچنین

از پی تاریخ سال وصل آن غوث زمان   از دل غمدیدہ چون پرسید حقدار ترین

اول آب آورد از چشم و ز درد ہجر گفت   او بوصل دوست شاد و ما بہجر اندوہگین

گفتمش منع تو زاید از کجا آموختے   صنع دیگر باز گو اے من باحسانت رہین

آخر از اندوہ بیرون کرد خود را باز گفت   باد در فردوس عالی خواجۂ دنیا و دین

گفتمش این صنع ہائی تو مرا بنود پسند   صاف تر برگو اگر داری تو فکر صاف بین

پس دل غمگین بسال رحلت آن شاہ گفت   جان آن جان جہان شد از جہان رحلت گزین

ایضاً فی التاریخ

باز از دست بردِ دورِ سپہر | ناوک دردِ غم بسینہ خلید
قطب ارشاد خواجہ عثمان | آنکہ در عصرِ خویش بُود وحید
من چہ وصفش کنم کہ در عہدش | چشم دوراں نظیرِ او کم دید
بسکہ مشتاق وصلِ جاناں بود | از جہانِ فنا کنارہ گزید
بست ودو بود از مہ شعبان | صبح سہ شنبہ جام وصل چشید
نفس او خوش بخلد کرد رجوع | مژدۂ ارجعی ز غیب شنید
روح او کرد عزم باغ جناں | تن او از تکلف آرامید
بہر سال وصال او حقداد | بکمالِ اَدب ز دل پُرسید
دلِ محزون بسال وصلش گفت | دوست باکام دل بدوست رسید

۱۳ ۱۳ ۱۴

تاریخ گفتہ جناب قاضی عبد الغفار صاحب کلاچی والہ

ہزار آہ شد منکسف خورِ عرفان | بزرگ و شاہ جہان خواجہ حضرتِ عثمان
چو مہرِ خرج ولایت بغرب وصل فتاد | برآمدہ شب دیجور بر زمین و زمان
کہ بود مطلع انوارِ فیضِ و برکت و یُمن | چوں خور بعالمِ دین بود پرتوش تابان
مہی سپہرِ معانی ذکائے بُرجِ فیوض | بمثل شمس بر آفاق بود نور افشان
غیاثِ خلق خداوند مسندِ ارشاد | مغیث قدوۂ اوتاد صفوتِ غوثان
امام انس و پری مقتدای خاص و عوام | گزین و سرورِ اقطاب اسوۂ دوران
عزیز مصرِ معارف شہی مدینۂ علم | بقصرِ معرفت حق گزین درویشان
بزرگوار شہی کشور خدا دانی | شہی ارایکۂ ارشاد رہنمائی جہان
خدیو مسند اقلیم عالم جبروت | سریر نشین طریقت شہی خدا دانان

ظهیر تخت اقالیم عالم ملکوت　　خبیر عالم لاهوت عارف سبحان

شهی ولایت عرفان و علم بوقلمون　　خلیفه دوست محمد حبیب خالق جان

بسال چار و هم بعد سیزده صد هجری　　بروز بیست و دویم در مه نکو شعبان

بوقت صبح به شنبه شاه عالم دین　　گرفت مسند اقلیم وصل ذی غفران

وگر ز برج کنی جیم طرح دان تاریخ　　سراج برج حقائق بگردشد پنهان

چو من ز دولت دیدار او شدم محروم　　ز هجر اوست دلم چاک چاک بس نالان

ز نوک خنجر هجران او دلم مجروح　　بود جریح که تا هست در تن من جان

کدام دل که ازین واقعه نشد غمگین　　کدام چشم که زین حادثه نشد گریان

ولی چو هست ولی عهد او جگر گوشش　　هزار حمد خدا باد در جمیع احیان

که پور اسعد پدر هست بشنوید از من　　ازان است منبع ارشاد چشمه فیضان

چو هست شمس معارف ذکای چرخ علوم　　بود منیر با نوار او جهان یکسان

ولی عهد جگر گوشه اش سراج الدین　　شهی بزرگ سلاطین و عارفین اوان

نقیب و قدوهٔ اهل فضائل و الکمال　　نجیب و ماجد و والانقاوهٔ اعیان

سعید و زیب طریقت ضیای چشم سلوک　　رواج مسند اسعاد و رونق احسان

بلیغ و بحر حقائق سحاب فیض و کرم　　فصیح و فاضل و ماوای علم بی پایان

محیط دانش معقول و حاوی المنقول　　دلش چو گنج پر از لعل و گوهر عرفان

مآب حلم و کمال است مصدر فیض است　　رشید و هادی راه و دیانت و ایمان

مفیض مخزن اسرار فیض ربانی است　　مآل برکت و انوار سید مردان

ضیای نور هدایت مزاج انور او　　بود مدام درخشنده بر جمیع اخوان

شموس فیض رسانی ذات فیاضش،　　دوام باد بر احباب خویش جلوه کنان

چو درج گوهر و مرجان یمن و برکت و فیض　　وجود هر سه جگر گوشهای قطب زمان

دوم فروغِ نظر خلف او بہاؤالدین — مصون باد وجودِ سعید ش از نیران

سیوم چراغِ بصر نورِ دیدہ سیف الدین — بود وجودِ عزیزش مصون ز چشم بدان

کہ ہر یکی است وحید زمان گزین انام — چو آفتاب منور بخلق فیض رسان

بجاہ و عزتِ ایشان نگاہ کن یا رب — بما نحیف و شکستہ حزین و بی سامان

بمن و برکت ایشان بہ بخش بر حالم — اگرچہ ہست سراپا وجودِ من عصیان

بزیر مغفرت آور تنم آثیم و کہیں — بعزّ شاہِ جہان خواجہ حضرت عثمان

سوائی وصفِ کمالات او چہ گویم باز — ولیک ہست صفاتش برون ز حد بیان

کہ بود بر سر عالم ہمائے اوجِ کمال — فیوض بخش برانام بود جاویدان

زمن کمینہ غلام بیان اوصافش — بعمر خضر نباید تمام زیر بنان

چو ہست وصف کمالاتِ او ز حد برتر — ازین سبب شدہ معرض قلم بریدہ زبان

بگفت مرثیہ ہذا ز جوشش دل غمناک — حزین و غمزدہ عبد الغفار پر نقصان

تاریخ گفتہ جناب مولوی محمد حسن صاحب

ابتدا سازم بنامِ آن خدا — برگزیدہ از ما گروہ انبیا

کرد شاہنشاہ شان فخر رسل — ذاتِ پاک آن محمد مصطفیٰ

سکہ زد مہر نبوت را بہ ختم — نورِ او شد جلوہ گر در اولیا

بعد اہدائی ہدایای صلوٰۃ — یاد سازم مرشدی ولدالرضا

یکہ تاز بزم گاہِ اصطفا — شہ سوار رزم گاہِ اتقا

شمع جمع بزم عرفان و ہدا — تیرہ دل را نورِ او ظلمت زدا

رہنمائی گمرہانِ دشت کفر — سالکانِ راہ را مشعل نما

جانشین حضرت فخر رسل — واقفِ سرِّ حریم کبریا

مست اسرار بلیٰ محو الست — ہم حضوری نبی خیر الورا

نیز بر ہانگاہِ اخلاقِ رسول   ہم ز فخرِ فقر پوشیدہ عبا

ہم ز صدیق نقش بسرِ دستارِ صدق   ہم بفرق از عدلِ فاروقی ردا

از غنی بستہ آزارِ عصمتش   در قناعت خرقہ پوشش از مرتضیٰ

دستگاہِ جودِ شش از فیض حسن   ہم ز تسلیم حسین اورا عصا

خرقہ خرقان و عفرِ بایزید   وز مجدد یافتہ مخفی رازہا

اسم اعظم در دلش شد نقشبند   مُرغ روشد زو بہاؤالدین را

جانِ جانانش نمودہ شور عشق   فرحتی زو در روحِ عبداللہ را

چون مسیحا از دم احیا می نمود   از لبش دل مردگانِ فسق را

از نفس صیقل کن زنگار دل   غنچہ دلہا را ز رنج عقدہ کشا

زو مزین مسندِ مخدومیم   دوستِ محبوبِ حق خاصِ خدا

جان فدای خاکِ پاکِ خانقاہ   حاجی صاحب غوث و صدرِ اولیا

بودہ سجادہ نشینِ آن حضور   این خلیفہ صاحب آن با صفا

حاجی صاحب مولوی عثمان جی   نائب حضرت تقدس مرحبا

جان پاکش زین جہان پدرود کرد   منزلے کردہ بفردوس عُلا

چون بعشقِ حق ہمہ تن محو بود   شد بعلیین در از شوق لقا

سالِ تاریخِ وفاتش از سروش   جُستم اندر گوشم آمد این ندا

مُرغ روحش بود چون قدسی وطن   شد بقدسی آشیانے مُتکّا

روز سہ شنبہ ز شعبان بست و دوم   نقدِ جانش داد در رہِ بے لقا

یک ہزار و سہ صد و ہم چار دہ   سن سال از ہجرتش صلِ علی

پرتوش انداخت آن خورشید فیض   بر مہِ تو تابِ برجِ اولیا

جلوہ تو یافت از شمس کمال   این ہلالِ غرّۂ یکن دہدا

شد خلافت از خلیفہ با خلف | آنچہ بود از دوست احمد شد عطا
من جناب الفیض حاجی صاحبی | ما مُجدِّد ہا قدِ علی این وفی
این خلافت داد با فرزندِ خویش | وان مقام پاک فرمودش عطا
کرد از اسرار فیض خواجگان | دُرج دُرج سینہ اش گنجینہ ہا
بہر ما روشن سراج دین نمود | داد سجادہ چو صاحبزادہ را
گشت روشن این چراغ از شعلش | شمع با شمع ز نور خواجہ ہا
این سراج از خواجۂ عالم رسید | تا سراج الدین محمد پُر ضیا
شد خلیفہ حمد حق این با خلف | یافت وِرثت اولیا و انبیا
پرتو فیض الٰہی تا قیام | نور گستر باد بر خلقِ خدا
ہست امید حسن از درگہش | پوشد از ذیل کرم او را خطا
گر سراپا زشتم از فعلِ قبیح | گر پذیرد مس من گردد طلا
ور بجز جوہر خری اے بوالہوس | مدحِ پاکان از زبان ناسزا
با تو افصح بس کن از حملِ محال | ای زبان خامہ ہرزہ درا
پیش گاہِ حضرتش عرضی نما | ہم جبین را بر زمین عجز سا
المدد حضرات والاہمتان | عاقبت نیکم کنید رب العلا
گرچہ سرتاپا بہ بد آلودہ ام | با طفیل تان حسن سازد مرا

تاریخ

از نتیجہ فکرِ خاکپائی درویشان حافظ محمود حسین خان صاحب ناز آن ختی سلیمانی رئیس اعظم جھجر من مضافات دہلی

بست و دوم ز ماہی شعبان محترم بود | رفتہ بسوی جنت کان ہم سر فرشتہ
سال وفات حضرت بہر صواب ناز آن | عثمان نقشبندی کامل ولی نوشتہ
| ۱۳ ۱۴

یکبار حضرت قبلہ ما قلبی روحی فداہ بامراض شدید مریض بودند و مردمان کثیر از اکناف آفاق واطراف عالم بخدمت سامیہ برائے عیادت آمدہ بودند و جمیع مجمع حاضرین حاضر بحضور بودند کہ حضرت قبلہ در آن محفل عام برائے نوشتن اجازت نامہ جناب حقائق و معارف آگاہ حضرت صاحبزادہ مولانا مولوی محمد سراج الدین صاحب امر فرمودہ بودند و از قلم فیض رقم جناب مولوی محمود شیرازی صاحب نوشتہ شدہ بود بعینہ ایراد مینمایم

بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ المرشد علی الاطلاق بالحسنی الی الدرجۃ العلیا والطریقۃ المثلی والصلوۃ والسلام علی من استخلفہ بالخلافۃ علی العلمین کافۃ محمد المبعوث بالھدایۃ بحبوحۃ النبوۃ ومرکز الولایۃ وعلی الہ واصحابہ الاطھار لاسیما خلفائہ الاحرار مادارت فی محافل الصدق بالحق البابل وانتف سمات البلابل بلغات البلابل اما بعد چوں در ترویج طریقت واداے امانتی کہ از حضرات کرام مشائخ مجددیہ عظام یداً بید بتوسط قطب الواصلین وغوث الکاملین قدوۃ الابرار وزبدۃ الاحرار سیدی وسندی وشیخی ووسیلۃ یومی وغدی حضرت حاجی دوست محمد صاحب بفقیر رسیدہ بود بقدر مقدور تا حال بتحریر بذل مجہود وسعی نامحدود کردم فادیت ماقدر الیہ تعالی لی اداءہ الی من یسر اللہ تعالی الاداء الیہ تا دریں وقت کہ عمر فقیر قریب بآخر رسیدہ وامارات قرب اجل موعود ظاہر گردیدہ از مدتی در دل میداشت وبدرگاہ حضرت احدیت ہمت مسئلت میگماشت کہ در اداے امانت مذکورہ وترویج نسبت مسطورہ کسی را لیاقت مقرر کند تا سلک این جمیع بوجود او منتظم ماند و سلسلہ این معنی بذات او از انقطاع محفوظ گردد تا دریں وقت کہ دلدار شد محمد سراج الدین ارشدہ اللہ تعالی الی احسن الطرق واسعد حالہ وبالہ وہو ولی التوفیق بدرجہ بلوغ ورشد شرعی وعرفی رسیدہ ودر علوم ضروریہ معلومات وملکہ معتد بہا حاصل کردہ ودر نسبت شریفہ حضرات نقشبندیہ مجددیہ احمدیہ وچشتیہ وقادریہ وسہروردیہ وقلندریہ وشطاریہ ومداریہ وکبرویہ توجہات یافت ونسبت مذکورہ در باطن او متمکن شدہ وببرکات نسبت مذکورہ بدولت تہذیب اخلاق صوفیہ واستقامت بر شریعت علیہ مشرف گشتہ وبہین معانی را خود نیز در باطن خویش مشاہدہ کرد وجمعی از اصحاب خیر کہ اہل بصیرت اند بوجدان

خویش در حصول این معانی گواهی داده از ترغیب بطریق وجدان در خاطر القا شد تا دلدار خند سابق الذکر را به
منتفع ارشاد طرق ثمانیه مذکوره قائمقام خود کرده و خلیفه مطلق و نائب مناب بر حق خویش نموده و جعلت یده
کیدی و قبوله قبولی ورده روی فرحم الله تعالی من اعانه و خذل من اهانه و تربیت جمیع متوسلین
حضرت شیخ بزرگوار موصوف الذکر خویش که بدین فقیر محول شده بود و جمیع منتسبان خود فقیر را کائنا من کان
بایشان حوالت کردم و امید واثق میدارم که متوسلین ایشان برکات حضرات کرام قدس الله تعالی
باسرارهم الاعلام از برکات مخصوصه این طریق حظ وافر فراگیرند و صحبت ایشان از خصائص این قوم
نصیبی کامل حاصل نمایند اللّٰهم انصر من نصره واخذل من خذله وایده به الدین واجعله اماما
للمتقین وارزقه الاستقامة علی السنن السنیة والشریعة العلیه آمین آمین برحمتك
یا ارحم الراحمین وصلی الله تعالی علی خیر خلقه محمد وآله واصحابه اجمعین - مورخه
۳ شهر ذی القعدة الحرام سنه ۱۳۱۱ھ

العبدات بعضی از حاضرین که بر اصل اجازت نامه ثبت اند درین جا نیز درج کرده میشوند

العبد
جناب حضرت نعل شاه صاحب سید همدانی بلاولی بقلم خود

العبد
جناب مولوی محمود شیرازی صاحب بقلم خود

العبد
ملا محمد سعید آخوندزاده صاحب برادر حضرت قبله بقلم خود

العبد
میرا صاحب قلندر سکنه پشین بقلم خود

العبد
سید امیر شاه صاحب همدانی بلاولی بقلم خود

العبد
حافظ محمد یار صاحب اوان بقلم خود

العبد
جناب قاضی عبدالرسول صاحب بقلم خود

العبد
جناب مولوی حسین علی صاحب بقلم خود

العبد
جناب مولوی نور خان صاحب بقلم خود

العبد
حقداد خان صاحب ترین بقلم خود

العبد
حاجی قلندر خان صاحب رئیس مدی بقلم خود

العبد
محمد نواز خان صاحب میان خیل تاجوخیل
رئیس موسی زی ملقب بخان بهادر بقلم خود

حسب فرمودہ حضرت قبلہ قلبی و روحی فداہ جناب مولوی محمود شیرازی صاحب اجازت نامہ مندرجہ صدر با آواز بلند در مجمع عام خواندند و جمیع حاضرین محفل بجان و دل تسلیم کردند بعدہ حضرت قبلہ عالم قدس اللہ تعالیٰ بسرہ الاکرم فرمودند کہ آیا شما حاضرین را این امر خلافت کہ بصاحبزادہ مفوض شدہ منظور است از جمیع حاضرین آواز آمنا و سلمنا بر آمد و حضرت لعل شاہ صاحب مرحوم فرمودند کہ پاپوش حضرت صاحبزادہ صاحب تاج سر ماست و میدانم بعد از آں حضرت قبلہ دستار خلافت بدست مبارک خویش بر سر جناب حقائق و معارف آگاہ حضرت مولانا مولوی محمد سراج الدین صاحبزادہ صاحب بستند و ہمہ مریدان و مخلصان کہ در آں وقت جمع بودند حمد پروردگار ادا نمودند و زبان در شکر خالق لایزال کشودند و تحیہ مبارکبادی پیشکش ساختند

اگر گیتی سراسر باد گیرد — چراغ مقبلان ہرگز نمیرد

الحمد للہ علی ذالک حمداً کثیراً

احوال تحصیل علوم و دستار بندی فضیلت جناب حقائق و معارف آگاہ حضرت صاحبزادہ مولانا موی محمد سراج الدین صاحب مدظلہ و عمرہ و رشدہ

قرآن مجید از ملا شاہ محمد صاحب آخوند قوم باڑ خواندند۔ نثر و نظم در علم فارسی و صرف و نحو و منطق و معانی مطول و علم قرأت و در علم فقہ کنز الدقائق و شرح وقایہ جلدین اولین و ہدایہ جلدین آخرین و در علم اصول فقہ نور الانوار و قدری مولوی حسامی و در علم تفسیر تفسیر جلالین و در علم حدیث مشکوٰۃ شریف نصف اول و ابن ماجہ نصف اول از جناب مولوی محمود شیرازی صاحب تحصیل کردند۔ و دیگر کتب علوم باقی۔ مولوی حسامی تا آخر و شرح وقایہ جلدین آخرین و ہدایہ جلدین آخرین و ہدایہ جلدین اولین و تفسیر مدارک و تنقیح الاصول تمام و تلخیص متن مطول و ترجمہ قرآن شریف از پارہ مشکوٰۃ شریف نصف آخر و صحیح بخاری و صحیح مسلم و جامع ترمذی و سنن ابو داؤد از جناب مولوی حسین علی صاحب سند کردند۔ و در علم تصوف مکتوبات قدسی آیات حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہر سہ جلد کامل و مکتوبات حضرت خواجہ محمد معصوم صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہر سہ جلد کامل این شش دفتر با تحقیق و دیگر کتب تصوف کما حقہ

چنانچه باید و شاید بالتحقیق والتفصیل از حضرت والد ماجد خود قبلهٔ عالم و عالمیان قدسنا الله بسره الاقدس
بهره یاب شدند و قتیکه جناب حضرت صاحبزاده صاحب ممدوح از تحصیل علوم مندرجه بالا فارغ گشتند
حضرت قبله ما قلبی و روحی فداه بعضی خلفاء و علماء و فضلاء و دیگر مردمان محبان و مخلصان را برای شمول جلسهٔ
دستاربندی آگاهی بخشیدند حسب منشاء مبارک مریدان از هر اطراف و جوانب جمع آمدند حضرت قبلهٔ
ما قلبی و روحی فداه بتاریخ ۲۰ ماه جمادی الاول ۱۳۱۰ھ روز پنجشنبه بوقت صبح بعد صلوٰة و ختم معموله حضرات
خواجگان نقشبندیه مجددیه بر مزار پر انوار حضرت حاجی الحرمین الشریفین جناب حضرت حاجی دوست محمد
صاحب برد الله مضجعه الشریف و نور الله مرقده المنیف و رضی الله تعالیٰ عنه وارضاه عنا با مجمع عام
حاضرین نشسته به ختم کلام الله شریف کردند بعده چند حافظان و قاریان سورة های قرآن مجید بآواز بلند
چنانچه ختم کردن عادت پیران ماهست خواندند بعد اختتام ختم شریف حضرت قبله ما قلبی و روحی فداه
بمزار شریف متوجه شده دعا تا دیر خواستند حتی که در این اثناء چند کسان مجذوب شدند باز دوم دعا
دیگر خواستند که جمیع حاضرین و غائبین منتسبان این طریقه علیه نقشبندیه مجددیه را حق تعالیٰ از فیض و برکات و
انوار مالا مال کناد بحرمة النون والصاد و بالنبی و آله الامجاد علیه وعلیهم الصلوٰة والتحیات باز سوم دعاء حاجات
و حل مشکلات برای همه حاضرین محفل خواستند که الله تبارک و تعالیٰ همه امورات و جهات دینیه و دنیویه ایشان
را باحسن وجوه کفایت و سرانجام فرماید و صلی الله علی خیر خلقه محمد و آله و اصحابه اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین
بعد ازان حضرت قبله ما قلبی و روحی فداه استاده شدند جمیع اهل مجلس تعظیماً برخواستند حضرت قبله اول
دستار فضیلت از دست مبارک خویش بر سر جناب حقائق و معارف آگاه حضرت صاحبزاده صاحب
مولانا مولوی محمد سراج الدین صاحب تا نصف دستار بستند و باقی دو پیچ از دستار مذکوره جناب مولوی
محمود شیرازی صاحب از دست خویش بر سر جناب حضرت صاحبزاده صاحب پیچیدند باز دو پیچ ازین
دستار جناب مولوی حسین علی صاحب بر سر جناب حضرت صاحبزاده صاحب ممدوح پیچیدند و بقیه
دستار را جناب حضرت لعل شاه صاحب تبرکاً بر سر جناب حضرت صاحبزاده صاحب موصوف بستند بعد
ازان حضرت قبله صاحبزاده عالی تبار را چوغه پوشانیدند پس جمیع حاضرین محفل زبان مبارکبادی کشادند پس

ازاں حضرت قبله دستار اوستادی بر سر جناب مولوی محمود شیرازی صاحب بستند و چوغه پوشانیدند که اُستاد اول بودند بعده دستار اُستادی بر سر جناب مولوی حسین علی صاحب بستند و چوغه پوشانیدند که استاد دویم بودند باز دستار فضیلت مانند حضرت صاحبزاده صاحب سابق الذکر بر سر جناب مولوی محمد عیسے خان صاحب بستند و چوغه پوشانیدند که هم سبق جناب حضرت صاحبزاده صاحب ممدوح بودند و بطفیل همراهی و هم نشینی ایشاں تحصیل علم کردند ؎

آهن که بپارس آشنا شد　　آن هم بصورت طلا شد۔

من بعد دستار بزرگی بر سر جناب حضرت سیادت و سعادت پناه شرافت و نجابت دستگاه حقائق و معارف آگاه سید لعل شاه صاحب همدانی ملاولی بستند که خلیفه جلیل القدر حضرت قبله ما بودند و بشارت صمنیت نیز از حضرت ایشاں حاصل نموده بودند و چوغه پوشانیدند پس ازاں دستارها بر سر بعضی خلفائے و فضلا که اسامی مندرجه ذیل بستند۔

ملا محمد سعید آخوندزاده صاحب برادر عزیز حضرت قبله ما　　جناب حاجی قلندر خان صاحب رئیس مدی

جناب حافظ محمد یار صاحب　　قاضی عبد الرسول صاحب　　جناب قاضی قمر الدین صاحب

سید امیر شاه صاحب　　این احقر راقم الحروف عفی عنه　　مولوی نور خان صاحب

مولوی ولی محمد صاحب　　قاضی عبد الغفار صاحب　　عبد المجید آخوندزاده صاحب

ملا قطار صاحب　　ملا روئداد صاحب　　جناب مولوی نور الحق صاحب

بعد فراغ جلسه دستار بندی تقسیم شیرینی کردند پس ازاں حضرت قبله ما روحی فداه دعائے آخری خواستند وصلی الله علی خیر خلقه محمد و آله و اصحابه اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین۔

پس از مدت قلیل روز دوشنبه بعد صلوة فجر هفتم شهر ربیع الاول ۱۳۱۴ھ یک هزار سه صد و چهارده هجری حضرت قبله ما قلبی و روحی فداه در عین حیات خویش جناب حقائق و معارف آگاه حضرت صاحبزاده مولانا مولوی محمد سراج الدین صاحب را بعد صلوة فجر خلعت بحلقه نمودن امر فرمودند پس جناب حضرت صاحبزاده صاحب ممدوح حسب الارشاد حضرت قبله ما بعد فراغ ختم حضرات حلقه کردند و درویشان خانقاه شریف

ودیگر مریدان را توجه داده‌اند بسیار تاثیرات ظاهر گشت راقم گوید عفی عنه در اول حلقه جناب حضرت صاحبزاده
صاحب ممدوح این احقر نیز شامل بود تاثیری عجیب رو نمود الحمد لله علی ذلک حمداً کثیراً متواتراً والشکر شکراً
متکاثراً پس از تاریخ مندرجه بالا تا وقت وفات حضرت قبله ما قلبی و روحی فداه جناب صاحبزاده صاحب موصوف
بوقت هجوم امراض حضرت ایشان اکثر اوقات دو وقته حلقه می فرمودند و بعد وفات حضرت مغفور در همان
روز بمسند ارشاد جلوس فرمودند پس از ان شب آینده بعد از نیم شب بردست مبارک ایشان خلفا
و علما و فضلا و درویشان خانقاه شریف و دیگر مردمان خاص و عام تجدید بیعت نمودند بعد فراغ صلوة فجر و ختم
حضرات کرام علیهم الرضوان حلقه فرمودند بسیار مردمان خاص و عام داخل حلقه بودند بسیار تاثیرات در آن حلقه
واقع گردیدند جناب خان والاشان عالی جاه رفیع جایگاه رب نواز خان صاحب بهادر میان خیل تاجو خیل
رئیس موسی زئی که یکی از خادمان حضرت قبله ما قلبی و روحی اند و در ولایت صغری حالات و تاثیرات عجیبه میداشتند
نیز در آن حلقه شریف شامل بودند از کمال غایت عشق و محبت قلبی هر قدر که تصور صورت مبارک حضرت مغفور
مد نظر داشت ولکن بالکل شبیه صورت مبارک حضرت ایشان در نظرش نیامد و دید که جمیع حضرات
بر سر مبارک جناب حقائق و معارف آگاه حضرت صاحبزاده مولانا مولوی محمد سراج الدین صاحب استاده
اند و از کمال شفقت سایه کرده اند و فیض و انوار بر سر حضرت صاحبزاده صاحب ممدوح می ریزند و وقتیکه
جناب خانصاحب موصوف این کیفیت را مشاهده کرد پس بکمال ادب متوجه جناب حضرت صاحبزاده
صاحب شدند و مورد تاثیرات گشتند بعد وفات حضرت مغفور حضرت صاحبزاده صاحب ایشان هر
روز دو وقته صبح و شام حلقه شریف را ادا و مدت می فرمایند و اکثر اوقات در ذکر و افکار و مراقبه مشغول اند
و بعد از فراغ امور باطن درویشان خانقاه شریف را تدریس علم دینیه میفرمایند و ارشاد به دستور سابق مانند
حضرت مغفور جاریست بلکه زیاده تر رجوع مردمان و قبول در مخلوقات بحضرت صاحبزاده صاحب موصوف
شده است اللهم زد فزد و تمم زد. الله تبارک و تعالی این سایه هما پایه را بر سر ما خادمان این درگاه سلامت باکرامت
تا یوم القیام قیامت قائم و پاینده داراد بحرمة النون والصاد بالنبی و آله الامجاد علیه و علیهم الصلوة والسلام
آمین آمین آمین برحمتک یا ارحم الراحمین۔

حالات تاریخی وتعداد کل عمر مبارک جناب حقائق ومعارف آگاه حضرت مولانا مولوی
محمد سراج الدین صاحب مدظله وعمره ورشده از تاریخ وسنه وقت ولادت باسعادت
تا تاریخ وسنه وقت جلوس بر مسند ارشاد تفصیل وار ولادت باسعادت جناب حضرت
صاحبزاده صاحب وقت اشراق روز دوشنبه پانزدهم محرم الحرام ١٢٩٧ھ یک هزار و دو صد و نود و هفت
هجری تا تاریخ وسنه اجازت نامه حضرت صاحبزاده صاحب ایشان سویم شهر ذی القعدة الحرام ١٣١١ھ
یک هزار و سه صد و یازده هجری که از این حساب از روی تفریق عرصه درمیانی چهارده سال نه ماه هیجده یوم
میشود اکثر اوقات در تحصیل علوم دینیه ضروریه صرف فرموده اند از تاریخ وسنه اجازت نامه حسب مندرجه
بالا تا تاریخ وسنه جلسه دستار بندی فضیلت حضرت صاحبزاده صاحب ایشان بوقت نماز چاشت
روز پنجشنبه چهاردهم ماه جمادی الاولی ١٣١٣ھ یک هزار و سه صد و سیزده هجری که از روی تفریق عرصه
درمیانی یک سال شش ماه یازده یوم می برآید در تحصیل علوم دینیه وعلم تصوف وکسب سلوک باطن
گذرانیده اند از تاریخ وسنه جلسه دستار بندی فضیلت مطابق تحریر بالا تا تاریخ وسنه حلقه شروع
کردن حضرت صاحبزاده صاحب ایشان بعد صلوة فجر روز دوشنبه هشتم شهر ربیع الاول ١٣١٤ھ
یک هزار و سه صد و چهارده هجری که بحساب تفریق عرصه درمیانی نه ماه بست وسه یوم حاصل آید در
حصول کسب سلوک باطن وذکر و اذکار و اکثر اوقات در حضور صحبت حضرت قبله بسر فرموده اند از تاریخ وسنه
حلقه شروع کردن حسب اندراج بالا تا تاریخ وسنه وقت جلوس بر مسند ارشاد حضرت صاحبزاده
صاحب ایشان وقت اشراق یوم سه شنبه بست و دویم ماه شعبان المعظم ١٣١٤ھ یکهزار سه صد و چهارده
هجری که بحساب تفریق عرصه درمیانی پنج ماه پانزده یوم میشود در ذکر و اذکار و مراقبه وشب خیزی وحضور صحبت
حضرت قبله و اکثر اوقات در هجوم امراض حضرت ایشان حلقه کردن برائی القائی فیض در قلوب مریدان
عمر عزیز را خرج فرموده اند پس از این جمله حساب مندرجه بالا از تاریخ وسنه وقت ولادت باسعادت
تا تاریخ وسنه وقت جلوس بر مسند ارشاد میزان کل عمر مبارک جناب حضرت صاحبزاده صاحب
هفده سال هفت ماه هفت یوم بثبوت پیوسته

نقشه حالات تاریخی و تعداد کل عمر مبارک جناب حقائق و معارف آگاه حضرت مولانا مولوی محمد سراج الدین صاحب مدظله و عمره از تاریخ و سنه وقت ولادت باسعادت تا تاریخ و سنه وقت جلوس بر مسند ارشاد تفصیل وار

۱ خانه تاریخ	۲ خانه سنه	۳ خانه کیفیت	۴ خانه تعداد گذشته مدت درمیانی	۵ خانه کیفیت تعداد گذشته مدت درمیانی
وقت اشراق روز دوشنبه پانزدهم محرم الحرام	سنه ۱۲۹۷ھ یکهزار و دو صد و نود و هفت هجری	ولادت باسعادت جناب حضرت صاحبزاده صاحب واقع شد	٠	٠
سوم شهر ذی القعده الحرام	سنه ۱۳۱۱ھ یکهزار و سه صد و یازده هجری	اجازت نامه حضرت صاحبزاده صاحب نوشته شده و حضرت قبله ایشان او را قائم مقام خود کرده و خلیفه مطلق و نائب مناب برحق خویش نموده	۱۴ سال ۹ ماه —— ۱۸ یوم	از تاریخ و سنه ولادت باسعادت تا تاریخ و سنه اجازت نامه عرصه درمیانی که چهارده سال و نه ماه و هجده یوم میشود اکثر اوقات در تحصیل علوم دینیه ضروریه صرف فرموده
وقت نماز چاشت روز پنجشنبه چهاردهم ماه جمادی الاول	سنه ۱۳۱۳ھ یکهزار و سه صد و سیزده هجری	جلسه دستاربندی فضیلت جناب حضرت صاحبزاده صاحب کرده شد	۱ سال ۶ ماه —— ۱۱ یوم	از تاریخ و سنه اجازت نامه تا تاریخ و سنه جلسه دستاربندی فضیلت عرصه درمیانی که یک سال شش ماه و یازده یوم میشود در تحصیل علوم دینیه و علم تصوف و کسب سلوک باطنی گذرانیده اند
بعد صلوة فجر روز دوشنبه هفتم شهر ربیع الاول	سنه ۱۳۱۴ھ یک هزار و سه صد و چهارده هجری	حضرت قبله در حین حیات خویش جناب حضرت صاحبزاده صاحب را خلعت بحلقه نمودن فرموده اند	۹ ماه —— ۲۳ یوم	از تاریخ و سنه جلسه دستاربندی فضیلت تا تاریخ و سنه حلقه شروع کردن عرصه درمیانی که نه ماه بست و سه یوم میشود در حصول کسب سلوک باطنی و ذکر و اذکار و اکثر اوقات در صحبت حضرت قبله بسر فرموده اند
وقت اشراق یوم سه شنبه بست و دوم ماه شعبان المعظم	سنه ۱۳۱۴ھ یک هزار و سه صد و چهارده هجری	وقت جلوس بر مسند ارشاد جناب حضرت صاحبزاده صاحب شائع گردید	۵ ماه —— ۱۵ یوم	از تاریخ و سنه حلقه شروع کردن تا تاریخ و سنه وقت جلوس بر مسند ارشاد عرصه درمیانی که پنج ماه پانزده یوم میشود در ذکر و اذکار و مراقبه و شب خیزی و حضور صحبت حضرت قبله و اکثر اوقات در هجوم امراض حضرت ایشان حلقه کردن برای القای فیض در قلوب مردمان عزیز از خرچ...

میزان کل عمر مبارک حضرت جناب صاحب زاده صاحب
از تاریخ ولادت باسعادت تا تاریخ سنه وقت جلوس بر مسند ارشاد
۱۷ سال ۷ ماه ۷ یوم

ہفت سلاسل

حضرات نقشبندیہ مجددیہ احمدیہ ۔ قادریہ ۔ وچشتیہ ۔ وسہروردیہ ۔ وکبرویہ ومداریہ وقلندریہ کہ از حضرت پیرومرشد خویش ایں احقر را سندٗ رسیدہ اند از سلسلہ ہائی حضرت قبلہ کہ بر آں مہر حضرت حاجی دوست محمد صاحب قندہاری قدس سرہٗ بر ختم ہر سلسلہ ثبت بود وچند کلمات خاص دستخط حضرت حاجی صاحب مغفور در آخرش مرقوم بود بی کم وکاست بعینہ نقل کردہ مینگارم و در اختتام ہر سلسلہ اسم شریف حضرت حاجی دوست محمد صاحب وحضرت صاحب قبلہ بر ذات مفیضہما ونور اللہ مرقدہما ازاد کردہ ام ؛

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سلسلہ حضرات نقشبندیہ

الٰہی بحرمت شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم الٰہی بحرمت خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امیر المومنین حضرت ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ الٰہی بحرمت صاحب سِر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ الٰہی بحرمت حضرت امام قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ الٰہی بحرمت حضرت امام ہمام حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ الٰہی بحرمت سلطان العارفین حضرت بایزید بسطامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ الٰہی بحرمت خواجہ ابو الحسن خرقانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ الٰہی بحرمت حضرت ابو القاسم گرگانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ ابو علی فارمدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ ابو یوسف ہمدانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ الٰہی بحرمت خواجہ عبد الخالق غجدوانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ محمد عارف ریوگری رضی اللہ تعالیٰ عنہ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ محمود انجیر فغنوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ الٰہی بحرمت خواجہ عزیزان علی رامیتنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ محمد بابا سماسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ الٰہی بحرمت سید السادات حضرت سید امیر کلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجۂ خواجگان پیر پیران حضرت سید محمد بہاؤ الدین نقشبند۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
الٰہی بحرمت حضرت خواجہ علاء الدین عطار رضی اللہ تعالیٰ عنہ الٰہی بحرمت حضرت مولانا یعقوب
چرخی رضی اللہ تعالیٰ عنہ الٰہی بحرمت ناصر الدین حضرت خواجہ عبید اللہ احرار رضی اللہ تعالیٰ عنہ الٰہی
بحرمت حضرت مولانا محمد زاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ الٰہی بحرمت حضرت مولانا درویش محمد[1] رضی اللہ
تعالیٰ عنہ الٰہی بحرمت حضرت مولانا خواجگی امکنگی رضی اللہ تعالیٰ عنہ الٰہی بحرمت خواجہ محمد باقی باللہ بیرنگ[2]
رضی اللہ تعالیٰ عنہ الٰہی بحرمت امام ربانی مجدد و منور الف ثانی حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندی رضی اللہ
تعالیٰ عنہ الٰہی بحرمت عروۃ الوثقیٰ حضرت ایشان خواجہ محمد معصوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ الٰہی بحرمت
سلطان الاولیاء حضرت شیخ سیف الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ الٰہی بحرمت حضرت مولانا حافظ محمد محسن
دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ الٰہی بحرمت سید السادات حضرت سید نور محمد صاحب بدایونی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
الٰہی بحرمت شمس الدین حبیب اللہ مظہر رحمن حضرت شہید مرزا جان جاناں رضی اللہ تعالیٰ عنہ
الٰہی بحرمت مجدد مائۃ الثالث والعشر نائب خیر البشر خلیفہ خدا مروج شریعت مصطفےٰ حضرت مولانا و
سیدنا عبد اللہ المعروف بشاہ غلام علی احمدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ الٰہی بحرمت سرہنگ اہل تفرید حضرت
مولانا و سیدنا شاہ ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ الٰہی بحرمت غوث زمان قطب دوران حافظ القرآن
المجید حضرت مولانا و سیدنا شاہ احمد سعید صاحب قدسنا اللہ بسرہ الاقدس الٰہی بحرمت حاجی الحرمین
الشریفین مقبول رب المشرقین والمغربین وسیلتنا الی اللہ الصمد حضرت حاجی دوست محمد قندہاری رضی
اللہ تعالیٰ عنہ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ مشکلکشا سید الاولیا سند الاتقیا زبدۃ الفقہاء راس العلماء
رئیس الفضلاء شیخ المحدثین قبلۃ السالکین امام العارفین برہان المعرفہ شمس الحقیقہ فرید العصر
وحید الزمان حاجی الحرمین الشریفین مظہر فیض الرحمن پیر دستگیر حضرت مولانا محمد عثمان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

---

[1] در نسخہ مولوی شیر محمد صاحب مرحوم درویش امکنگی نوشتہ است ۱۲ منہ
[2] در نسخہ مولوی شیر محمد صاحب مرحوم بیرنگ کابلی نوشتہ است ۱۲ منہ

سلسلہ حضرات قادریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الٰہی بحرمت شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم الٰہی بحرمت خلیفہ رسول اللہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الٰہی بحرمت سبط رسول اللہ حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ الٰہی بحرمت سبط رسول اللہ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ الٰہی بحرمت حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ الٰہی بحرمت امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ الٰہی بحرمت حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ الٰہی بحرمت امام موسیٰ کاظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ الٰہی بحرمت امام علی رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ الٰہی بحرمت حضرت شیخ معروف کرخی رضی اللہ تعالیٰ عنہ الٰہی بحرمت سری سقطی رضی اللہ تعالیٰ عنہ الٰہی بحرمت سید جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شیخ ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شیخ عبدالواحد بن عبدالعزیز یمنی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت ابوالفرح طرطوسی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شیخ ابوالحسن علی الہنکاری رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت شیخ ابوسعید مخزومی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت پیر پیران پیر دستگیر میراں محی الدین محبوب سبحانی قطب ربانی حضرت سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ الٰہی بحرمت سید عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت سید شرف الدین قتال رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت سید عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت سید بہاؤالدین رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت سید عقیل رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شمس الدین صحرائی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت سید گدائی رحمن اول رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت سید ابوالحسن رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت سید شمس الدین عارف رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت سید گدائی رحمن ثانی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شاہ فضیل صاحب رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شاہ کمال کیتھلی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شاہ سکندر رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سہرندی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت خازن الرحمت شیخ محمد سعید رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شیخ عبدالاحد رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شیخ محمد عابد سنامی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حبیب اللہ مرزا جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت عبداللہ شاہ المعروف بشاہ غلام علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شاہ حضرت ابوسعید صاحب رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شاہ احمد سعید صاحب رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حاجی الحرمین الشریفین مقبول رب المشرقین والمغربین وسیلتنا الی اللہ الصمد حضرت حاجی دوست محمد صاحب قندھاری رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ مشکلکشا سید الاولیا سند الاتقیا زبدۃ الفقہا رئیس الفضلا شیخ المحدثین قبلۃ السالکین امام العارفین برہان المعرفۃ شمس الحقیقۃ فرید العصر وحید الزمان حاجی الحرمین الشریفین مظہر فیض الرحمان پیر دستگیر حضرت مولانا محمد عثمان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ؛

سلسلہ حضرات چشتیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الٰہی بحرمت شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم الٰہی بحرمت خلیفہ رسول اللہ امیر المومنین علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہٗ الٰہی بحرمت خیر التابعین شیخ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ عبدالواحد بن زید رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت خواجہ فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت سلطان ابراہیم ادھم[1] رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت خواجہ حذیفۃ المرعشی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت خواجہ امین الدین ہبیرۃ البصری[2] رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت خواجہ ابو ابراہیم اسحاق علو دینوری رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت خواجہ ابو اسحاق چشتی[3] رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت خواجہ احمد چشتی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت خواجہ ابو محمد چشتی[4] رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت خواجہ ابو یوسف چشتی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت خواجہ مودود چشتی رحمۃ اللہ علیہ

---

[1] در کتاب مناقب و مقامات احمدیہ سعیدیہ و در نسخہ مولوی خیر محمد صاحب مرحوم ابراہیم ابن ادہم نوشتہ است ۱۲ منہ

[2] در کتاب مناقب مقامات احمدیہ سعیدیہ و در اربع انہار ہبیرہ بصری و در نسخہ مولوی خیر محمد صاحب مرحوم ہبیرۃ البصر نوشتہ است ۱۲ منہ

[3] در کتاب مناقب مقامات احمدیہ سعیدیہ و اربع انہار ابو اسحاق شامی نوشتہ است ۱۲ منہ

[4] در کتاب مناقب مقامات احمدیہ سعیدیہ ابو احمد ابدال چشتی نوشتہ است و در نسخہ اربع انہار ابو احمد چشتی نوشتہ است ۱۲ منہ

الٰہی بحرمت خواجہ حاجی شریف زندنی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ آلٰہی بحرمت امام الطریقۃ خواجہ معین الدین حسن[1] سنجری رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ قطب الدین بختیار[2] رحمۃ اللہ علیہ آلٰہی بحرمت حضرت خواجہ فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت خواجہ مخدوم علی صابر رحمۃ اللہ علیہ آلٰہی بحرمت شیخ شمس الدین ترک پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ آلٰہی بحرمت جلال الدین پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شیخ احمد عبد الحق ردولوی رحمۃ اللہ علیہ آلٰہی بحرمت شیخ محمد عارف[3] رحمۃ اللہ علیہ آلٰہی بحرمت شیخ محمد رحمۃ اللہ علیہ آلٰہی بحرمت شیخ عبد القدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ آلٰہی بحرمت شیخ رکن الدین گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شیخ عبد الواحد[4] رحمۃ اللہ علیہ آلٰہی بحرمت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ آلٰہی بحرمت شیخ خازن الرحمۃ شیخ محمد سعید رحمۃ اللہ علیہ آلٰہی بحرمت شیخ عبد الاحد رحمۃ اللہ علیہ آلٰہی بحرمت شیخ محمد عابد سنامی رحمۃ اللہ علیہ آلٰہی بحرمت حبیب اللہ مرزا جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ آلٰہی بحرمت شیخ الشیوخ عبد اللہ شاہ المعروف بغلام علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ آلٰہی بحرمت شاہ ابو سعید صاحب رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت شاہ احمد سعید صاحب رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حاجی الحرمین الشریفین مقبول رب المشرقین والمغربین وسیلتنا الی اللہ الصمد حضرت حاجی دوست محمد قندھاری رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ مشکل کشا سید الاولیا سند الاتقیا زبدۃ الفقہا راس العلما رئیس الفضلاء شیخ المحدثین قبلۃ السالکین امام العارفین برہان المعرفۃ شمس الحقیقۃ فرید العصر وحید الزمان حاجی الحرمین الشریفین مظہر فیض الرحمن پیر دستگیر حضرت مولانا محمد عثمان صاحب رضی اللہ عنہ

---

[1] در کتاب مناقب و مقامات احمدیہ سعیدیہ حسن سنجری چشتی و در ادریع انہار چشتی سنجری نوشتہ است ۱۲ منہ

[2] در کتاب مناقب و مقامات احمدیہ سعیدیہ بختیار کاکی و در اربع انہار فقط بختیار اوشی یافتہ شد ۱۲ منہ

[3] در کتاب مناقب و مقامات احمدیہ سعیدیہ شیخ احمد عارف نوشتہ است

[4] در کتاب مناقب و مقامات احمدیہ سعیدیہ و اربع انہار نسخہ مولوی شیر محمد صاحب مرحوم عبد الاحد یافتہ شد ۱۲ منہ

سلسلہ حضرت سہروردیہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الٰہی بحرمت شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم الٰہی بحرمت امیر المومنین خلیفۂ رسول اللہ علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الٰہی بحرمت حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حبیب عجمی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت ممشاد دنیوری رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شیخ احمد[1] دنیوری رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شیخ محمد رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت سید یار محمد رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت وجیہ[2] الدین عبد القادر سہروردی رحمۃ اللہ علیہ[3] الٰہی بحرمت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شیخ بہاؤ الدین ذکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شیخ صدر الدین رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت رکن الدین رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت مخدوم جہاں گشت رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت سید اجمل بہرائچی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت سید بڈھن بہرائچی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ الٰہی بحرمت درویش محمد بن قاسم اودھی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت عبد القدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت رکن الدین رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت عبد[4] الواحد رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت محبوب ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ محمد سعید رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شیخ عبد الاحد رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت

---

[1] در کتاب مناقب و مقامات احمدیہ سعیدیہ و نسخہ مولوی خیر محمد صاحب مرحوم شیخ احمد اسود نوشتہ است ۱۲ منہ

[2] در کتاب مناقب و مقامات احمدیہ سعیدیہ وجیہ الدین عبد القاہر و در نسخہ مولوی خیر محمد صاحب مرحوم فقط لفظ عبد القادر نوشتہ است ۱۲ منہ

[3] در کتاب مناقب و مقامات احمدیہ سعیدیہ درمیان اسمار مبارک وجیہ الدین عبد القادر سہروردی و شیخ شہاب الدین سہروردی الٰہی بحرمت حضرت ضیاء الدین ابو النجیب سہروردی رضی اللہ عنہ و در نسخہ مولوی خیر محمد صاحب مرحوم الٰہی بحرمت ابو نجیب سہروردی ساختہ شد ۱۲ منہ

[4] در کتاب مناقب و مقامات احمدیہ سعیدیہ و در نسخہ مولوی خیر محمد صاحب مرحوم عبد الاحد نوشتہ است ۱۲ منہ

یشخ محمد عابد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ الٰہی بحرمت مرزا جانجاناں رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت عبد اللہ شاہ معروف بشاہ غلام علی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شاہ ابوسعید صاحب رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شاہ احمد سعید صاحب رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حاجی الحرمین الشریفین مقبول رب المشرقین والمغربین وسیلتنا الی اللہ الصمد حضرت حاجی دوست محمد قندہاری رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ مشکلکشا سید الاولیاء رأس الاتقیاء زبدۃ الفقہاء راس العلماء رئیس الفضلاء شیخ المحدثین قبلۃ السالکین امام العارفین برھان المعرفۃ شمس الحقیقۃ فرید العصر وحید الزمان حاجی الحرمین الشریفین مظہر فیض الرحمٰن پیر دستگیر حضرت مولانا محمد عثمان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سلسلہ حضرات کبرویہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الٰہی بحرمت شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم الٰہی بحرمت امیر المومنین علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الٰہی بحرمت شیخ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شیخ حبیب عجمی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت داود طائی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شیخ معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شیخ سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت ابوعلی رودباری رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت ابوعلی کاتب رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت خواجہ عثمان مغربی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت ابوالقاسم گرگانی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت ابوبکر نساج رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت خواجہ احمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت ضیاء الدین ابوالنجیب سہروردی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت عمار یاسر رحمۃ اللہ الٰہی بحرمت شیخ روزبہان بقلی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شیخ نجم الدین کبروی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شیخ مجد الدین البغدادی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شیخ علی اللاہوری رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت

ف در نسخہ مولوی خیر محمد صاحب مرحوم علی لالا نوشتہ است ۱۲ منہ

شیخ احمد جوزبانی[1] رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شیخ عبداللہ سغرائی[2] رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شیخ
علاؤالدولہ سمنانی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شیخ محمود المزدقانی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت امیر علی
ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شیخ خواجہ اسحاق جیلانی[3] رحمۃ اللہ الٰہی بحرمت امیر عبداللہ
برزش آبادی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شیخ رشید الدین بیدواری[4] رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت
شیخ شاہ بیدواری[5] رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حاجی محمد جونشانی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شیخ
کمال الدین حسین خوارزمی[6] رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شیخ یعقوب صرفی کشمیری رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت
شیخ احمد سرہندی فاروقی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت محمد سعید رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت عبدالاحد
رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت شیخ محمد عابد سنامی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت مرزا جان جاناں
رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت عبداللہ شاہ معروف بغلام علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت
حافظ القران المجید شاہ ابوسعید رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حافظ القران المجید شاہ احمد سعید صاحب
قدسنا اللہ بسرہ الاقدس الٰہی بحرمت حاجی الحرمین الشریفین مقبول رب المشرقین والمغربین
وسیلتنا الی اللہ الصمد جناب حاجی دوست محمد قندھاری رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ
خشکلکشا سید الاولیا رئیس الاتقیا زبدۃ الفقہا راس العلما رئیس الفضلا شیخ المحدثین قبلۃ السالکین
امام العارفین برہان المعرفۃ شمس الحقیقۃ فرید العصر وحید الزمان حاجی الحرمین الشریفین مظہر فیض الرحمن
پیر دستگیر حضرت مولانا محمد عثمان صاحب رضی اللہ عنہ

---

[1] در نسخہ مولوی خیر محمد صاحب مرحوم جورقانی نوشتہ است ۱۲ منہ
[2] در نسخہ مولوی خیر محمد صاحب مرحوم سغرانی نوشتہ است ۱۲ منہ
[3] در نسخہ مولوی خیر محمد صاحب مرحوم خواجہ اسحاق شہید جیلانی یافتہ شد ۱۲ منہ
[4] در نسخہ مولوی خیر محمد صاحب مرحوم بیدواذی نوشتہ است ۱۲ منہ
[5] در نسخہ مولوی خیر محمد صاحب مرحوم بیدواذی نوشتہ است ۱۲ منہ
[6] در نسخہ مولوی خیر محمد صاحب مرحوم خوارزمی نوشتہ است ۱۲ منہ

سلسلہ حضرات مداریہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الٰہی بحرمت شفیع المذنبین وخاتم النبیین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم الٰہی بحرمت خلیفۂ رسول اللہ امیر المومنین ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ الٰہی بحرمت عبد اللہ علم بردار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الٰہی بحرمت شیخ یمین الدین[1] شامی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شیخ طیفور شامی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت امام الطریقۃ حضرت بدیع الدین شاہ مدار رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت مخدوم جہانیاں جہاں گشت رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت سید اجمل بہرائچی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت سید بدھن بہرائچی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شیخ محمد بن قاسم اودھی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شیخ عبد القدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شیخ رکن الدین رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت مخدوم عبد الاحد رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت خواجہ محمد سعید رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شیخ عبد الاحد رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت محمد عابد سنامی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت مرزا جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت شاہ غلام علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شاہ ابوسعید صاحب رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شاہ احمد سعید صاحب رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حاجی الحرمین الشریفین مقبول رب المشرقین والمغربین وسیلتنا الی اللہ الصمد حضرت حاجی دوست محمد قندھاری رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ مشکلکشا سید الاولیاء سند الاتقیاء زبدۃ الفقہاء راس العلماء رئیس الفضلاء شیخ المحدثین قبلۃ السالکین امام العارفین برہان المعرفۃ شمس الحقیقۃ فرید العصر وحید الزمان حاجی الحرمین الشریفین مظہر فیض الرحمٰن پیر دستگیر حضرت مولانا محمد عثمان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

---

[1] در معمولات مظہری یمین الدین یافتہ شد ۱۲ منہ

سلسلہ حضرات قلندریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الٰہی بحرمت شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم الٰہی بحرمت عبدالعزیز مکی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت سید خضر رومی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت امام الطریقۃ نجم الدین قلندر بن حضرت نظام غزنوی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شاہ قطب الدین بیناول رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شیخ عبدالسلام عرف شاہ علی جونپوری رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شیخ عبدالقدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شیخ رکن الدین رحمۃ اللہ الٰہی بحرمت مخدوم الاحد رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ بحرمت خواجہ محمد سعید رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شیخ عبدالاحد رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شیخ محمد عابد رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت مرزا جانجاناں رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت شاہ غلام علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت شاہ ابوسعید صاحب رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت شاہ احمد سعید صاحب قدسنا اللہ بسرہ الاقدس الٰہی بحرمت حاجی الحرمین الشریفین مقبول رب المشرقین والمغربین وسیلتنا الی الصمد حضرت حاجی دوست محمد قندھاری رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ مشکلکشا سید الاولیا سند الاتقیاء زبدۃ الفقہا راس العلماء رئیس الفضلاء شیخ المحدثین قبلۃ السالکین امام العارفین برہان المعرفۃ شمس الحقیقۃ فرید العصر وحید الزمان حاجی الحرمین الشریفین مظہر فیض الرحمن پیر دستگیر حضرت مولانا محمد عثمان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

نیات مراقبات مقامات مجددیہ

نیت مراقبہ احدیت

فیض می آید از ذاتیکہ مستجمع جمیع صفات کمال است و منزہ از ہر نقصان و زوال مورد فیض لطیفۂ قلب من است

مراقبات مشارب

اول مراقبہ لطیفۂ قلب

لطیفۂ قلب خود را مقابل لطیفۂ قلب مبارک سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم داشتہ بزبان حال التجا کن کہ الٰہی فیض تجلیات افعالیہ کہ از لطیفۂ قلب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در لطیفۂ قلب حضرت آدم علیہ السلام افاضہ فرمودہ بحرمۃ پیران کبار در لطیفۂ قلب من القا کن۔

ثانی مراقبہ لطیفۂ روح

لطیفۂ روح خود را مقابل لطیفۂ روح مبارک سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم داشتہ بزبان حال عرض کند الٰہی فیض تجلیات صفات ثبوتیہ کہ از لطیفۂ روح مبارک آن سرور صلی اللہ علیہ وسلم در لطیفۂ روح حضرت نوح و ابراہیم علیہما السلام افاضہ کردہ بحرمۃ پیران کبار در لطیفۂ روح من القا کن۔

ثالث مراقبہ لطیفۂ سر

لطیفۂ سر خود را مقابل لطیفۂ سر مبارک سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم داشتہ بزبان خیال عرض کند الٰہی فیض تجلیات شیون ذاتیہ کہ از لطیفۂ سر مبارک آن سرور علیہ السلام در لطیفۂ سر حضرت موسیٰ علیہ السلام افاضہ فرمودہ بحرمۃ پیران کبار در لطیفۂ سر من القا کن۔

رابع مراقبہ لطیفۂ خفی

لطیفۂ خفی خود را مقابل لطیفۂ خفی مبارک سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم داشتہ بزبان حال

عرض کند الٰہی فیض صفات سلبیہ کہ از لطیفۂ خفی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در لطیفۂ خفی حضرت عیسےٰ علیہ السلام افاضہ فرمودہ بحرمتہ پیران کبار در لطیفۂ خفی من القاکن۔

خامس مراقبہ لطیفہ اخفیٰ

لطیفۂ اخفائی خود را مقابل لطیفۂ اخفائی مبارک سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم داشتہ بزبان حال عرض کند الٰہی فیض تجلیات شان جامع کہ در لطیفۂ اخفائی آن سرور علیہ الصلوٰۃ والسلام افاضہ فرمودہ بحرمتہ پیران کبار در لطیفۂ اخفائی من القاکن۔

تنبیہ۔ باید دانست کہ در ہر مراقبہ لطیفہ را کہ مورد فیض است ملحوظ داشتہ ہمیں لطیفہ را از ہر یک از حضرات مشائخ کرام تا بسرور دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بمنزلہ آئینہ ہای متقابلہ فرض کردہ بطریق تعاکس آن فیض مخصوص را در لطیفۂ مخصوصہ خود منعکس انگارد تا بمقتضای انا عند ظن عبدی بی مامول بحصول انجامد وما ذٰلک علی اللہ بعزیز۔

نیت مراقبہ معیت مضمون کریمہ وھو معکم اینما کنتم را ملحوظ داشتہ از صمیم قلب داند کہ فیض می‌آید از ذاتیکہ با من است وبا ہر ذرہ از ذرات کائنات ہمیان شان کہ مراد اوست تعالیٰ منشا فیض دائرہ ولایت صغریٰ نیست کہ ولایت اولیائے عظام ظل اسماء وصفات مقدسہ است مورد فیض لطیفہ قلب من۔

نیت مراقبات ولایت کبریٰ وآن مشتمل بر سہ دائرہ ویک قوس۔

نیت دائرہ اولیٰ

مضمون کریمہ۔ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ را ملحوظ داشتہ از روی باطن داند کہ فیض می‌آید از ذاتیکہ نزدیک تر است بمن از رگ جان من ہمان شان کہ مراد حق است سبحانہ مورد فیض لطیفۂ نفس ولطائف خمسہ عالم امر من است منشا فیض دائرہ اولائی ولایت کبریٰ است کہ ولایت انبیائے عظام واصل دائرہ ولایت صغریٰ نیست۔

دائرہ ثانیہ ولایت کبریٰ

مضمون کریمہ یُحِبُّھُمْ وَیُحِبُّوْنَہٗ را ملحوظ داشتہ در خاطر بگذارند کہ فیض می آید از ذاتیکہ مرا دوست میدارد و من اورا دوست میدارم منشار فیض دائرہ ثانیہ ولایت کبریٰ است کہ ولایت انبیائے عظام و اصل دائرہ اولیست مورد فیض لطیفہ نفس من است۔

دائرہ ثالثہ ولایت کبریٰ

مضمون کریمہ یُحِبُّھُمْ وَیُحِبُّوْنَہٗ را ملحوظ داشتہ در خیال آرد کہ فیض می آید از ذاتیکہ مرا دوست می دارد و من اورا دوست می دارم منشار فیض دائرہ ثالثہ ولایت کبریٰ است کہ ولایت انبیاء عظام علیہم السلام و اصل دائرہ ثانیہ است مورد فیض لطیفہ نفس من است۔

قوس

مضمون کریمہ۔ یُحِبُّھُمْ وَیُحِبُّوْنَہٗ را ملحوظ داشتہ در دل گذارند کہ فیض می آید از ذاتیکہ مرا دوست میدارد و من اورا دوست میدارم منشار فیض قوس ولایت کبریٰ است کہ اصل دائرہ ثالثہ است موردِ فیض لطیفہ نفس من۔

مراقبہ اسم الظاہر

فیض می آید از ذاتیکہ مسمّٰی است باسم الظاہر مورد فیض لطیفہ نفس و لطائف خمسہ عالم امر من۔

مراقبہ اسم الباطن

فیض می آید از ذاتیکہ مسمّٰی است باسم الباطن منشار فیض دائرہ ولایت علیا ست کہ ولایت ملائکہ ملاء اعلیٰ ست مورد فیض عناصر ثلٰثہ من سوائی عنصر خاک۔

مراقبہ کمالات نبوت

فیض می آید از ذات بحت کہ منشار کمالات نبوت است موردِ فیض لطیفہ عنصر خاک من است۔

مراقبہ کمالات رسالت

فیض می آید از ذات بحت کہ منشار کمالات رسالت است مورد فیض ہیئت وحدانی من است۔

مراقبہ کمالات اولوالعزم

فیض می آید از ذات بحت کہ منشار کمالات اولوالعزم ست مورد فیض ہیئت وحدانی من

مراقبہ حقیقت کعبہ ربانی

فیض می آید از ذات بحت کہ مسجود الیہ جمیع ممکنات و منشار حقیقت کعبہ ربانی است مورد فیض ہیئت وحدانی من۔

مراقبہ حقیقت قرآن مجید

فیض می آید از مبدائے وسعت بیچون حضرت ذات کہ منشار حقیقت قرآن مجید است مورد فیض ہیئت وحدانی من۔

مُراقبہ حقیقت صلوٰۃ

فیض می آید از کمال وسعت بیچون حضرت ذات کہ منشار حقیقت صلوٰۃ است مورد فیض ہیئت وحدانی من۔

مُراقبہ معبودیت صرفہ

فیض می آید از ذاتیکہ منشار معبودیت صرفہ است مورد فیض وحدانی من است۔

مُراقبہ حقیقت ابراہیمی

فیض می آید از ذاتیکہ منشار حقیقت ابراہیمی است مورد فیض ہیئت وحدانی من۔

مُراقبہ حقیقت موسوے

فیض می آید از ذاتیکہ منشار حقیقت موسوی است مورد فیض ہیئت وحدانی من۔

مُراقبہ حقیقت محمدی

فیض می آید از ذاتیکہ منشار حقیقت محمدی است مورد فیض ہیئت وحدانی من۔

مُراقبہ حقیقت احمدی

فیض می آید از ذاتیکہ منشار حقیقت احمدی ست مورد فیض ہیئت وحدانی من۔

مراقبہ حب صرف

فیض میآید از ذاتیکہ منشا حب صرف است مورد فیض ہیئت وحدانی من۔

مراقبہ دائرہ لاتعین

فیض میآید از ذات بحت کہ منشا دائرہ لاتعین است مورد فیض ہیئت وحدانی من۔

ختم اول بامداد

ختم جمیع خواجگان نقشبندیہ مجددیہ قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم

سورۂ فاتحہ مبارک ہفت بار درود شریف یک صد بار سورۂ الم نشرح ہفتاد و نہ بار سورۂ اخلاص شریف یک ہزار بار سورۂ فاتحہ شریفہ ہفت بار درود شریف یک صد بار یَا قَاضِیَ الْحَاجَات یکصد بار یَا کَافِیَ الْمُهِمَّات یکصد بار یَا دَافِعَ الْبَلِیَّات یکصد بار یَا شَافِیَ الْأَمْرَاض یکصد بار یَا رَفِیعَ الدَّرَجَاتِ یکصد بار یَا مُجِیبَ الدَّعْوَات یکصد بار یَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِینَ یک صد بار بخواند و ثواب آں جملہ را بارواح جمیع حضرات نقشبندیہ بتفصیل سلسلہ و ترتیب آں خواندہ بخشد۔

ختم حضرت شاہ غلام علی صاحب دہلوی

یَا اَللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ یَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِینَ ۵ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ پنجصد بار

ختم حضرت مرزا مظہر جان جاناں صاحب دہلوی

درود شریف یک صد مرتبہ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ أَسْتَغِیْثُ پنجصد مرتبہ درود شریف یکصد مرتبہ۔

ختم دوم ظہر

ختم حضرت حاجی عثمان صاحب دامانی

درود شریف یکصد مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِهٖ ۵ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِهٖ ۵ پانچ صد مرتبہ درود شریف یک صد مرتبہ۔

ختم حضرت حاجی دوست محمد صاحب قندہاری

درود شریف یکصد مرتبہ رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْوٰرِثِیْنَ پنج صد مرتبہ درود شریف یک صد مرتبہ۔

ختم شاہ احمد سعید صاحب دہلوی

درود شریف یکصد مرتبہ یَا رَحِیْمَ کُلِّ صَرِیْخٍ وَّمَکْرُوْبٍ وَّغِیَاثَہٗ وَمَعَاذَہٗ یَا رَحِیْمُ پنج صد مرتبہ درود شریف یک صد مرتبہ۔

ختم حضرت غوث الثقلین شیخ عبدالقادر جیلانی

درود شریف یک صد مرتبہ حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ پنج صد مرتبہ۔ درود شریف یک صد مرتبہ

ختم حضرت خواجہ محمد معصوم صاحب فاروقی

درود شریف یک صد بار لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ۵ پنج صد بار درود شریف یک صد بار۔

ختم حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی

درود شریف یک صد بار لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ پنج صد مرتبہ درود شریف یک مرتبہ

ختم حضرت خواجہ خواجگان شاہ نقشبند بخاری

درود شریف یک صد مرتبہ یَا خَفِیَّ اللُّطْفِ اَدْرِکْنِیْ بِلُطْفِکَ الْخَفِیِّ پنج صد بار درود شریف یک صد مرتبہ

ختم سوم عصر

ختم جمیع خواجگان نقشبندیہ مجددیہ قدس اللہ تعالیٰ اسرارھم

حسب ترتیب مندرجہ تحریر گذشتہ ختم سرور کائنات، و مفخر موجودات محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً

جَمِیْعِ الْاَھْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِیْ لَنَا بِھَا جَمِیْعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَھِّرُنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ السَّیِّئَاتِ وَتَرْفَعُنَا بِھَا عِنْدَکَ اَعْلَی الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِھَا اَقْصَی الْغَایَاتِ مِنْ جَمِیْعِ الْخَیْرَاتِ فِی الْحَیٰوۃِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۔ سه صد و سیزده مرتبه

قطعه تاریخ تالیف کتاب مجموعهٔ فوائد عثمانی ساخته جناب حقداد خان صاحب ترین ڈیره واله

بحمد الله که از فضل الٰهی ۔ تکمل شد کتاب لاجوابے
کتابے آنکه هرگز چشم دوران ۔ مثالش دیده کم باشد بخوابے
چگویم وصف این مجموعهٔ فیض ۔ کتاب معرفت را انتخابے
بود گنج هدایت را کلیدی ۔ اقالیم صفا را فتح بابے
عجب انوار و اسرار حقایق ۔ درو مضمر بهر شکلے و بابے
ز سیر این گلستان سعادت ۔ بکام جان رسد بوئے گلابے
مقامات جناب غوث عثمان ۔ سپهر معرفت را آفتابے
به تخت مسند شاه مجدد ۔ مبارک جانشین نائب منابے
فروزان شد ز نور او جهانی ۔ ز فیضش بهره ور هر شیخ و شابے
چو تالیفش نمود اکبر علی شاه ۔ بامید جزا مزد ثوابے
پئے تاریخ سال اختتامش ۔ ز ابجد خوان دل جستم حسابے
نوشت این مصرع تاریخ حقداد ۔ حسن تالیف گردیده کتابے

قطعه تاریخ تصنیف کتاب گفته جناب قاضی عبد الغفار صاحب کلاچی واله

بعد تحمید خدا از درود و از سلام ۔ میدهم مژده خجسته للادانی والعظام
سید اکبر علی شاه مطلع انوار علم ۔ ساخت یک مجمع فوائد بهر فیض خاص و عام
از مکاتیب و کلام خواجهٔ عذب البیان ۔ آنکه بد ذات عزیزش تکیه گاه متهام